www.KitaboSunnat.com

قراء سے قرآن سیکھتے وہ اپنے استاد کی قراءت پر اس قدر متشدد ہو جاتے کہ دوسروں کی قراءت کو غلط قرار دینے پر اکتفاء نہیں کرتے تھے بلکہ ان سے الجھنے اور ان کی تکفیر بھی کرنے لگ جاتے تھے۔اسی طرح کا ایک واقعہ دورِ عثمانی میں پیش آیا جو بخاری میں یوں مذکور ہے:

''حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس آئے، وہ شام اور عراق کے مسلمانوں کے ساتھ آرمینیا اور آذربائیجان فتح کرنے کو لڑ رہے تھے۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ اس سے گھبرا گئے کہ ان لوگوں نے قراءت میں اختلاف کیا اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ام المؤمنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کو کہلا بھیجا کہ اپنا مصحف ہمارے پاس بھیج دیں، ہم اس کی نقلیں اتار کر پھر آپ کو واپس کر دیں گے۔ ام المؤمنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے بھیج دیا تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے زید بن ثابت رضی اللہ عنہ، عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ، سعید بن العاص رضی اللہ عنہ اور عبد الرحمٰن بن حارث بن ہشام رضی اللہ عنہ کو حکم دیا۔ انہوں نے اسکی نقلیں اتاریں۔حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے تینوں قریش کے آدمیوں (عبد اللہ، سعید، عبد الرحمٰن رضی اللہ عنہم) سے یہ بھی کہہ دیا کہ اگر تم میں زید بن ثابت رضی اللہ عنہ میں (جو انصاری تھے) قراءت کا اختلاف ہو تو قریش کے محاورے کے مطابق لکھنا۔ اس لیے کہ قرآن انہی کے محاورہ پر اترا ہے۔ انہوں نے ایسا ہی کیا۔ جب مصاحف تیار ہو چکے تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کا مصحف ان کو واپس کر دیا۔ پھر ان مصاحف میں سے ایک ایک کو تمام مراکز میں پھرایا اور اس کے سوا جتنے مصاحف الگ الگ چیزوں میں لکھے ہوئے تھے ان کو جلا دینے کا حکم دیا۔''

[صحیح بخاری، کتاب فضائل القرآن، باب جمع القرآن]

مندرجہ بالا حدیث اور اس کے ساتھ دوسری روایات کو بھی ملانے سے اس ضمن میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے مندرجہ ذیل اقدامات کا پتہ چلتا ہے:

① آپ رضی اللہ عنہ نے ایک بارہ رکنی کمیٹی اس غرض کے لئے تشکیل دی جس میں رئیس التحریر حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ تھے، کیونکہ وہ بہترین ماہر کتابت تھے۔کتابت کے جملہ کام کی نگرانی انہی کے سپرد ہوئی۔

② اس کمیٹی کا دفتر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے مکان کا صحن تھا، جہاں اس کام کی نگرانی کے لیے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ خود بھی اکثر آیا جایا کرتے تھے۔اسی جگہ دورِ صدیقی میں مرتب کردہ قرآن بھی تھا۔

③ اختلاف قراءت (لب ولہجہ، تلفظ یا لحن کا اختلاف) کی صورت میں اصل معیار قریش کی قراءت کو قرار دیا گیا۔ کیونکہ قرآن اسی زبان میں نازل ہوا تھا۔ باقی قراءتوں کی محض سہولت کی خاطر اجازت دی گئی تھی۔

④ چونکہ قرآن کا زیادہ حصہ مدینہ میں نازل ہوا۔ اور اس کے بیشتر حصہ کی کتابت حضرت زید بن ثابت انصاری رضی اللہ عنہ نے کی تھی۔ پھر ابی بن کعب رضی اللہ عنہ بھی انصاری تھے، لہٰذا کئی مقامات پر اختلافاتِ قراءت کا مسئلہ چھڑ جاتا۔ تو قراءت کے مدعی پر یہ لازم قرار دیا گیا کہ ایک تو وہ اپنی دلیل میں مکتوبہ کتابت پیش کریں۔ دوسرے کم از کم دو شہادتیں لائیں یا قسم اٹھا کر کہیں کہ ہم نے فی الواقعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ آیت اسی طرح سنی پڑھی تھی اور

☆ مولانا عبد الرحمٰن کیلانی رحمہ اللہ کے رسم عثمانی کے بارے میں یہ موقف معلوم ہوتا ہے کہ وہ اسے اجتہادی رسم الخط مان رہے ہیں جسے صحابہ نے خود تیار کیا تھا۔حالانکہ اس مسئلہ میں امت کا اجماع ہے کہ رسم عثمانی توقیفی ہے یعنی خود شریعت نے اسے متعین کیا ہے نہ کہ صحابہ کے اجتہادات پر مشتمل ہے۔اس بارے میں تفصیلاً جاننے کے لیے قراءات نمبر حصہ اوّل میں ادارہ رشد کے رکن محمد مصطفیٰ راسخ اور حصہ دوم میں جناب سمیع اللہ فراز صاحب کے مضامین بنام 'رسم عثمانی کی شرعی حیثیت' کا مطالعہ فرمائیں۔(ح۔م۔ف)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

اگر ایسی شہادت مہیا نہ ہوتی تو اس آیت کی جگہ چھوڑ دی جاتی تا آنکہ ایسی شہادت مہیا نہ ہو جاتیں۔ پھر اس کو اس کے اصل مقام پر درج کر دیا جاتا۔ اس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ قراءت کے اختلاف کے معاملہ میں محض خبر واحد مقبول نہیں ہے۔

⑤ ایک اہم مسئلہ سورتوں کی ترتیب کا تھا، اس سلسلہ میں ترتیب نزولی کے بجائے اس بات کا زیادہ لحاظ رکھا گیا کہ رسول اللہ ﷺ کن سورتوں کو ملا کر پڑھا کرتے تھے، علاوہ ازیں یہ بھی طے کیا گیا کہ لمبی سورتوں کو پہلے درج کیا جائے اور بتدریج چھوٹی سورتوں کو بعد میں اور اس ترتیب کو ترتیبِ تلاوت کا نام دیا گیا۔ اور یہی ترتیب آج تک قائم ہے۔

یہاں یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ اس ترتیب تلاوت کی کچھ شرعی حیثیت بھی ہے تو اس کا جواب یہ ہے کہ اس کی شرعی حیثیت کچھ نہیں، جیسا کہ خود حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کے جواب سے ظاہر ہوتا ہے کہ جو کام (یعنی قرآن کریم کی جمع وترتیب کا کام) رسول اللہ ﷺ نے خود نہیں کیا تو پھر اس کی شرعی حیثیت کیا ہو سکتی ہے؟ یہی وجہ ہے کہ آج بھی ہم اس لحاظ سے آزاد ہیں کہ کوئی سورت پہلے پڑھ لیں کوئی بعد میں، لیکن سورتوں کی آیات کے معاملہ میں ہم ایسا نہیں کر سکتے۔ اسی طرح جو لوگ تیسواں پارہ، برائے حفظ سورۂ نبا کے بجائے سورۂ ناس سے شروع کرتے ہیں۔ یا جو پبلشر ایسا پارہ چھاپتے ہیں جن میں تمام سورتوں کی ترتیب الٹی ہوتی ہے انہیں مجرم نہیں قرار دیا جا سکتا۔

⑥ اس کمیٹی کا ایک نمایاں کارنامہ یہ ہے کہ رسم الخط میں اختلاف کے معاملہ میں سو سے زیادہ مقامات پر اس نے اتفاق رائے کر لیا، مثلاً

1. لفظ 'الّیل' قرآن میں ہر جگہ ایک لام سے لکھا گیا ہے جبکہ عام کتب میں دو لام سے یوں 'اللیل' لکھا جاتا ہے۔
2. لفظ 'ابراهيم' سورة بقرة میں تو 'ابرٰهم' (ھ کے نیچے کھڑی زیر) سے لکھا گیا، لیکن بعد میں ہر مقام پر 'ابراھیم' (ی کے ساتھ) لکھا گیا۔
3. رحمة اور لعنة جیسے الفاظ فلاں مقام پر تو لمبی ت سے (رحمت) لکھے جائیں اور فلاں مقام پر گول ۃ سے (جیسے رحمة)
4. اسی طرح قرآن میں جمع مذکر کے 'الف' کا مسئلہ ہے (طے یہ ہوا کہ جاءُ و اور باء و کے بعد اسے نہ لکھا جائے۔
5. أفائن ، شایْءٍ کے زائد 'الف' جن پر گول نشان دیا جاتا ہے۔ وغیرہ وغیرہ۔☆

چونکہ مصاحف لکھنے والے صحابہ رضی اللہ عنہم کی تحریر میں رسم الخط کے ایسے اختلافات موجود تھے۔ لہٰذا اس رسم الخط پر اتفاق کا ہی یہ نتیجہ ہے کہ یہ الفاظ آج تک بغیر کسی تبدیلی کے ویسے ہی لکھے جا رہے ہیں جیسے مصحف عثمانی میں تھے۔

ایسے تمام مقامات کا تفصیلی ذکر کتاب المصاحف لابن ابی داؤد رحمہ اللہ میں تفصیل سے مذکور ہے۔

ان تصریحات سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ جامع القرآن نہیں تھے بلکہ ''جامع الناس علی القرآن علی قراء ۃ واحدۃ'' تھے اور آپ رضی اللہ عنہ کی یہ خدمت ایسی گراں قدر ہے جس کا اُمت احسان نہیں اتار سکتی۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دورِ حجاج بن یوسف ۶۵ تا ۱۱۵ھ، اعراب اور نقاط

تنزیل قرآن کے وقت عربی زبان ایسے کوفی رسم الخط میں لکھی جاتی تھی جو زیر، زبر وغیرہ حرکات کے بغیر لکھا جاتا۔ علاوہ ازیں یہ قليل النقط بھی تھا۔ مثلاً ج، ح، خ، تینوں حروف ایک ہی طرح لکھے جاتے۔ اس طرح کی تحریر سے اہل عرب تو مستفید ہو سکتے تھے، لیکن غیر عرب پڑھنے میں اکثر غلطیاں کر جاتے تھے۔ اس مشکل کو رفع کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے یہ کام حجاج بن یوسف جیسے ظالم شخص سے لیا اور یہ کام ۷۶ھ میں سرانجام دیا گیا۔

ادارہ طلوع اسلام خود بھی اس بات کا معترف ہے۔ قرآنی فیصلے ص ۲۱۹ پر لکھا ہے:

''باقی رہا اعراب کا سوال، سو عربوں کے لئے اعراب کی ضرورت نہیں تھی۔ وہ بلا اعراب قرآن کو اس طرح پڑھتے تھے جس طرح غیر عرب اعراب کے ساتھ پڑھتے تھے۔ یہ اعراب غیر عربوں کی سہولت کے لئے لگا دیے گئے۔ قرآن کی یہ خدمت اگر حجاج کے حق میں جاتی ہے تو اس کی خونخواری اس پر اثر انداز نہیں ہوتی۔''

بعض مؤرخین کہتے ہیں کہ نقاط لگانے کا کام سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے شاگرد ابوالاسود الدؤلی رحمہ اللہ نے عہدِ صحابہ ہی میں سر انجام دے دیا تھا۔ ابوالاسود الدؤلی رحمہ اللہ کی وفات ۶۹ھ میں ہوئی تھی جس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ حروف پر نقاط لگانے کا کام تو ۶۹ھ سے پہلے ہی مکمل ہو گیا تھا۔ البتہ اعراب لگانے کا کام حجاج نے ۷۶ھ میں انجام دیا تھا۔

⑤ اَدوارِ مابعد میں رموز اوقاف وغیرہ

بعد کے ادوار میں دو طرح کے اضافے ہوئے یعنی متن کے اندر اور متن کے باہر۔ متن کے اندر جو اضافے ہوئے، ان میں سرفہرست رموز اوقاف (Punctuation) ہیں۔ یعنی قرآن کریم کی تلاوت کے وقت کس مقام پر ٹھہرنا ضروری ہے اور کس مقام پر اگلی عبارت کو ساتھ ملانا ضروری ہے۔ اہل عرب کو تو ان اوقاف کی ضرورت نہیں تھی لیکن غیر عرب لوگوں کے لئے یہ بھی انتہائی ضروری ہیں۔ قرآن پر آپ کو جابجا، ج، صلے، :.: (معانقہ) اور م وغیرہ باریک قلم سے لکھے ہوئے حروف ملتے ہیں۔ یہ انہی رموز کی نشاندہی کرتے ہیں۔

اور دوسرا اضافہ آیات نمبر لگانے کا طریق ہے جو موجودہ دور میں اپنایا گیا ہے اور متن سے باہر جو اضافے ہوئے ہیں ان میں قرآن کو ۳۰ پاروں میں تقسیم کر کے ہر پارے کے پہلے ایک دو الفاظ کو متن سے باہر پیشانی پر لکھنا ہے۔ اسی طرح سورۃ کا نام بھی اسی طرح پاروں کو پھر چار حصوں میں تقسیم کر کے الربع، النصف، الثلثة، وغیرہ لکھنا ہے۔ اسی طرح ہر سورت کے رکوعات بھی نمبر دے کر لکھ دیے جاتے ہیں اور یہ نقاط، اعراب، اوقاف، رکوع، آیات کے نمبر وغیرہ سب مصحف عثمانی کے بعد کی باتیں ہیں جو قرآن کے موجودہ نسخوں میں مندرج ہیں۔ ان کے فائدہ سے انکار نہیں لیکن ان کی شرعی حیثیت کچھ نہیں۔ تاہم ایسے اضافہ جات کے جواز کے لئے یہ دلیل کافی ہے کہ

﴿لَا يَأْتِيهِ الْبَاطِلُ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَلَا مِنْ خَلْفِهِ﴾ [حم السجدة:۴۲]

''باطل نہ آگے سے اس کے پاس پھٹک سکتا ہے نہ پیچھے سے۔''

جمع اور ترتیب قرآن پر طلوع اسلام کے اعتراضات

طلوعِ اسلام نے مقام حدیث میں ایک مضمون 'قرآن کریم روایات کے آئینے میں' کے تحت اور طلوع اسلام جنوری ۱۹۸۲ء میں 'پھر قرآن مجید کی باری' کے عنوان کے تحت قرآن کی جمع و ترتیب کے اختلافات بیان کر کے جو جو

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

اعتراضات کیے ہیں انہیں تین قسموں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے۔

① لب ولہجہ یا تلفظ کے اختلافات

② اغلاطِ کتابت

③ مختلف قراءتوں میں زائد الفاظ کے اختلافات

ہم اسی ترتیب سے ان کا جائزہ پیش کرتے ہیں۔

①لب ولہجہ یا تلفظ کے اختلافات

اس ضمن میں آپ نے بخاری کی اس حدیث کا ترجمہ پیش کیا ہے جس میں مذکور ہے کہ ہشام بن حکیم رضی اللہ عنہ نماز میں سورۃ فرقان پڑھ رہے تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جب ان کی تلاوت سنی تو دیکھا کہ کئی حروف اس قراءت سے بدلے ہوئے پڑھ رہے ہیں جو قراءت رسول اللہ ﷺ نے آپ کو سکھلائی تھی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ بے چین ہو گئے۔ تاہم ہشام رضی اللہ عنہ کے نماز ختم کرنے تک صبر کیا اور پوچھا تم یہ سورت اس اس طرح کیوں پڑھ رہے تھے؟ ہشام رضی اللہ عنہ نے کہا کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے ایسے ہی پڑھائی ہے۔ اس جواب پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کے گلے میں چادر ڈال لی اور انہیں کھینچ کر حضور اکرم ﷺ کے پاس لے آئے اور کہا کہ ہشام سورۃ فرقان ایسے نہیں پڑھتا جیسے آپ ﷺ نے مجھے پڑھائی ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہا کہ اسے چھوڑ دو۔ پھر ہشام رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ مجھے یہ سورۃ پڑھ کر سناؤ، حضرت ہشام رضی اللہ عنہ نے پڑھ کر سنائی تو آپ نے فرمایا کہ یہ سورت یوں ہی نازل ہوئی تھی پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے فرمایا، اب تم سناؤ، حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے سن کر بھی، آپ ﷺ نے یہی فرمایا کہ یونہی نازل ہوئی تھی۔ پھر فرمایا: «إنّ هٰذا القرآن أنزل على سبعة أحرف فاقرء وا ما تيسر منه»

[صحيح بخاری، کتاب التفسير، أنزل القرآن على سبعة أحرف]

’’بیشک یہ قرآن سات محاوروں پر اترا ہے، جو محاورہ تم کو آسان معلوم ہو اسی طرح پڑھ لو۔‘‘

طلوع اسلام نے اس حدیث کا ترجمہ نقل کرنے کے بعد اس پر تبصرہ یوں فرمایا:

’’آپ کو حیرت ہوگی کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی قریشی اور مکی اور ہشام بھی قریشی اور مکی ہیں۔ دونوں کی زبان ایک ہے۔ لب ولہجہ ایک ہے ایک ہی خاندان اور ایک ہی مقام کے دونوں آدمی سورۃ فرقان کو اس قدر اختلاف کے ساتھ پڑھتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ان پر حملہ کرنے کو تیار ہو جاتے ہیں اور نماز کے بعد انہیں کی چادر کس کر گھسیٹتے ہوئے رسول اللہ ﷺ کے پاس لاتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ ہشام سے سن کر بھی فرماتے ہیں کہ ہاں یوں ہی نازل ہوئی ہے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے سن کر بھی یہی فرماتے ہیں کہ ہاں یونہی نازل ہوئی ہے۔ [طلوع اسلام جنوری ۱۹۸۲ء، ص ۵۲]

اس روایت کے ذکر اور تبصرہ سے آپ نے ثابت یہ کرنا چاہا کہ یہ اختلاف لب ولہجہ یا تلفظ کا نہ تھا بلکہ بہت سے الفاظ کا تھا اور تھا بھی اتنا شدید کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نماز میں ہی حملہ پر تیار ہو گئے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی جیسی جوشیلی طبیعت تھی وہ سب کو معلوم ہے۔ بارہا آپ رضی اللہ عنہ نے جب کوئی کام اپنی مرضی کے خلاف اور معصیت کا دیکھا تو رسول اللہ ﷺ سے اس کے قتل کا اذن مانگنے لگتے اور آپ ﷺ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو روک دیتے۔ اب طلوع اسلام کے اس تبصرہ کا جواب ہم خود نہیں دیں گے۔ بلکہ اس کے جواب میں طلوع اسلام کا ہی ایک دوسرے مقام سے اقتباس پیش کر دینا کافی سمجھتے ہیں، فرماتے ہیں:

www.KitaboSunnat.com

اِعتراض کا جواب طلوع اسلام کی طرف سے

قراءت کے اختلاف کی حقیقت صرف اتنی ہے کہ عربوں کے مختلف قبیلے بعض حروف کو مختلف طریق سے ادا کیا کرتے تھے مثلاً بعض قبیلے 'ک' کو 'گ' بولتے تھے۔ اسی طرح جس طرح آج کل لاہور کے اصلی باشندے 'ڑ' کو 'ر' کہتے ہیں (یعنی چڑی کو چری) اور ہوشیار کو پور کے رہنے والے واہیات کو باہیات کہتے ہیں۔ حتیٰ کہ حیدرآبادی قرآن کو خران بولتے ہیں۔ اس اختلاف کے متعلق ابن خلدون رحمہ اللہ نے لکھا ہے ''قراءت کے اختلافات قرآن کے تواتر میں مطلق خلل انداز نہیں ہوسکے۔ کیونکہ ان کا مرجع کیفیت ادائے حروف تھا۔ [قرآنی فیصلے: ۲۱۹]

اب رہا یہ سوال کہ ایک ہی قبیلہ اور ایک ہی مقام کے لوگوں میں یہ لب ولہجہ یا الفاظ کا اختلاف کیسے ممکن ہے؟ ہمارے خیال میں یہ بھی ممکن ہے۔ کیا آپ دیکھتے نہیں کہ ایک ہی قبیلہ کے ایک مقام پر رہنے والے بعض گھرانوں میں بچے اپنے باپ کو ابا کہتے ہیں تو بعض دوسرے گھرانوں میں ابو کہا جاتا ہے۔ اسی طرح بعض بچے اپنے باپ کے بھائی کو 'چاچا' اور بعض دوسرے 'چاچو' تو پھر اگر حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور ہشام رضی اللہ عنہ میں ایسے اختلافات واقع ہوگیا تو اس میں کونسی عجیب بات نظر آتی ہے؟

نزول قرآن کے وقت یہ سہولت مدنظر رکھی گئی تھی کہ لوگ اپنی زبان موڑنے پر توجہ دینے کی بجائے زیادہ توجہ اس کے حفظ پر دیں اور یہ رعایت بالخصوص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سفارش پر دی گئی تھی۔ بخاری میں ہے:

''أن ابن عباس حدثه أن رسول الله ﷺ قال: اقرأني جبريل على حرف فراجعته، فلم أزل استزيده ويزيدني حتى انتهى إلى سبعة أحرف''

[صحيح البخاري، كتاب التفسير، باب أنزل القرآن على سبعة أحرف]

''حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''جبرائیل علیہ السلام نے مجھ کو ایک ہی محاورے پر قرآن پڑھایا۔ میں نے ان سے تقاضا کیا اور برابر زیادہ قراءتوں پر پڑھنے کے لئے تقاضا کرتا رہا۔ تاآنکہ سات قراءتوں کی اجازت ملی۔''

سبعۃ احرف سے متعلق چند ضروری وضاحتیں

مندرجہ ذیل اقتباسات، کتاب البيان لبعض المباحث المتعلقة بالقرآن للمعتصم بالله ظاهر بن صالح بن أحمد الجزائري مطبعة المنار بمصر ۱۳۳۴ھ سے ماخوذ ہیں۔

سبعہ اَحرف بمعنی سات لغت یا سات محاورے

اس ضمن میں مندرجہ ذیل امور قابل ملاحظہ ہیں:

① سبعة أحرف کی تعبیر میں علماء نے اختلاف کیا ہے۔ سب سے راجح قول یہ ہے کہ اس سے مراد وہ مختلف لغات ہیں جو عرب قبائل میں رائج تھیں۔ قرآن بنیادی طور پر قریش کی زبان اور محاورہ کے مطابق نازل ہوا ہے۔ جیسا کہ صحیح بخاری کی روایت میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے قول سے واضح ہوتا ہے تاہم تنزیل قرآن کے دوران رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی استدعا پر نزول قرآن میں دوسرے قبائل کے لغت بھی شامل کیے تھے۔ محاورہ قریش کے بعد دوسرا نمبر بنوسعد کا ہے۔ آپ کی اسی قبیلہ میں بچپن میں تربیت ہوئی تھی۔ پھر اس میں كنانه، هذيل، ثقيف،

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خزاعہ، اور اسد کے لغت شامل ہوئے ہیں۔ [تبیان:۲۴]

② بعض علماء سبعة کے عدد سے محض سات نہیں بلکہ کثرت کا عدد مراد لیتے ہیں۔ اور مندرجہ بالا قبائل میں قیس، ضبہ، اور تیم الرباب کو بھی شامل کرتے ہیں۔ [حوالہ ایضا]

اور معنی کے لحاظ سے بھی سبعہ کا لفظ صرف سات سے ہی مختص نہیں بلکہ اس کا اطلاق محض محاورتاً ہوا ہے۔ یعنی یہ لفظ محض ایک سے زیادہ لغتوں کے لیے آیا ہے۔ خواہ وہ دو ہی کیوں نہ ہوں چنانچہ پورے قرآن میں ایک لفظ بھی ایسا نہیں ہے جو سات مختلف لغتوں میں پڑھا گیا ہو۔ [ص۴۴]

③ مختلف قراءات کی اجازت کے دو فائدے تھے:

❶ مختلف قبائل کے لیے قرآن پڑھنے میں آسانی

❷ مختلف قبائل کے لیے قرآنی الفاظ کے ترجمہ وتفسیر کی عدم ضرورت

④ اَوامر ونواہی اور حلال وحرام میں اس اختلاف کی کوئی گنجائش نہیں۔ امام مسلم رحمہ اللہ نے جہاں یہ سبعة أحرف والی روایت درج کی وہاں بخاری کی روایت سے درج ذیل زائد الفاظ کا اضافہ بھی کیا۔

زاد مسلم :قال ابن شهاب بلغنی أن تلك السبعة إنما هی فی الأمر الذی یکون واحداً لایختلف فی حلال وحرام [ایضا:۳۵]

''مسلم رحمہ اللہ نے یہ الفاظ زیادہ کیے ہیں کہ ابن شہاب زہری رحمہ اللہ نے کہا کہ سبعة أحرف کی اجازت صرف ایسے امر میں تھی کہ اس سے حلال وحرام میں اختلاف واقع نہ ہو۔''

مزید وضاحت یہ ہے کہ اس اختلاف قراءات میں حلال وحرام کے علاوہ اوامر ونواہی کے معاملہ میں بھی کوئی گنجائش نہیں۔ [تبیان:ص۴۲]

اور اس اختلاف قراءات کی تعریف مندرجہ ذیل الفاظ سے کی جاتی ہے:

''فی حرف واحد کلمة واحد باختلاف الألفاظ واتفاق المعانی'' [ص۴۴]

یعنی کسی حرف میں یا کلمہ میں اختلاف کی صرف اس حد تک گنجائش کہ اس سے معانی میں چنداں فرق نہ پڑے۔''

② اختلاف الفاظ کی مندرجہ ذیل دو صورتیں تھیں:

❶ تلفظ کا اختلاف۔ جیسے قبیلہ قیس کے لوگ مؤنث کے کاف کو ش سے ادا کرتے تھے۔ اسے (کشکشہ کہتے تھے) مثلاً وہ لوگ قد جعل ربك تحتك ثریا کو قد جعل ربش تحتش سریا پڑھتے تھے۔

❷ قبیلہ تمیم کے لوگ إن کو عن پڑھتے تھے (اسے عنعنہ کہتے تھے) وہ لوگ عسی الله أن یأتی بالفتح وعسی الله عن یأتی بالفتح پڑھتے تھے۔

③ بعض قبائل س کی بجائے ت پڑھتے تھے یعنی الناس کو النات کہتے تھے اسی طرح صراط کو سراط اور طلح کو

☆ یہ موقف جو مولانا نے اختیار کیا ہے اپنے نتائج وعواقب کے اعتبار سے انتہائی خطرناک ہے جس پر تفصیلی مضمون ہم ان شاء اللہ قراءات نمبر حصہ سوم میں نذرِ قارئین کریں گے۔ اجمالاً دیکھنے کے لیے محترم حافظ حمزہ مدنی کے انٹرویو 'تعارف علم قراءات' کی طرف رجوع کریں۔ (ح-ف-م)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

طلع بھی پڑھا جاتا تھا۔ [ایضا:۵۰]

ب مرادفات کا استعمال: یعنی ایسے الفاظ جو کسی خاص معنی کیلئے مختلف قبائل میں مختلف تھے۔ جیسے اقبل هلم اور تعال۔ عجل اور اسرع ، انظر ، اخر ، اور امهل سبعہ احرف کی رعائت کے لحاظ سے قرآن کی تلاوت میں ایسے مترادفات کے استعمال کی ان قبائل کو حسب ضرورت اجازت تھی۔ [ایضا:۴۶]

۲ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اور حرف واحد

ہم بخاری کی روایت کے حوالہ سے بتلا چکے ہیں کہ عثمان رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ والے جمع کردہ مصحف کو سامنے رکھ کر قرآن کی سورتوں کے لحاظ سے از سرنو ترتیب دی۔ اور قرآن کو صرف قریش کے لغت پر لکھوایا۔ پھر مختلف دیار وامصار میں اس کی مختلف نقول بھجوائیں۔ اور ساتھ ہی یہ حکم نامہ جاری کیا کہ پہلے مصاحف (جو سبعۃ احرف کے آئینہ دار تھے) کو جلا دیا اور تلف کر دیا جائے۔ اس طرح آپ نے امت کو ایک عظیم فتنہ سے بچالیا۔ یہ کام آپ نے صحابہ کے اجماع سے کیا۔ اور آپ کے اس کارنامہ کو تمام امت نے سراہا۔

اس مقام پر صاحب تبیان چند بنیادی سوال اٹھاتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ

> ''آخر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس وہ کونسا اختیار تھا۔ جس کی بنا پر انہوں نے باقی چھ محاوروں جو کہ ساتویں اور باقی رہنے والے کی طرح منزل من اللہ ہی تھے، کو موقوف یا ختم کر دیا؟ اور اس سے معاملہ میں امت آپ سے متفق کیسے ہوگئی؟ کیا اسی کا نام حفاظت وحی الٰہی ہے جس کے لیے یہ امت مامور تھی؟ نیز یہ کہ باقی چھ محاورہ سے منسوخ ہوگئے یا اٹھا لیے گئے۔''

پھر اس کا جواب دیتے ہوئے لکھتے ہیں کہ لغت قریش کے علاوہ باقی چھ حروف محض اجازت ورخصت تھی۔ ان ساتوں قراءات میں کسی ایک کو پسند کر لینا امت کے لئے ایک اختیاری امر تھا۔ اور اس خاص قراءات کو اختیار کر لینے سے باقی کا ضیاع یا ابطال یا تغلیط قطعاً لازم نہیں آتی۔ اس کی مثال یہ دیتے ہیں کہ قسم کا کفارہ غلام آزاد کرنا بھی ہے، دس مسکینوں کو کھانا کھلانا بھی انہیں پوشاک مہیا کرنا بھی اور تین روزے رکھنا بھی ہے (اب اگر کوئی شخص ان سب میں سے کوئی ایک کفارہ ادا کر دیتا ہے تو اللہ کے حکم کی تعمیل بھی ہوگئی اور دوسرے متبادل اختیاری احکام میں سے کسی کی بھی تغلیط، ابطال یا ضیاع بھی نہیں ہوا۔ لہٰذا اگر امت نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی قیادت میں اپنے لیے ایک حرف (لغت قریش جو اس کی زیادہ مستحق تھی) کو پسند کر کے اسے اختیار کر لیا تو اس سے دوسرے حروف کا ضیاع یا ابطال یا تغلیط قطعاً لازم نہیں آتا۔

رہا یہ سوال کہ آیا باقی چھ حروف جو چھوڑ دیئے گئے وہ اٹھا لیے گئے یا منسوخ ہوگئے ہیں؟ تو اس کا جواب یہ ہے کہ وہ حروف نہ اٹھائے گئے ہیں نہ منسوخ ہوئے ہیں اب بھی اگر کوئی قاری ان حروف میں سے کسی حرف پر پڑھنا چاہے تو اس پر کوئی پابندی نہیں۔☆ [ص۴۶] تاہم مناسب یہی ہے کہ مسلمان اسی قراءات کا تتبع کریں جو مصاحف عثمانی میں متفق علیہ طور پر پائی جاتی ہے۔ ان کے اپنے الفاظ یہ ہیں۔

> ”فلا قراء ة اليوم للمسلمين الا بالحرف الواحد الذى اختاره لهم امامهم الشفيق الناصح دون ما عداه من الاحرف الستة الباقية“ [ص۴۶]

> ''آج مسلمانوں کے لئے یہ مناسب نہیں کہ اس حرف واحد کے سوا جسے ان کے مشفق اور ہمدرد امام نے ان کے لیے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

پسند کیا۔ باقی چھ حروف میں کسی کے مطابق قرآن پڑھیں۔''
ابن عبدالبر رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ باقی چھ قراءتوں کو نماز کے علاوہ تو پڑھا جا سکتا ہے، لیکن نماز میں پڑھنا درست نہیں۔ [ص۴۰] اور امام مالک رحمہ اللہ کہتے ہیں جو شخص نماز میں قرآن مصحف عثمان کے مطابق نہیں پڑھتا اس کے پیچھے نماز نہ پڑھی جائے۔ [ص۴۰]

④ موجودہ قراءات مختلفہ

آج کل جو مختلف قاریوں میں اختلاف پایا جاتا ہے تو اس کا اصل ماخذ صرف وہ حرف واحد ہے۔ جو دور عثمانی میں اختیار کیا گیا تھا۔ اور ان میں موجودہ قراءتوں کے اختلاف کا تعلق محض تلفظ یا حروف کی ادائیگی سے ہے۔ جیسے مد، لین، تخفیف، تسہیل، اظہار، ادغام، امالہ وغیرہ، ایسے اختلافات کے متعلق امت کا فیصلہ یہ ہے کہ اس کی بنا پر کسی دوسرے سے جھگڑا نہیں کیا جا سکتا۔ [ص۴۷]

یہ قراءاتیں بنیادی طور پر سات ہیں جو سبع قراء سے منسوب ہیں۔ یہ قراء حرمین، عراق، اور شام سے تعلق رکھتے تھے۔ ان کے نام یہ ہیں۔ نافع، عبداللہ بن کثیر، ابوعمرو بن العلاء البصری، عبداللہ بن عامر، عاصم، حمزہ، کسائی رحمہم اللہ ان تمام قاریوں میں سے ہر ایک نے اپنی اپنی قراءت بہت سے صحابہ اور تابعین سے سیکھی۔ پھر جن حضرات نے ان سے روایت کی ان کی تفصیل یہ ہے۔

① نافع بن عبدالرحمان المدنی رحمہ اللہ ان کے مشہور راوی بلا واسطہ (۱) قالون (عیسی بن منار اور (۲) ورش (عثمان بن سعید المصری) رحمہم اللہ ہیں۔
② عبداللہ بن کثیر المکی رحمہ اللہ ان کے راوی بوسائط (۱) بزی، (احمد بن محمد المکی) اور (۲) قنبل (محمد بن عبد الرحمٰن المخزومی المکی) رحمہم اللہ ہیں۔
③ ابوعمرو العلاء البصری المازنی رحمہ اللہ ان کے راوی جو یحییٰ بن مبارک الیزیدی رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں دو ہیں: (۱) الدوری (ابوعمرو حفص بن عمر اور (۲) السوسی (ابوشعیب صالح بن زیاد) رحمہم اللہ
④ عبداللہ بن عامر الیحصبی رحمہ اللہ یمنی ثم الدمشقی ان سے بوسائط دو راوی ہیں۔ (۱) ہشام بن عمار (۲) ابن ذکوان (عبداللہ بن احمد بن بشیر بن ذکوان) رحمہم اللہ
⑤ عاصم بن النجود الکوفی رحمہ اللہ ان سے بلا واسطہ دو راوی ہیں: (۱) حفص بن سلیمان الاسدی الکوفی (۲) ابوبکر شعبہ بن عیاش الکوفی رحمہم اللہ۔
⑥ حمزہ بن حبیب الزیات الکوفی رحمہ اللہ ان سے سلیم کے واسطہ سے دو راوی ہیں: (۱) خلف بن ہشام البزار (۲) خلاد بن خالد الکوفی رحمہم اللہ
⑦ علی بن حمزہ الکوفی رحمہ اللہ المعروف الکسائی ان سے بغیر واسطہ دو راوی ہیں: (۱) ابوالحارث اللیث بن خالد (۲) ابو عمرو حفص بن عمر الدوری رحمہم اللہ۔ [تبیان: ۸۱، ۸۳]

ہمارے ہاں روایت حفص رائج ہے، جو پانچویں قاری سے تعلق رکھتے ہیں۔ یہ سبعہ احرف کی ایک ضمنی بحث تھی جو خاصی طویل ہوگئی۔ اب ہم اصل موضوع کی طرف آتے اور طلوع اسلام کے دوسرے اعتراضات کا جائزہ لیتے ہیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دوسرا اعتراض: سہو ونسیان سے متعلق الفاظ وحروف کی کمی بیشی یا اغلاط کتابت

اس ضمن میں ایسی تمام قسم کی اغلاط کو جو کاتب صاحبان کر جاتے ہیں ۔ اور بعد میں مصحح پڑھ کر درست کرتے ہیں، اختلافات کا نام دے کر اچھلا گیا ہے۔ مثلاً مقام حدیث ص ۲۹۲ پر یوں عنوان جمایا ہے:

''حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے جو مصاحف لکھوائے ۔ ان میں سے مدینہ کے تمام مصاحف خود 'امام' یعنی ان کے اپنے مصحف سے مختلف تھے۔''

اس عنوان کے تحت لکھتے ہیں:

خالد بن ایاض بن صخر بن ابی الجہم بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے مصحف کو پڑھا ہے، اور مصحف کو اہل مدینہ کے مصاحف میں بارہ حرفوں میں مختلف پایا ہے۔''

ان حروف کا نقشہ درج ذیل ہے:

مصحف امام	مصحف مدینہ	اس تیسرے کالم میں اغلاط کی نشاندہی ہماری طرف سے ہے۔
ووصّى بها ابرٰهيم	ووصّى بها ابراهيم	گویا خانہ نمبر۱ میں ابراہیم کی ر کی کھڑی زبر ہے اور خانہ ۲ میں الف ہے۔
وسارعوا الى مغفرة	سارعوا الى مغفرة	خانہ۲ میں واؤ رہ گئی۔
ويقول الذين آمنوا	يقول الذين آمنوا	خانہ۲ میں واؤ رہ گئی۔
ياايها الذين آمنوا	يا ايها الذين آمنوا	یہ زبان کا فرق ہے چونکہ صرف کے لحاظ سے دونوں درست
من يرتد منكم	من يرتدِد منكم	ہیں اس لیے کاتب نے غلطی سے یرتد لکھ دیا۔
لاجدن خيرا منها منقلبا	لاجدن خيرا منهما منقلبا	خانہ ۲ میں منہما لکھنا کتابت کی غلطی ہے۔
وتوكل على العزيز الرحيم	توكل على العزيز الرحيم	خانہ۲ میں و کاتب چھوڑ گیا۔
او أن يُظهِر	وان يُظْهِر	خانہ۲ میں او کی بجائے و لکھا گیا۔
من مصيبة فبما كسبت	من مصيبة بما كسبت	خانہ۲ میں کاتب فبما میں سے ف چھوڑ گیا۔
ماتشتهي الانفس	ما تشتهيه الانفس	خانہ۲ میں تشتہی کے بعد ہ زائد لکھا گیا۔
فان الله هو الغني الحميد	فان الله الغني الحميد	خانہ۲ میں کاتب ھو کا لفظ چھوڑ گیا۔
ولا يخاف عقبٰها	لا يخاف عقبٰها	خانہ۲ میں کاتب واؤ چھوڑ گیا۔

ہم یہ فہرست اس لیے دی ہے کہ آج کل بھی قرآن مجید لکھے جاتے ہیں ۔ ان کی ایک کے بجائے تین تین مصحح کرام سے صحت کرائی جاتی ہے۔ لیکن چھپنے کے بعد معلوم ہوتا ہے کہ کتنی غلطیاں باقی رہ گئیں ہیں۔ بعض دفعہ حروف والفاظ کا تو کیا ذکر آیات تک رہ جاتی ہیں۔ یا لفظ کچھ کا کچھ لکھ دیا جاتا ہے۔ تو نئے فرمے چھپوا کر لگانا پڑتے ہیں اور ہمارے خیال میں جس کاتب نے امام سے نقل کی اور صحت کرنے پر صرف بارہ اغلاط نکلیں وہ نہایت محتاط کاتب تھا۔ اگر ہمارے بیان میں شک ہو تو آج بھی اس کا تجربہ کیا جا سکتا ہے۔ پھر آپ نے مصحف امام اور دوسرے صحابہ کے مصاحف کے اختلافات (یعنی اغلاط) کا ذکر فرمایا کہ

① مصحف عمر رضی اللہ عنہ تین مقامات پر۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

② حضرت علی رضی اللہ عنہ میں ایک مقام پر۔
③ ابی بن کعب رضی اللہ عنہ میں چار مقامات پر۔
④ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ میں ۱۳۸ مقامات پر۔
⑤ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ میں ۱۶ مقامات پر۔
⑥ عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ میں ۶ مقامات پر۔
⑦ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے مصحف میں ۲ مقام پر اختلاف پایا گیا ہے۔

اب دیکھیے یہ 'الامام' کے مکمل اور تیار ہوجانے کا ہی ثمرہ تھا۔ کہ اس سے دوسرے مصاحف کا تقابل کر کے ان اغلاط کی نشاندہی کی گئی ہے۔ اگر یہ الامام ہی تیار نہ ہوتا تو کسی بھی مصحف کی اغلاط پرکھنے کا کوئی معیار تھا؟ پھر ان مصحح حضرات نے جو جو اغلاط دیکھیں نہایت دیانتداری سے وہ اختلاف بیان کر دیا۔ اب وہ حضرات تو ان اختلافات سے مراد سہو ونسیان کی وجہ سے سرزد ہونے والی غلطیاں لیتے تھے اور ہمارے یہ کرم فرما اس اختلاف کے لفظ سے انتشار مراد لے کر مسلمانوں کو احادیث سے برگشتہ کرنے کے لئے در پے ہیں۔

مصحف امام کی اغلاط

ہر چند کہ بارہ رکنی کمیٹی نے انتہائی احتیاط سے کام لیا۔ تاہم اس میں تین یا چار اغلاط پھر بھی رہ گئیں۔ اب غور فرمائیے کہ قرآن کی ۶،۶۶۶ آیات ہیں اور ۸۶۴۳۰ الفاظ ہیں۔ ان میں تین یا چار اغلاط کے باقی رہ جانے کو بشریت کے تقاضوں پر ہی محمول کیا جا سکتا ہے۔ 'الامام' سے نقول بھی تیار ہو گئیں۔ پھر جب 'الامام' کی خود دوبارہ سہ بارہ چیکنگ کی گئی تو اس میں سے تین چار اغلاط نکل آئیں۔ جو قریش کے لہجہ سے متعلق تھیں مگر ان سے معانی میں چنداں فرق نہیں پڑتا تھا۔ چنانچہ عروۃ بن زبیر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے قرآن کی غلطیوں کے متعلق حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ ① إن هذان لساحران ② والمقيمين الصلوٰة والموتون الزكوٰة ③ والذين هادوا والصائبون کے متعلق کیا فرماتی ہیں؟ تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا ''بھتیجے یہ کاتبوں کا کام ہے انہوں نے لکھنے میں غلطی کر ڈالی۔''

ان اغلاط کی توجیہ میں ایک روایت بھی کتاب المصاحف میں آتی ہے جس کو مقام حدیث میں بھی ص ۲۹۰ پر درج کیا گیا ہے اور وہ یہ ہے کہ

> ''جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس مصحف لایا گیا تو اس میں انہیں کچھ غلطیاں نظر آئیں۔ اس پر انہوں نے فرمایا کہ اگر لکھانے والا بنو ہذیل کا اور لکھنے والا بنو ثقیف کا کوئی آدمی ہوتا تو اس میں یہ غلطیاں نہ پائی جاتیں۔''

حجاج بن یوسف کی درست شدہ اغلاط

اس کے بعد مقامِ حدیث ۲۹۴ پر ایک فہرست اسی کتاب المصاحف کے حوالہ سے درج کی گئی ہے جس میں بتلایا گیا ہے کہ حجاج بن یوسف نے گیارہ مقامات پر تبدیلیاں کیں۔ یہ روایت ہم تسلیم کرنے کو تیار نہیں جس کی وجوہ درج ذیل ہیں:

① ایسی حدیث کتب صحاح میں کہیں نظر نہیں آئی۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

② حجاج بن یوسف نے اگر کچھ درست کرنا ہی تھا تو وہ تین یا چار اغلاط درست کرتا جن کا پہلے ذکر آیا ہے۔

③ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا صحابہ رضی اللہ عنہم میں جو مقام تھا، ان صحابہ میں جنہوں نے براہ راست رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے قرآن سیکھا تھا، وہ حجاج جیسے شخص کو قطعاً حاصل نہ تھا۔ تو جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اپنے اختیار سے تین یا چار اغلاط درست نہ کر سکے تو حجاج بن یوسف کیسے کر سکتا تھا؟

④ فہرست میں درج شدہ فہرست بھی تحقیق سے بعض مقام پر غلط ثابت ہوتی ہے، مثلاً نمبر ۵ کے تحت درج ہے کہ مصحف عثمانی میں سیقولون لله درج ہے جبکہ حجاج نے اس کو سیقولون الله بنا دیا۔ مگر جب قرآن سے مقابلہ کیا تو یہ بات غلط ثابت ہوئی اور جب ایک بات غلط ثابت ہوگئی تو دوسرے بیان کا کیا اعتبار؟

تیسرا اعتراض

اختلافاتِ قراءت جن میں الفاظ کی زیادتی ہے۔

اب ہم ان تین حدیثوں کا ذکر کریں گے جن میں سے دو میں تو الفاظ کی زیادتی ہے اور ایک میں اعراب کا فرق ہے۔ اور یہ تین حدیثیں یا مثالیں ایسی ہیں جنہیں طلوع اسلام نے اس سارے مجموعہ سے چھانٹ کر لوگوں کو احادیث سے برگشتہ کرنے کے لئے پیش کیا ہے اور وہ مثالیں یہ ہیں:

① حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کی قراءت میں فاستمتعم به منهن سے آگے إلى أجل مسمى بھی مذکور ہے جس سے شیعہ حضرات کو متعہ کے جواز کی سند مل جاتی ہے۔

② حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کی ہی قراءت میں " وما ارسلنا من قبلك من رسول ولا نبی کے آگے "ولا محدّثٍ " بھی مذکور ہے جس کو غلام احمد قادیانی نے اپنی نبوت کی دلیل کے طور پر پیش کیا۔

③ تیسری مثال دراصل ایک استفسار ہے کہ " وامسحوا برء و سکم وارجلکم الی الکعبین، ارجلکم کے ل پر زبر ہے یا زیر؟ اگر زبر پڑھا جائے تو سنیوں کے مسلک یعنی پاؤں دھونے کی تائید حاصل ہوتی ہے اور اگر ل کی زیر پڑھی جائے تو شیعہ کے مسلک کو تائید حاصل ہوتی ہے کہ پاؤں پر مسح کرنا چاہیے اور قراءت دونوں طرح سے متواتر آئی ہیں پھر ان میں صحیح کون سی ہوئی؟

ان مثالوں کو ہم نے اختصار کے ساتھ ضرور لکھا ہے مگر اس احتیاط کے ساتھ کہ طلوع اسلام جو کچھ مطلب سمجھانا چاہتا ہے وہ فوت نہ ہو۔ پھر آخر میں طلوع اسلام نے یہ تبصرہ فرمایا ہے کہ

> ''ہم سمجھتے ہیں کہ اس کے بعد ''اختلاف قراءت'' کے فتنہ کے متعلق کچھ سمجھنے کی ضرورت باقی نہیں رہتی لیکن ہمارے علمائے کرام قرآن کے متداول متن کو بھی من جانب اللہ مانتے ہیں اور ان اختلافی آیات کو بھی منجانب اللہ کیونکہ ان کی بنیاد و احادیث پر ہے۔ ہم نے ان اختلافی آیات کی صرف دو تین مثالیں پیش کی ہیں۔ آپ قرآن کریم کے نسخوں میں اکثر مقامات پر یہ لکھا دیکھیں گے کہ ''ایک اور قراءت میں یوں بھی آیا ہے'' یعنی یہ آیت یوں بھی نازل ہوئی تھی اور یوں بھی'' [ایضا:۵۶]

اب دیکھیے اختلاف قراءت کے فتنہ ہونے سے انکار کس کو ہے؟ یہ فتنہ ایسا نہیں جس کا سراغ طلوع اسلام نے ہی لگایا ہے۔ اسی اختلافِ قراءت کے فتنہ سے ہی متاثر ہو کر حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس آئے تو انہوں نے ہمیشہ ہمیشہ کے لئے اس فتنہ کا سد باب کر دیا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

طلوع اسلام کا یہ تبصرہ کہ '' قرآن کریم کے نسخوں میں اکثر مقامات پر یہ لکھا دیکھیں گے کہ ایک اور قراءت میں یوں بھی آیا ہے'' درست نہیں۔ آپ خود اپنے گھر میں موجود قرآن کریم کے نسخوں میں یا کسی قرآن کے پبلشر کی دوکان پر جا کر مختلف قسم کے نسخوں میں خود ملاحظہ فرمالیجیے کہ کسی قرآن پر آپ کو ایسی عبارت کہیں لکھی نظر آتی ہے ہم جانتے ہیں کہ بعض پرانے قلمی نسخوں میں ایسے اختلافات قراءت کا ذکر ہوتا تھا جبکہ ماحول علمی تھا۔ اوراب جو یارلوگوں کا زمانہ آگیا تو یہ سلسلہ بھی ختم کر دیا گیا۔ کتاب المصاحف میں اگر ایسے اختلافات کا ذکر ہے تو یہ کتاب لائبریریوں کے سوا دستیاب بھی کہاں سے ہوسکتی ہے؟ آٹھ آٹھ نو نو سال درس نظامی کی تعلیم حاصل کرنے والے اس کتاب کے نام تک سے ناواقف ہوتے ہیں۔ تو کیا یہ بات اس ثبوت کیلئے کافی نہیں کہ ایسے مسائل عوامی نہیں ہوتے۔

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اس فتنہ کو ختم کیا تھا اور آج طلوع اسلام اس اختلافِ قراءت کی عوام میں اشاعت کر کے ایک دوسرا فتنہ بپا کر کے امت میں ذہنی انتشار پھیلا رہا ہے۔

اب رہا یہ سوال کہ اگر یہ اختلافاتِ قراءت احادیث میں مذکور نہ ہوتے تو کیا شیعہ حضرات متعہ کے قائل نہ ہوتے یا مرزا غلام احمد قادیانی نبوت کا دعویٰ نہ کرتا۔ جب تمام امت کا مصحف عثمانی پر اتفاق ہے۔ شیعہ حضرات بھی اس متداول قرآن کو معتبر سمجھتے ہیں اور مرزائی بھی۔ تو ایسے اختلافات قراءت ثبوت نہیں بن سکتے۔ البتہ یہ لوگ ایسی روایات کو بطور تائید ہی پیش کر سکتے ہیں۔ اور یہی کچھ وہ کرتے ہیں۔ کیا آپ یہ سمجھتے ہیں کہ اگر احادیث میں ولا محدّث والی قراءت کا ذکر نہ ہوتا تو مرزا قادیانی نبوت کا دعویٰ نہ کرتا؟ قراءت میں تو ذکر محدث کا ہے اور قادیانی صاحب کا دعویٰ نبوت کا ہے پھر اس لفظ محدث سے نبوت کا استشہاد کیونکر درست سمجھا جاسکتا ہے؟

اسی طرح متعہ کے مسئلہ کی بنیاد بھی محض یہ اختلافات قراءت نہیں، بلکہ اس کا تعلق ناسخ ومنسوخ سے ہے۔ یہ مسئلہ چونکہ خاصی تفصیل چاہتا ہے اور طلوع اسلام نے بھی مقام حدیث میں ایک مستقل الگ باب کی صورت میں پیش کیا ہے۔ اسی لیے ہم نے بھی الگ عنوان کے تحت قلمبند کر دیا ہے۔

رہی بات کہ لفظ أرجلکم کے ل پر زبر نازل ہوئی تھی یا زیر، تو اس کا جواب یہ ہے کہ نازل تو نہ زبر ہوئی تھی نہ زیر۔ دور نبوی ﷺ میں عربی زبان کو کوفی رسم الخط میں لکھا جاتا تھا جو قلیل اللفظ تھا۔ یعنی زیر، زبر تو درکنار نقطے بھی بہت کم ہوتے تھے لہٰذا اگر ہم اس قضیہ کا فیصلہ کرنے کے لئے نیشنل لائبریری کراچی میں ایوب خاں صاحب کا روس سے مصحف عثمانی کا لایا ہوا عکس دیکھ بھی لیں تو یہ چنداں سودمند نہ ہوگا۔

اب ہم طلوع اسلام کی منشاء کے لئے یہ فرض کر لیتے ہیں کہ قراءت کے اختلافات کی سب روایات غلط ہیں اور یہ بھی کہ رسول اللہ ﷺ پر جو وحی نازل ہوئی تھی اس پر زبر ہی تھا اور ایسے ہی آپ ﷺ نے امت کو پڑھایا تھا تو کیا ارجلکم پڑھنے سے یہ مسئلہ حل ہو جائے گا؟ جبکہ ارجلکم (ل کی زبر) پڑھنے کے باوجود بھی قواعد زبان کی رو سے دلائل ترجیح دونوں طرف قریب قریب برابر ہیں؟ اس صورت حال کو سامنے رکھ کر آپ اس کا کیا حل تجویز فرمائیں گے؟

اس کا صحیح حل وہی ہے جو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے سرانجام دیا تھا۔ ایسے اختلافات والی تمام تر قراءت حسب ارشاد الٰہی بھلا دی گئیں (۲/۱۰۶) اور یہ کچھ ہوا منشائے الٰہی کے عین مطابق تھا کیونکہ اللہ نے قرآن کریم کی حفاظت کا ذمہ خود لے رکھا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دوسری بات جو اس ضمن میں قابل ذکر ہے وہ یہ ہے کہ کیا اللہ تعالیٰ ایک ہی وقت میں کئی طرح سے کلام کر سکتا ہے یا نہیں؟ تو اگر اللہ ایک ہی وقت لاکھوں انسانوں کی بات سن سکتا ہے تو اسے ایک ہی وقت میں کئی طرح سے کلام کرنے پر قادر بھی تسلیم کر لیا چاہیے اور چونکہ پیغمبروں کو بسا اوقات جبریل کے ذریعہ کلام پہنچا تا اور ان سے ہم کلام ہوتا ہے، لہٰذا رسول اللہ ﷺ نے جبرائیل علیہ السلام ہی سے یہ کہا تھا کہ وحی میں زیادہ قراءتوں کی اجازت دی جائے۔ اس کی کیفیت کیا ہوسکتی ہے۔ یہ جاننا نہ ہمارے لیے ضروری ہے، نہ ہم جان سکتے ہیں۔ البتہ اس پر ایمان لانا ضروری ہے۔

آرتھر جیفری کی تالیف:

بات دراصل یہ ہے کہ عرصہ دراز سے مستشرقین کی یہ عادت بن چکی ہے کہ علمی تحقیق وتنقید کے نام پر اسلام پر ہر محاذ سے حملہ آور ہوتے ہیں۔ اس علمی تحقیق میں اور تو سب کچھ ہوتا ہے، لیکن ایمانیات کو چنداں دخل نہیں ہوتا۔ اسی طرح کے ایک مستشرق آرتھر جیفری ہیں جنھوں نے کتاب المصاحف لابن ابی داؤد کہیں سے ڈھونڈ کر اس کو شائع کر دیا اور ساتھ ہی ایسے بعض دوسرے کتاب المصاحف کے نسخوں سے ایک جدول تیار کر کے پیش کر دیا ہے۔ جس میں ہر طرح کے اختلافات سے تعلق رکھنے والی ہر روایت، خواہ وہ کس درجہ کی تھی، کو اس جدول میں درج کر کے ثابت یہ کرنا چاہا ہے کہ مصحف عثمانی کے بعد سے آج تک تو مان لیا کہ قرآن میں کچھ فرق نہیں پڑا، لیکن اس سے پہلے کی متن کی صحت اور اس کے خالص وحی الٰہی ہونے کا کیونکر یقین کیا جا سکتا ہے؟ جبکہ روایات میں یوں مذکور ہے کہ یہ آیت یا سورۃ یوں بھی نازل ہوئی تھی۔ اور یوں بھی، اور کتاب المصاحف کو اس کے ساتھ اس لیے طبع کر دیا ہے کہ حوالہ کا کام دے سکے۔ اس مستشرق نے ساری کتاب المصاحف کا انگریزی ترجمہ شائع نہیں کیا۔ بلکہ اختلافات کے صرف اس حصہ کو نمایاں کر کے شائع کیا ہے، جس کی اسے ضرورت تھی۔ اس طرح اس نے ثابت یہ کرنا چاہا ہے کہ جو صورت بحیثیت تحریف وتبدل تورات اور انجیل کی ہے وہی قرآن کی بھی ہے۔ پھر فرق کیا رہا؟

اب طلوع اسلام جو خود بھی اس بات کا قائل نہیں کہ یہ قراءت یوں بھی ہوسکتی ہے اور یوں بھی، بھلا اس مستشرق کو کیا جواب دے سکتا تھا؟ الٹا روایات پر برس پڑا اور اسی پرانی سُرتال میں فرمایا:

> ''عجم کی سازش اس سے کہنا یہ چاہتی ہے کہ قرآن کریم میں پہلی صدی کے آخر تک تبدیلیاں ہوتی رہیں اور یہی وہ زمانہ ہے جب احادیث کی تدوین شروع ہوئی تھی یعنی امام مسلم بن شہاب زہری رحمہ اللہ کا زمانہ۔ لہٰذا اس وقت قرآن وحدیث دونوں ہی غیر محفوظ شکل میں تھے۔ ہمارے پاس قرآن بھی ایک تابعی، اور احادیث بھی تابعین ہی کی جمع کردہ ہیں۔ لہٰذا دونوں میں کوئی فرق نہیں ہے اگر کوئی فرق ہے تو صرف اتنا ہی ہے کہ قرآن ایک ایسے تابعی کا ہے جو ظلم وستم اور فسق وفجور میں آج تک ضرب المثل ہے، اور حدیث امام زہری رحمہ اللہ کی ہے (حجاج کا سن وفات ۹۵ ھ ہے، لیکن اعراب اس نے ۸۶ ھ میں لگوائے تھے اور امام زہری رحمہ اللہ کا سن وفات ۱۲۷ھ ہے۔ یہ تو وہ ربط ہے جو طلوع اسلام نے قائم کرنا چاہا ہے مگر ہمارا دعویٰ تو یہ ہے کہ تدوین کتابت حدیث کا کام دور نبوی ﷺ میں شروع ہو چکا تھا۔ اس بات کو ہم اس کے مقام پر تفصیل سے پیش کر چکے ہیں۔) جو ائمہ حدیث کے نزدیک نہایت متقی اور پرہیزگار تھے۔'' [مقام حدیث:۲۹۸]

حفاظت قرآن سے متعلق ایک اعتراض اور اس کا جواب

طلوع اسلام سے کسی نے پوچھا تھا کہ حفاظت قرآن سے متعلق داخلی شہادتیں تو صرف مسلمانوں کے لئے کارآمد

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

ہیں۔ غیر مسلم اس کا کیوں اعتبار کریں اور خارجی ثبوت تاریخ ہی سے مل سکتے ہیں، جس کے متعلق آپ کہتے ہیں کہ ظنی چیز ہے۔ پھر ایک ایسی چیز جو خود ظنی ہے دوسری کو یقینی کیونکر ثابت کر سکتی ہے؟ تو اس کا جواب آپ نے یہی دیا کہ ''ایمان بذات خود سچ اور سائنٹیفک چیز ہے اور پرانی یا تاریخی شہادتوں میں سے جو اس قرآن کے مطابق ہوگی اسے ہم سچا قرار دیں گے اور وہ قرآن کی تائید میں پیش ہو کر خود اپنی سچائی کا سرٹفیکیٹ حاصل کرے گا۔'' اب بتلایئے کیا اس جواب سے اس مستفسر کی تسلی ہوگئی ہوگی؟ [تفصیلات کے لئے دیکھئے قرآنی فیصلے، عنوان حفاظت قرآن کریم]

حفاظت قرآن کے خارجی ثبوت

اس مسئلہ میں پرویز صاحب نے جس بے بسی کا اظہار فرمایا ہے وہ ظاہر ہے اگر آپ اپنے ایمان کو سچا اور سائنٹیفک سمجھتے ہیں تو اس لحاظ سے ہر ایک کو یہ حق حاصل ہو جاتا ہے کہ وہ اپنے ایمان کو سچا اور سائنٹیفک سمجھے اور ہر اس بات کا انکار کر دے جو اس کے ایمان کے خلاف ہو۔ پرویز صاحب واقعی خارجی ثبوت مہیا کر بھی نہیں سکتے۔ جبکہ ہمارے نزدیک کم از کم دو خارجی ثبوت ضرور موجود ہیں۔

① حفظ قرآن

حفظ قرآن کا سلسلہ دور نبوی ﷺ سے شروع ہوا اور آج تک بلا انقطاع جاری وساری اور ہر آن اضافہ میں ہے۔ حفاظت قرآن کا یہ ایسا زندہ ثبوت ہے جس کا ہر شخص کسی وقت بھی تجربہ کر سکتا ہے۔ مگر طلوع اسلام کے نظریات کے لحاظ سے بے کار ہے، کیونکہ قرآن رٹا کے بغیر حفظ نہیں ہوسکتا اور طلوع اسلام بلا سوچے سمجھے تلاوتِ قرآن کا مخالف ہے۔ حفظ عموماً بچپن میں کرایا جاتا ہے، پھر عجمی لوگ بھی حفظ کرتے ہیں۔ ان میں سے بھی اکثر قرآن کے معانی ومطالب نہیں سمجھتے اگر کوئی پڑھا لکھا قرآن کے معانی پر ہی غور کرتا رہے تو حفظ نہیں ہوسکتا۔ علاوہ ازیں طلوع اسلام قرآن پاک کے صوتی اعجاز کا قائل نہیں بلکہ وہ اس صوتی اعجاز کا سلسلہ عہد سحر سے منسلک کرتا ہے (تفصیل کے لیے دیکھیے تلاوت قرآن پاک) لہٰذا اس جماعت میں کوئی حافظ آپ کو کم ہی نظر آئے گا۔ پھر ان حضرات کو حفاظت قرآن کا یہ زندہ ثبوت نظر کیسے آئے؟

② مستند احادیث

حفاظت قرآن کا دوسرا جیتا جاگتا ثبوت مستند احادیث کا وجود ہے۔ جسے طلوع اسلام نا قابل اور ظنی چیز سمجھتا ہے اور محض تاریخ کے مقام پر لے آتا ہے اور لطف کی بات یہ ہے کہ اس ظنی اور نا قابل اعتماد چیز کو کسی وقت حفاظت قرآن بلکہ حفظ قرآن جیسے اہم مسئلہ میں پیش کر دیتا ہے مثلاً

> ''اور تاریخ سے ہمیں اس بات کا ثبوت بھی ملتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ حفاظ سے بار بار قرآن کو سنا کرتے تھے اور خود بھی ان کو سناتے تھے، اس مقصد کے لئے مکہ میں حضرت ارقم مخزومی کا مکان متعین تھا۔ اور مدینہ میں مسجد نبوی میں صفہ عام طور حفاظ کا مرکز تھا، چنانچہ حضور کی وفات کے وقت سینکڑوں حفاظ ایسے موجود تھے اور ان میں سے متعدد ایسے تھے جن کو سند خود رسول اللہ ﷺ نے عطا فرمائی تھی۔'' [قرآنی فیصلے: ۲۱۷]

اب خدارا بتلایئے کہ جس شخص کی تمام عمر پورے مجموعہ حدیث کو نا قابل اعتماد قرار دینے میں گزری ہوا سے حدیث سے استفادہ کا حق پہنچتا ہے؟ یہی تو سائل کا اعتراض تھا پھر آپ نے جواب میں وہی ظنی چیز پیش فرمادی۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پروفیسر اَحمد یار ☆

کتابتِ مصاحف اور علم الضبط

علاماتِ ضبط کی ابتداء، ارتقاء اور ان کے زمانی اور مکانی ممیّزات کا اجمالی جائزہ

پروفیسر احمد یار رحمہ اللہ کا یہ مضمون اُن کی کتاب 'قرآن وسنت ...... چند مباحث' سے کچھ حذف واختصار کے ساتھ لیا گیا ہے، جس میں اُنہوں نے حوالہ جات کی وضاحت کے لیے آخر میں ''مفتاح المراجع'' بھی دیئے ہیں۔ جن میں مقالے میں پیش کردہ حوالوں میں روایتی طریقے پر ہر ایک حوالے کے متعلق ضروری معلومات شامل ہیں، لیکن ہم 'مفتاح المراجع' کو اختصار کی غرض سے یہاں ذکر نہیں کررہے۔ جو حضرات حوالوں سے متعلق وضاحت کے طالب ہوں وہ پروفیسر صاحب مرحوم کی اصل کتاب کی طرف مراجعت فرمائیں۔ [اِدارہ]

① قرآن کریم کی درست تلاوت کے لیے اس کی درست کتابت ایک بنیادی ضرورت ہے۔ اسی بناء پر اور صحت قراءت کے تقاضوں کو پورا کرنے کے لئے کتابت مصاحف میں چند ایک اُمور کا التزام کیا جاتا ہے، مثلاً قواعدِ رسم و ضبط کی پابندی، علاماتِ وقف ووصل کی درجہ بندی کی توضیح، آیات وفواصل (شمارِ آیات) کی تعیین اور سجداتِ تلاوت کی نشان دہی کی جاتی ہے۔ مزید برآں قاری کی سہولت کے لیے سورتوں کے نام اور ہر سورت کے نام کے ساتھ کچھ تعارفی معلومات (مثلاً مکی ومدنی کا بیان)، مختلف تقسیمات (مثلاً اجزاء، احزاب اور رکوعات) کی تصریحات اور ہر صفحے پر حوالہ کی آسانی کے لیے بعض علامتی اِشارات بھی درج کئے جاتے ہیں۔

② تاہم مذکورہ بالا اُمور میں سے بیشتر کی حیثیت محض اِضافی معلومات کی ہے۔ دراصل صحت کتابت کا معیار اور اس کی بنیاد تو علم الرسم ہے اور صحت قراءت کا دارومدار بڑی حد تک علم ضبط پر ہے۔

③ اگر علم الرسم کا موضوع قرآن کا ہجاء اور املاء ہے تو علم ضبط کا موضوع وہ علامات ونشانات (مثل حرکات، سکون، مدوشد وغیرہ) ہیں [الطراز ورق ۲/ب] جو کلماتِ قرآن کے درست تلفظ اور ان کی نطقی کیفیات کے تحفظ میں مدد دیتے ہیں۔ یہ 'مدد' والی بات ہم نے اس لیے کی ہے کہ قرآن کریم کی صحیح قراءت اور اس کے کلمات واَصوات کے درست تلفظ کی تعلیم کا اَصل طریقہ تو تلقّی اور سماع کا ہے، جو آنحضرت ﷺ سے آج تک معمول بہ چلا آتا ہے۔ تنہا علاماتِ ضبط یعنی علم الضبط استاد یا 'شیخ' کا بدل کبھی نہیں ہوسکتا۔ یہی وجہ ہے کہ ضبط کی بعض خاص صورتوں میں علامات کی وضاحت کرنے کے ساتھ یہ بھی لکھ دیا جاتا ہے کہ صحیح تلفظ استاذ (شیخ) سے شفوی طور پر سیکھا جائے۔ تاہم قراءتِ قرآن کی تعلیم کے دوران اور تعلیم کے بعد روزانہ تلاوت قرآن کے لیے کسی صحیح

☆ سابق پروفیسر شعبہ علوم اسلامیہ، پنجاب یونیورسٹی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

کتابت والے مصحف (نسخہ قرآن) کی ضرورت ہر مسلمان کو پڑتی ہے اور اس مقصد کے لیے کتابت کی صحت علم الضبط کے بغیر ممکن نہیں ہے۔

④ علم الضبط کی تاریخ اور اس کے ارتقاء کی بات کرنے سے پہلے ضروری معلوم ہوتا ہے کہ تین اِصطلاحات کی وضاحت کرلی جائے جو کتابت مصاحف کے ضمن میں اکثر استعمال ہوتی ہیں اور جو عموماً 'ضبط' کے ہم معنی یا 'ہم مقصد' ہیں اور وہ یہ ہیں: ① نقط ② شکل اور ③ اعجام

◉ **'نقط'** کے لغوی معنی تو کسی حرف پر نقطہ لگانا ہے، لیکن اصطلاحاً اس سے مراد وہ 'نظام نقاط' ہے جو ہمارے موجودہ نظام حرکات کا پیشرو تھا اور جسے مشہور تابعی ابوالاسود دؤلی رحمہ اللہ نے کلماتِ قرآن کے جزوی ضبط کے طور پر ایجاد کیا تھا اور جس میں حرکات اور دیگر علاماتِ ضبط کا کام نقطوں سے لیا جاتا تھا، (اور جس کا تذکرہ ابھی آگے بیان ہوگا۔)

◉ **'شکل'** کے لفظی معنی جانور کے پاؤں میں زنجیر ڈالنے کے ہیں، مگر اصطلاحاً کلمات کو علامات اور حرکات سے مقید کرنا مراد ہوتا ہے اور اگرچہ 'شکل' کا لفظ 'ضبط' کی کسی بھی صورت کے لیے استعمال ہوتا ہے، تاہم زیادہ تر شکل سے مراد ضبطِ کلمات کا وہ طریقہ لیا جاتا ہے جو الخلیل بن احمد الفراھیدی رحمہ اللہ نے ایجاد کیا تھا۔ (اس کا بیان بھی آگے آرہا ہے) جس عبارت کے ہر ہر حرف پر حرکات اور علاماتِ ضبط ڈالی گئی ہوں اسے 'مشکول عبارت' کہتے ہیں۔

◉ **'اعجام'** کا اصل مطلب بھی کسی حرف پر نقطہ یا نقطے ڈال کر اسے دوسرے مشابہ حرف سے متمیز کرنا ہے، مثلاً د/ذ یا ت/ث وغیرہ، چونکہ یہ بھی 'تلفظ' ہی کی ایک صورت بنتی ہے لہٰذا دونوں میں فرق کرنے کے لیے ابوالاسود رحمہ اللہ والے طریق نقط کو 'نقط الشکل' یا 'نقط الاعراب' کہتے ہیں اور دوسرے کو 'نقط الاعجام' کہتے ہیں۔ اگرچہ بعض قدیم مؤلفین نے اعجام کے لیے مطلقاً نقطہ کی اصطلاح بھی استعمال کی ہے۔ [مثلاً ابن درستویہ: ص۵۳ ببعد]

◉ ضبط کی اصطلاح ان تینوں اِصطلاحات کے بعد وجود میں آئی۔ علم الضبط میں عموماً نقطہ اور شکل کے قواعد سے بحث کی جاتی ہے اور اعجام کا ذکر اس میں کم ہی کیا جاتا ہے۔ تاہم تاریخی عمل کے لحاظ سے اعجام بھی 'تحریک ضبط قرآن' کا ہی ایک حصہ تھا۔ [دیکھئے: غانم: ص۹۰-۴۸۸ اور المحکم 'مقدمہ محقق' ص۲۷-۲۶] اور اسی تحریک کے اَسباب ودواعی یعنی علم الضبط کی ضرورت اور اس کے ارتقاء کا جائزہ ہی اس وقت ہمارا موضوع بحث ہے۔

⑤ قرآن کریم کی یہ (عہد نبوی میں) کتابت عربی خط میں تھی۔ اس وقت تک عربی زبان کی ابجد بنیادی طور پر اور تعلیم کتابت کی حد تک صرف اٹھارہ حروف پر مشتمل تھی، بلکہ متصل لکھنے کی صورت میں حروف کی یہ بنیادی شکلیں صرف پندرہ ہی رہ جاتی تھیں۔ حروف کی یہ اٹھارہ یا پندرہ صورتیں اٹھائیس آوازوں کے لیے استعمال ہوتی تھیں۔ [ابن درستویہ: ص۶۶، الخلیفہ ص۲ اور المورد، ص۲۲۳] کیونکہ ان حرفوں میں سے اکثر کی ایک سے زائد آوازیں تھیں، انگریزی C,G,H یا S کی طرح، مثلاً 'ب' ت اور ث کے لیے اور 'ح' ج ح اور خ کے لیے، بلکہ بعض حرفی رموز پانچ آوازوں تک کے لیے استعمال ہوتے تھے، مثلاً ایک نبرہ (دندانہ) 'ا' ہی ب ت ث ن اور ی کے لیے استعمال ہوتا تھا۔ صرف چھ حروف 'ا ک ل م و اور ہ' ایسے تھے جو اپنی صرف ایک آواز رکھتے تھے۔ عرب کے لکھے پڑھے لوگ اپنے علم زبان کی بناء پر مختلف حروف کی مطلوبہ آواز پہچان کر پڑھ سکتے تھے، مثلاً لفظ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

'حرب' کو حسب موقع حرب (جنگ)، حرث (کھیتی)، جرب (خارش)، حزب (گروہ) یا خرب (ویرانہ) اسی طرح بہ آسانی پڑھ لیتے تھے، جیسے ایک انگریزی دان حسب موقع G یا S یا H کی درست آواز جان لیتا ہے یا عبارت میں Lead اور Read کی قسم کے الفاظ کا مطلوبہ درست تلفظ سمجھ جاتا ہے۔

⑥ عہد نبوی کے بعد عہد صدیقی میں سرکاری اہتمام سے 'اُم' یا ماسٹر کاپی کے طور پر قرآن کریم کا ایک نسخہ تیار کیا گیا جسے 'مصحف' کا نام دیا گیا اور اس کے بعد سے لفظ مصحف بمعنی نسخہ قرآن استعمال ہونے لگا۔

عہد عثمانی میں اسی ماسٹر کاپی (مصحف صدیقی) سے صحابہ رضی اللہ عنہم کے ایک بورڈ کی زیر نگرانی (کم از کم) چھ مصاحف پر مشتمل ایک نیا قرآنی ایڈیشن تیار کیا گیا۔ ان میں سے ایک مصحف حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اپنی ذاتی نگرانی میں رکھا اور ایک ایک مصحف مکہ، مدینہ، کوفہ، بصرہ اور دمشق کی مرکزی مساجد میں پبلک کے استفادہ کے لیے رکھا گیا، تاکہ لوگ ان نسخوں سے اپنے لیے ذاتی مصاحف تیار کرا سکیں، کیونکہ اب یہی مصاحف باجماع صحابہ رضی اللہ عنہم اُمت کے لیے صحت کتابت کا معیار قرار دیئے گئے تھے۔ ان مصاحف کی تیاری کا ایک معروف واقعہ ہے اور اس کی تفصیلات اس وقت موضوع بحث بھی نہیں، البتہ ہمارے موضوع کی مناسبت سے ان مصاحف کے ضمن میں دو باتیں قابل ذکر ہیں:

◉ **اولاً:** یہ کہ ان مصاحف کی کتابت بھی عربی حروف کی ان اٹھارہ صورتوں کے ساتھ ہوئی تھی یعنی ان میں حرکات تو درکنار، مشابہ حروف کو متمیز کرنے کے لیے نقطے بھی نہیں لگائے گئے تھے۔ [صفدی: ص۱۳، الجبوری: ص۱۵۵، المنجد: ص۱۲۶ اور غانم: ص۴۶۸] تاہم کاتبین مصاحف عثمانی نے ان نسخوں (مصاحف) میں حرفوں کو نقطوں سے بھی مطلقاً عاری رکھا۔ اکثر اہل علم کے نزدیک یہ تجرید اور تعریہ عمداً اور دانستہ تھا اور اس سے کوئی حکمت اور مصلحت (مثلاً احتمال القراء تین) وابستہ تھی، جبکہ ایک رائے یہ بھی ہے کہ یہ اس زمانے میں شائع عام طریق کتابت کا ایک مظہر تھا۔ بہرحال وجہ جو بھی تھی یہ حقیقت مسلمہ ہے کہ یہ مصاحف نقط اور اعجام سے معریٰ تھے اور اسی لیے ہر ایک نسخہ کے ساتھ پڑھانے والا ایک مستند قاری معلّم بھی بھیجا گیا تھا۔ [حق التلاوۃ: ص۱۴۴]

◉ **ثانیاً:** یہ کہ یہی مصاحف عثمانی اس وقت سے لے کر آج تک دنیا بھر میں موجود مصاحف (قرآنی نسخوں) کی اصل ہیں۔ قرآن کریم کا ہر نسخہ بنیادی رسم الخط (Spelling) کی حد تک ان مصاحف عثمانی میں سے کسی ایک ...... یا ان سے ہو بہو نقل کردہ کسی ایک نسخے کے عین مطابق ہوتا ہے اور ہونا چاہئے۔ اسی کو رسم عثمانی کا التزام کہا جاتا ہے اور جو درحقیقت 'رسم عہد نبوی' کا التزام ہے۔ [غانم: ص۴۶۷]

ان چھ نسخوں (مصاحف) میں سے کوئی اس وقت دنیا میں موجود ہے یا نہیں۔ یہ ایک متنازعہ معاملہ ہے، لیکن ان چھ نسخوں کی صوری کیفیات، ان کی املائی خصوصیات اور بعض جزوی اختلافات کے بارے میں اتنے دقیق تقابلی ملاحظات تک کی اتنی تفصیلات ہم تک پہنچی ہیں کہ اگر آج کہیں ان نسخوں میں سے کسی ایک کی موجودگی کا دعویٰ کیا جائے تو اس کی صحت یا عدم صحت کو ان تفصیلات کی روشنی میں پرکھا جا سکتا ہے۔ کتابت مصاحف میں ان نسخوں کے رسم الخط اور طریق ہجاء سے کوئی ادنیٰ سا اختلاف بھی اہل علم کی نظر سے پوشیدہ نہیں رہ سکتا۔ [لنگز (ا): ص۱۱]

⑦ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے ایڈیشن یعنی مصاحف کی تیاری کے قریباً چالیس سال بعد تک دنیائے اسلام میں قرآن کریم کی کتابت اسی طرح بغیر نقاط اور بغیر حرکات کے جاری رہی۔ [الزنجانی: ص۸۹، الجبوری ص۱۵۸۔ الکردی ص۹۳، غانم ص۵۳۹ ببعد] تاہم قرآن کریم کی تعلیم عہد رسالت سے ہی محض تحریر کی بجائے تلقّی اور

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

سماع پر مبنی ہونے کے باعث اس کی قراءات اور تلاوت عموماً درست ہی رہی۔ بالکل ایسے ہی جیسے انگریزی میں Put یا Cut اور Food یا Foot کی قسم کے لفظوں میں تلفظ کا فرق معلّم کی شفوی تعلیم پر منحصر ہے، نہ کہ طریق اِملاء اور ہجاء پر۔

⑧ پہلی صدی ہجری کے نصف آخر تک لاکھوں غیر عرب بھی اسلام میں داخل ہوکر قرآن بلکہ عربی زبان بھی سیکھ رہے تھے۔ کسی زبان کی صرف قراءات کی تعلیم بلکہ اس کا عام بول چال میں استعمال تک بھی کسی آدمی کو اہل زبان کی سی مہارت عطا نہیں کرسکتا۔ عراق، شام اور مصر اس وقت تک اگرچہ بڑی حد تک عربی بولنے والے علاقے بن چکے تھے، مگر عوام میں جہاں لحن کے ساتھ عام عربی بولنے کا رواج بڑھا وہاں ساتھ ہی قرآنِ کریم کی تلاوت میں بھی اس 'غلط سلط عربی دانی' کا مظاہرہ ہونے لگا۔ آج بھی صرف دارجہ یعنی عوامی زبان بولنے والے ناخواندہ عرب قرآن خوانی میں ایسی غلطیاں عام کرجاتے ہیں۔

⑨ باتفاق روایات ابوالاسود الدؤلی رحمہ اللہ تابعین میں سے پہلے شخص ہیں جنہوں نے علم نحو کی بنیاد ڈالی اور ساتھ ہی قرآن مجید میں نقطوں کے ذریعے شکل (حرفوں کی آواز کو علامات کے ذریعے متعین کرنا) کے ایک نظام کی ابتداء کی۔ [مختلف روایات کے حوالوں کے لیے دیکھئے: غانم ص ۴۹۱ اور ابوالاسود رحمہ اللہ کی شخصیت کے تعارف کے مصادر کے لیے اسی (غانم) کا ص ۹۸-۴۹۷ (حواشی نمبر ۳۳ تا ۴۱)، نیز الأعلام جلد سوم ص ۳۴۰] ابوالاسود رحمہ اللہ کے اس کام پر آمادہ ہونے کے محرکات کی مختلف روایات ہیں۔ ایک روایت یہ ہے کہ اس کا باعث ان کا عبیداللہ بن زیاد رحمہ اللہ کا اَتالیق ہونا بنا۔ دوسری روایت یہ ہے کہ ایک موقع پر انہوں نے خود اپنی بیٹی کو غلط عربی بولتے سنا۔ تیسری وجہ یہ ہوئی کہ کسی عدالت میں مدعی نے اپنا کیس بالکل غلط عربی میں پیش کیا۔ چوتھی اور مشہور روایت، جس کا تعلق بھی براہ راست قرآن سے ہے یہ ہے کہ انہوں نے کسی آدمی کو سورۃ التوبہ کی تیسری آیت میں لفظ 'و رسولَه' جر کے ساتھ پڑھتے سنا۔ [الجبوری ص ۱۵۱، غانم ص ۴۵۱، الفہرست ص ۶۰، الکردی ص ۸۶،۸۵] ممکن ہے یہ ساری وجوہ ہی درست ہوں، جن کی بنا پر ابوالاسود رحمہ اللہ نے نحو کے کچھ قواعد بھی مرتب کرنے کی ابتداء کی۔ بیان ہوا ہے کہ انہوں نے تیس آدمیوں کا انٹرویو لینے کے بعد ایک نہایت درست لہجے اور صاف تلفظ والے سمجھدار پڑھے لکھے آدمی کا انتخاب کیا۔ [الزنجانی: ص ۸۸] ایک مصحف دے کر اسے اپنے سامنے بٹھایا اور خود آہستہ آہستہ قرآن مجید پڑھنا شروع کیا۔ شخص مذکورہ کو الفاظ کے تلفظ کے وقت قاری کے منہ، ہونٹوں اور زبان کی حرکات کے لیے حروف پر مختلف جگہ پر سرخ سیاہی سے ایک خاص انداز میں نقطے لگانے کی ہدایت کی۔ ایک دن یا ایک مجلس میں کئے ہوئے کام پر وہ خود نظر ثانی کرتے تھے۔ یہاں تک کہ پورے قرآن مجید پر 'نقاط شکل' لگانے کا کام مکمل ہوگیا۔

◉ ابوالاسود رحمہ اللہ کے کام کا خلاصہ یہ ہے کہ

❶ انہوں نے حرفوں کی آواز (حرکت) کو نقطوں سے ظاہر کیا۔

❷ یہ نقطے قرآن کی کتابت میں استعمال شدہ (کاپی) سیاہی سے مختلف رنگ میں لگائے گئے۔ بالعموم یا کم از کم ابتداء میں، ان علامتی نقطوں کے لیے سرخ رنگ ہی استعمال کیا گیا۔

❸ زبر (فتحہ) کے لیے متعلقہ حرف کے اوپر ایک نقطہ، زیر (کسرہ) کے لیے حرف کے نیچے ایک نقطہ اور پیش (ضمہ) کے لیے حرف کے سامنے یعنی آگے بائیں طرف ایک نقطہ اور تنوین کے لیے دو دو نقطے مقرر کئے گئے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

◉ ابوالاسود رحمہ اللہ نے ابتداء صرف حرکاتِ ثلاثہ اور تنوین کو ہی نقطوں سے ظاہر کیا۔ [المقنع: ص۱۲۵] (باقی علامات بعد کی ایجاد ہیں) کتابت مصاحف میں اِصلاح یا تکمیل رسم عثمانی کے لیے علاماتِ ضبط مقرر کرنے کی یہ پہلی کوشش تھی اور یہ علامات بھی تمام الفاظ کی بنائی حرکات کے لیے نہیں، بلکہ زیادہ تر صرف اِعرابی حرکات کو ظاہر کرنے کے لیے استعمال کی گئی تھیں اور اس لیے ہی اسے نقطة الاعراب کہتے تھے۔

⑩ ابوالاسود رحمہ اللہ کا یہ طریقہ بہت جلد کوفہ کے بعد بصرہ اور پھر مدینہ منورہ تک کے مصاحف میں استعمال ہونے لگا۔ اگرچہ نقطوں کے لیے مختلف شکل اور مختلف جگہ بھی استعمال ہونے لگی، مثلاً کوئی نقطے کو گول رکھتا اور اسے 'النقط المدور' بھی کہتے تھے۔ بعض نقطے کو مربع شکل میں لکھتے اور بعض اسے اندر سے خالی گول دائرہ (ہ) ہی بنا دیتے۔ [الکردی: ص۸۷، الجبوری ص۱۵۳] مکہ مکرمہ میں ضمہ (پیش) کا نقطہ حرف کے بائیں طرف سامنے کی بجائے اوپر اور فتح (زبر) کا نقطہ حرف کے اوپر کی بجائے اس سے پہلے دائیں طرف لگانے کا رواج ہوگیا۔ [المنجد، ص۱۲۷]

کتابت مصاحف میں علاماتِ ضبط کا یہ پہلا تنوع تھا، جس کی بنا پر عموماً یہ پتہ چل جاتا تھا کہ کس مصحف کی کتابت کس شہر یا کس علاقے میں ہوئی ہے۔

⑪ ابوالاسود رحمہ اللہ کی اس 'اصلاح' کے باوجود ابھی تک یکساں صورت رکھنے والے حروف کی باہمی تمیز کے لیے کوئی تحریری علامت نہیں تھی اور ان کی درست قراءت کا انحصار تلقّی و سماع پر ہی تھا۔ [صفدی: ص۱۳] عبدالملک اُموی رحمہ اللہ کے زمانے میں جب عربی کو دفتری زبان بنا دیا گیا تو نہ صرف قرآن کریم، بلکہ عام عربی تحریر کو بھی اس التباس سے بچانا ضروری معلوم ہوا۔ خلیفہ کی اس خواہش کو عراق کے گورنر حجاج بن یوسف نے یوں پورا کیا کہ اس کے حکم پر بصرہ کے علماء میں سے ابوالاسود رحمہ اللہ ہی کے دو شاگردوں نصر بن عاصم رحمہ اللہ اور یحییٰ بن یَعْمَر رحمہ اللہ نے عربی زبان کے اب تک رائج اٹھارہ حرفوں کو ان کی آوازوں کے مطابق اٹھائیس حرفوں میں بدلا اور چھوٹے چھوٹے نقطوں کے ذریعے متشابہ حروف کو باہم متمیز کردیا۔ خیال رہے کہ ان اٹھائیس حروف کے ان کی آوازوں کے لحاظ سے نام پہلے سے الگ الگ موجود تھے۔ صرف ان کی کتابت کی شکلیں اٹھارہ تھیں، مثلاً 'ح' کو ہی ج ح خ کہتے تھے۔ حرفوں پر اس قسم کے نقطے لگانے کے عمل کو 'اعجام' کہتے ہیں۔ حرکات اور اَصوات کے لیے الدوٴلی رحمہ اللہ کے رائج کردہ نقطوں کے برعکس، اعجام کے نقطے اسی سیاہی سے لگانے تجویز ہوئے، جس سے اصل متن لکھا گیا ہو۔ [قصة ص۵۲، الزنجانی ص۹۰] کتابت مصاحف میں حروف کی باہم پہچان اور تمیز کے لیے یہ دوسری اِصلاحی کوشش تھی۔

⑫ ان دونوں قسم کے نقطوں میں فرق کرنے کے لیے الگ الگ اِصطلاحات تھیں۔ پہلے (ابوالاسود رحمہ اللہ والے) طریقے کو نقط الحرکات، نقط الاعراب یا نقط الشکل کہتے تھے، جبکہ دوسری قسم (نصر رحمہ اللہ اور یحییٰ رحمہ اللہ کے طریقے پر حرفوں کے نقطے لگانے) کو نقط الاعجام کہتے تھے۔

⑬ اس فن کی کتابوں میں مختلف حرفوں کے لیے مختلف تعداد کے نقطے (ایک، دو یا تین) اور ان کی جگہیں (اوپر یا نیچے) مقرر کرنے کی دلچسپ وجوہ اور اعجام کی مختلف صورتیں بھی بیان کی گئی ہیں، جن کی تفصیل کا یہ موقع نہیں ہے۔ [تفصیل کے لیے دیکھئے: ابن درستویہ ص۵۴ ببعد، المحکم ص۳۵ ببعد، الکردی ص ۹۵-۹۴، غانم ص۵۵۶ ببعد اور

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

فضائلی ص۱۳۷] البتہ ایک اور بات جو خصوصاً قابل ذکر ہے، اگرچہ اس کا تعلق براہ راست علاماتِ ضبط سے نہیں ہے، وہ یہ ہے کہ نصر رحمہ اللہ اور یحییٰ رحمہ اللہ نے حروفِ تہجی کی روایتی أبجد هوّز حُطّی والی عبرانی ترتیب بدل کر ان کو تقریباً یہ ترتیب دی، جواب تک ہمارے ہاں رائج ہے۔ ترتیب میں یہ تبدیلی دراصل اس مقصد کے لیے عمل میں لائی گئی تھی تا کہ یکساں صورت والے حروف کو یکجا کر دیا جائے۔

[الخط العربی ص۱۲، الکلاک ص۵۲ بحوالہ الرافعی، فضائلی ص۱۳۸، غانم ص۱۵۷ بحوالہ البلوی]

⑭ ابوالاسود رحمہ اللہ کے نقطوں کی طرح یحییٰ رحمہ اللہ اور نصر رحمہ اللہ یا حجاج کے نقاطِ حروف اور ترتیب تہجی بھی حجاز کے راستے مغرب میں بھی قدرے اختلاف یا تنوع کے ساتھ اختیار کر لیے گئے، مثلاً مغرب میں 'ف' کے سرے کے نیچے ایک نقطہ اور 'ق' کے اوپر ایک نقطہ مثل 'ف' اختیار کیا گیا۔ وہاں کسی لفظ کے آخر پر واقع ہونے کی صورت میں ف ق ن اور ی کو کسی قسم کے علامتی نقطوں کے بغیر لکھا جانے لگا۔ اسی طرح اہل مغرب (خیال رہے اسلامی تاریخ میں مغرب سے مراد مصر کے علاوہ تمام افریقی ممالک اور اندلس ہوتے ہیں، آج کل صرف مراکش کو بھی مغرب کہہ لیتے ہیں) کے ہاں عربی کے حروف تہجی کی ترتیب بھی مختلف رائج ہوگئی۔ اہل مشرق (مصر اور تمام ایشیائی ممالک) میں تو یہ ترتیب یوں ہے: ا ب ت ث ج ح خ د ذ ر ز س ش ص ض ط ظ ع غ ف ق ک ل م ن و ہ (بعض جگہ ہ و) اور ی۔ اس کے برعکس مغرب میں 'ز'، 'ر' کے بعد سے یہ ترتیب اختیار کی گئی: ط ظ ک ل م ن ص ض ع غ ف ق س ش ہ و ی [المحکم ص۳۶، المصور ص۳۳۵ و ۳۳۸]

⑮ عباسی دور کے ابتدائی کئی برسوں بلکہ تقریباً ایک صدی تک کتابت مصاحف کا یہی طریقہ رائج رہا، یعنی حرکات بذریعہ رنگدار نقاط اور حرفوں کے نقطے مقابلۃً ان سے ذرا چھوٹے مگر کتابت متن والی سیاہی سے لکھنا، تاہم یہ دو دو قسم کے نقطے لکھنے اور پڑھنے والے، ہر دو، کے لیے صعوبت اور التباس کا سبب بنتے تھے، اس لیے آہستہ آہستہ اعجام کی نقطے محض قلم کے قط کے برابر ہلکی ترچھی لکیروں کی صورت میں ظاہر کیے جانے لگے۔ [غانم ص۶۲-۵۶۱] البتہ جب عربی خط میں تحسین و جمال کے پہلو ظاہر ہوئے اور مختلف حسین و جمیل اقلام (اَقسام خط) ایجاد ہوئے تو 'نقط اعجام' کے لیے بھی، تحریر کے حسن و جمال اور حروف کے ہندسی تناسب کو ملحوظ رکھتے ہوئے، مناسب قط اور نقاط کی وضع اور شکل کے لیے بھی خوشخطی کے قواعد مقرر کر لیے گئے۔

⑯ دریں اثناء، ابوالاسود رحمہ اللہ اور یحییٰ رحمہ اللہ و نصر رحمہ اللہ کے تلامذہ اور متبعین نے اس طریقے (نقط الاعراب) کو وسعت دیتے ہوئے کچھ مزید علامات وضع کیں، مثلاً 'سکون' کے لیے چھوٹی سی افقی (سرخ) لکیر باریک قلم سے حرف کے اوپر یا نیچے مگر اس سے الگ لگانے لگے۔ [المحکم (مقدمہ محقق) ص۳۹ جہاں رنگدار نمونہ بھی دیا گیا ہے] اسی طرح 'تشدید' کے لیے حرف کے اوپر قوس کی اُفقی شکل ( ) کا نشان اختیار کیا گیا، جس کے دونوں سرے اوپر اٹھے ہوتے تھے۔ حرف منون پر فتحہ (زبر) کی صورت میں سرخ نقطہ اس قوس کے اندر ( ) کسرہ (زیر) کے لیے نیچے ( ) اور ضمہ (پیش) کے لیے یہ نقطہ قوس کے دائیں سرے کے اوپر لگاتے ( )۔ پھر کچھ عرصہ بعد علامات تشدید والی قوس ( ) پر حرف منون کی حرکت کے لیے نقطہ لگانا ترک کر دیا گیا اور اس کی بجائے مشدد مفتوح حرف کی صورت میں 'قوس تشدید' حرف کے اوپر ( ) اور مکسور مشدد کے لیے حرف کے نیچے الٹی قوس ( ) اور مشدد (مضموم

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

کے اوپر اوندھی شکل کی قوس ( ) بنانے لگے۔ [الجبوری ص۱۵۳، الکردی ص۸۷-۸۶، الزنجانی ص۸۸ اور عبود ص۴۰، المقنع ص۱۳۰ اس کا نمونہ دیکھئے آر بری پلیٹ نمبر (اوّل)] اس کے بعد علامت تشدید کے طور پر صرف دال مقلوبہ ( ) بھی استعمال ہونے لگی۔ [دیکھئے حوالہ نمبر ۳۷ مذکورہ بالا۔ نیز دیکھئے یہی کتاب (المحکم ص۵۰ ببعد اور الطراز ورق ۴۸ الف و ب جہاں اس کو تشدید اہل مدینہ کہا گیا ہے۔]

⑰ نقاط کی مشابہت سے پیدا ہونے والے التباس کے اِمکان کو کم کرنے کے لیے اور کتابت میں بیک وقت متعدد سیاہیوں کے استعمال کی صعوبت سے بچنے کے لیے ایک اور اصلاح کی ضرورت محسوس ہونے لگی۔ [قصہ ص۵۲، صفدی ص۱۳، فضائلی ص۱۳۸، الکردی ص۹۱، غانم ص۵۰۵ ببعد] مشہور نحوی اور واضع علم العروض الخلیل بن احمد الفراہیدی رحمہ اللہ [م ۱۷۰ھ] نے وقت کی اس ضرورت کو نئی علامات ضبط ایجاد کرکے پورا کیا اور یہی وہ علامات ضبط ہیں جو کم و بیش آج بھی ہر جگہ نہ صرف کتابت مصاحف میں بلکہ کسی بھی مشکول عربی عبارت کے لیے استعمال ہوتی ہیں۔

⑱ الخلیل رحمہ اللہ نے نقط اعجام کو متن کی سیاہی سے لکھنا، اسی طرح برقرار رکھا بلکہ اس نے حرفوں کے نقطوں کی تعداد اور ان کی جگہ کے تعین کے اَسباب وعلل بھی بیان کئے۔ [تفصیل کے لیے دیکھئے: المحکم ۳۶-۳۵ اور غانم ص۵۵۵ ببعد] البتہ اس نے الشکل بالنقاط کی بجائے الشکل بالحرکات کا طریقہ ایجاد کیا، یعنی فتحہ (زبر) کے لیے حرف کے اوپر ایک ترچھی لکیر (ـَ)، کسرہ (زیر) کے لیے حرف کے نیچے ایک ترچھی لکیر (ـِ) اور ضمہ (پیش) کے لیے حرف کے اوپر ایک مخفف سی واؤ کی شکل (ـُ) لگانا تجویز کیا اور تنوین کے لیے ایک کی بجائے دو دو حرکات (ـً ـٍ ـٌ) مقرر کیں۔

◉ ان حرکات ثلاثہ کے علاوہ الخلیل رحمہ اللہ نے پانچ نئی علامات ضبط ایجاد کیں یا ان کے لیے حرکاتِ ثلاثہ کی طرح ایک نئی صورت وضع کی۔ الخلیل رحمہ اللہ کی علامات دراصل حرکت کی صوتی مناسبت سے کسی باریک سے حرف یا علامت کے نام یا اس کے کسی حصے کی مخفف شکل تھیں۔ گویا ہر علامتِ ضبط اپنے مدلول پر دلالت کرتی تھی، مثلاً الخلیل رحمہ اللہ نے فتحہ کے لیے 'الف صغیرہ مبطوحہ' (چھوٹا سا ترچھا الف)، کسرہ کے لیے یاء کا مخفف سرا (-) اور ضمہ کے لیے واؤ کی مخفف صورت اختیار کی۔ [الطراز ورق ۵/ب، الکردی ص۹۱] اسی طرح اس نے سکون کے لیے حرف ساکن کے اوپر 'ہ' یا 'ح' کی علامت وضع کی، جو لفظ 'جزم' کے ج یا م کے سرے کا مخفف نشان ہے۔ شدہ یا تشدید کے لیے اس نے حرف مشدد کے اوپر 'ّ' لگانا تجویز کیا، جو 'ش' کے سرے سے ماخوذ ہے۔ مدہ یا تمدید کے لیے حرف ممدود کے اوپر 'آ' کی علامت اختیار کی جو دراصل لفظ 'مدّ' ہی کی دوسری یا مخفف شکل ہے۔ اسی طرح 'ہمزہ الوصل' کے لیے الف کے اوپر 'ـ' یعنی 'صلۃ' کے 'ص' کی ایک صورت اور ہمزہ القطع کے لیے 'أ' کی علامت وضع کی، جو حرف عین (ع) کے سرے سے ماخوذ ہے۔ کہتے ہیں کہ الخلیل رحمہ اللہ نے 'روم' اور 'اشمام' کے لیے بھی علامات وضع کی تھیں۔

⑲ الخلیل رحمہ اللہ کی ایجاد کردہ علامات کی سب سے بڑی خوبی یہ تھی کہ اس میں کتابت کے لیے دو سیاہیاں استعمال کرنا لازمی نہ تھا بلکہ متن (قرآن) اور علاماتِ ضبط سب ایک ہی سیاہی سے لکھے جانے لگے۔ اس سے کتابت میں صعوبت اور قراءت میں التباس کے اِمکانات کم تر ہوگئے۔ اس لیے یہ طریقہ بہت جلد مقبول ہوگیا۔ آج کل دنیا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

بھر میں کتابت مصاحف کے لیے علاماتِ ضبط کا یہی طریقہ رائج ہے۔ البتہ ضرورۃ اور بعض جگہ رواجاً اس میں مزید اِصلاحات اور ترمیمات کا عمل جاری رہا۔ الخلیل رحمہ اللہ کی وضع کردہ علاماتِ ضبط، کتابت مصاحف میں علامات ضبط کی اِصلاح یا تکمیل کی تیسری کوشش تھی جو ایک بڑے سنگ میل کی حیثیت رکھتی ہے۔

[دیکھئے حوالہ نمبر ۴۹ مذکورہ بالا]

۴۰ جب الخلیل بن احمد الفراہیدی رحمہ اللہ نے دوسری صدی ہجری کے اواخر میں علاماتِ ضبط کا یہ نیا طریقہ وضع کیا، تو اس وقت تک ابوالاسود رحمہ اللہ کا ایجاد کردہ طریقہ نقاط (نقط) کتابت مصاحف کے لیے پوری دنیائے اسلام کے مغربی اور مشرقی حصوں میں استعمال ہو رہا تھا، بلکہ اس میں مزید اِصلاحات اور نئی نئی علامات کی ایجاد سے یہ طریقہ زیادہ مکمل اور قرآن کریم کی قراءت اور تجوید کی بہت سی ضرورتوں اور نطقی وصوتی تقاضوں کے لیے کافی ومکتفی بن چکا تھا۔ اس لیے شروع میں کافی عرصہ تک لوگ کتابتِ مصاحف کے لیے الخلیل رحمہ اللہ کے طریقے کی بجائے ابوالاسود رحمہ اللہ والے طریق نقط کا استعمال ہی جائز سمجھتے تھے۔ الخلیل رحمہ اللہ کا طریقہ کافی عرصہ تک صرف کتبِ شعر اور دیگر غیر قرآنی عربی عبارات میں استعمال ہوتا تھا، بلکہ اسی وجہ سے اور شکل المصحف کے طریقۂ نقط سے ممتاز کرنے کے لیے اسے شکل الشعر (یعنی شعروں میں حرکات لگانے کا طریقہ) بھی کہتے تھے۔ دونوں قسم کے 'شکل' کی صوری خصوصیات کی بنا پر ابوالاسود رحمہ اللہ والے طریقے کو الشکل المدور اور مؤخر الذکر کو الشکل المستطیل بھی کہتے تھے۔

◉ مغرب یعنی سپین اور افریقی ممالک میں تو کتابتِ مصاحف کے لیے علاماتِ ضبط کے طور پر ابوالاسود رحمہ اللہ کے طریق نقط کو ایک قسم کی تقدیس کا درجہ حاصل ہو گیا تھا۔ ابوعمرو عثمان بن سعید الدانی رحمہ اللہ [م ۴۴۴ھ]، جو رسم عثمانی اور علامات ضبط بذریعہ 'النقط المدور' کے بہت بڑے عالم تھے اور ان فنون میں انہوں نے یادگار تصانیف چھوڑی ہیں، وہ اپنی کتاب 'المحکم فی نقط المصاحف' میں الخلیل رحمہ اللہ کے طریقے کے کتابت مصاحف میں استعمال کو 'بدعت' اور ابوالاسود رحمہ اللہ والے طریقے کو 'طریقِ سلف' قرار دیتے ہیں اور بڑی دلیل ان کی یہ ہے کہ یہ طریقہ (یعنی نقط) ایک تابعی بزرگ (ابوالاسود رحمہ اللہ) نے شروع کیا تھا اور انہوں نے کتابتِ علامات کے لیے اپنے منتخب کاتب سے 'فانقط' اور 'اجعل نقطة' یعنی میری ہدایت کے مطابق نقطے لگاؤ، کے الفاظ کہے تھے۔ [المحکم ص ۴۳، نیز غانم ص ۵۰۱ ببعد]

۴۱ تعلیمی اور تدریسی اہمیت اور افادیت کے لحاظ سے الخلیل رحمہ اللہ کا طریقہ یقیناً بہتر تھا اور ایک سیاہی کے استعمال کے باعث اس میں ایک سہولت بھی تھی، اس لیے بہت جلد یہ کتابت مصاحف میں بھی استعمال کیا جانے لگا۔ عالم اسلام کے مشرقی حصے میں تو اس نے مکمل طور پر ابوالاسود رحمہ اللہ اور ان کے متبعین کے طریق نقط کی جگہ لے لی۔ خصوصاً خط نسخ کی ایجاد اور کتابت مصاحف میں اس کے استعمال کے بعد سے تو الخلیل رحمہ اللہ کے طریقے کو ہی قبول عام حاصل ہوا۔ علاماتِ ضبط بذریعہ نقاط کا طریقہ خط کوفی (جو کتابت مصاحف میں مستعمل خط جمیل کی پہلی صورت تھی) کے لیے تو زیادہ موزوں تھا، اس لیے کہ خط کوفی اکثر و بیشتر جلی قلم سے لکھا جاتا تھا۔ خط نسخ میں بالعموم نسبتاً باریک قلم استعمال ہوتا تھا اور اس کے لیے نقط بذریعہ حرکات کا طریقہ ہی زیادہ موزوں تھا اور شاید یہ بھی ایک وجہ تھی کہ آہستہ آہستہ اس کا رواج بلادِ مغرب میں بھی ہو گیا۔ مشرق اور مغرب میں ساتوں صدی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

ہجری تک کے لکھے ہوئے بعض ایسے مصاحف نظر آتے ہیں، جن میں علاماتِ ضبط بعض دفعہ دونوں طریقوں سے ملی جلی بھی استعمال کی گئی ہیں اور بعض علماء ضبط سے اس کی اجازت بھی ثابت ہے۔ [غانم ص۵۲۲]

(۴۲) ابھی یہ بتایا جا چکا ہے کہ نقاط کے ذریعے شکل المصاحف کا طریقہ طویل استعمال اور قریباً تین صدیوں کی اِصلاحات کی وجہ سے قراءات اور تجوید کی اکثر و بیشتر ضروریات کے لیے زیادہ موزوں اور مکمل ومکتفی 'نظامِ ضبط' بن چکا تھا، بلکہ اس دوران قراءاتِ سبعہ کی تدوین بھی عمل میں آ گئی اور نقط وشکل کا یہ طریقہ مختلف روایات، مثلاً حفص، قالون، ورش اور الدوری وغیرہ کی مختص نطقی اور صوتی کیفیات کی رعایت کے لیے بھی موزوں کر لیا گیا۔ [ماہرین فن توفن کی مخصوص کتابوں کے ذریعے تمام ہی قراءات کا مطالعہ کرتے رہتے ہیں۔ یہاں ہم نے صرف چار روایات کا ذکر اس لیے کیا ہے کہ زیادہ تر یہی مختلف علاقوں میں رائج ہو گئی تھیں اور ان علاقوں میں عوام کے لیے تیار کردہ مصاحف میں حسب روایت ہی ضبط کا خیال رکھنا پڑتا تھا اور قراءات کا یہ انتشار اور رواج اب تک جاری ہے، مثلاً اس وقت حفص کی روایت تمام ایشیائی ممالک اور مصر میں، قالون کی روایت لیبیا اور تیونس میں، ورش کی روایت مراکش، نائیجیریا اور غانا میں اور الدوری کی روایت یمن اور سوڈان میں رائج ہے اور ان روایات و قراءات کے مطابق مصاحف مطبوعہ دستیاب ہیں۔] اس لیے الخلیل رحمہ اللہ کے طریقے کے متبعین نے بھی اس قسم کی تمام ضروریات کے لیے نقط المصاحف کے اس طریقہ کے اُصول اور قواعد کو ہی اپنا رہنما بنایا، مثلاً پرانے طریقے کے مطابق 'اظہار' کے لیے تنوین رفع ونصب کی صورت میں حرف منون کے اوپر اور تنوین جر کے لیے حرف کے نیچے۔ دو متراکب (اوپر نیچے) نقطے (:) لگائے جاتے تھے اور 'اخفاء' کے لیے اسی طرح حرف کے اوپر یا نیچے دو متتابع (آگے پیچھے) نقطے (..) لگائے جاتے تھے۔ [المقنع: ص۱۲۷] نقط بالحرکات کی صورت میں اظہار کے لیے کتابت تنوین مکرر حرکات کی یہ شکل اختیار کی گئی: (ـً ـٍ ـٌ) اسے اصطلاح میں 'ترکیب' کہتے ہیں اور اخفاء کے لیے اس سے مختلف صورت لے لی گئی: (ـً ـٍ ـٌ) اور اسے اصطلاح میں 'اتباع' کہتے ہیں۔ [الطراز ورق ۱۲/ب۔ نیز دیکھئے: المحکم ص۷۲ جہاں اسے نقط علی الطول' اور 'نقط علی العرض' کہا گیا ہے۔] اسی طرح ادغام، اقلاب، امالہ وغیرہ کے لیے نقط کے پرانے طریقے کو ضرورت کے مطابق ڈھال لیا گیا، مثلاً پہلے نون ساکنہ یا قبل با (ب) کے اقلاب بمیم کے لیے 'ن' کو علامت سکون سے اور 'ب' کو علامت تشدید سے معری رکھتے تھے یا 'ن' پر سرخ سیاہی سے چھوٹی سی میم (م) بنا دیتے تھے۔ نقط بالحرکات میں اسی دوسرے طریقے کو اپنا لیا گیا۔ [المحکم ص۶۷-۷۵ اور الطراز ورق ۷۱/ب]

علم الضبط کی تدوین

(۴۳) علم الضبط ایک عملی فن تھا اور مصاحف کے کاتب اور ناقط عموماً اس کی عملی تطبیقات سے واقف ہوتے تھے۔ تاہم یہ حقیقت ہے کہ کاتب (خوشنویس) حضرات میں سے کم ہی اہل علم ہوتے ہیں۔ اس لیے اس فن کے علماء نے ابتدائی دور سے ہی کتابِ مصاحف کی رہنمائی کے لیے رسم، ضبط اور وقف ووصل وغیرہ کے اُصول وقواعد پر مستقل تالیفات تیار کرنا شروع کر دی تھیں۔ بہت سے دوسرے اِسلامی علوم کی طرح علم الضبط میں بھی تالیف کی ابتداء 'نقط وشکل' پر چھوٹے رسالوں یا کتابچوں سے ہوئی۔ آہستہ آہستہ محض علامات اور رموز کے بیان کے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

علاوہ فن کی مختصر تاریخ اور اس کے اُصول وقواعد کے ساتھ ان کے علل واَسباب اور بعض دیگر مباحث کا بیان بھی ساتھ شامل کیا جانے لگا۔اس طرح اس فن کی جامع تالیفات وجود میں آئیں۔

(۴۴) قواعد نقط وشکل (علم الضبط) پر سب سے پہلی تالیف کے طور پر ابوالاسود رحمہ اللہ کی طرف منسوب ایک 'مختصر' رسالہ کا ذکر کیا جاتا ہے۔[المحکم:ص۴] لیکن غالباً یہ رسالہ قواعد نقط کی بجائے قواعد نحو کے بارے میں تھا، جو کل چار اَوراق پر مشتمل تھا۔ [الفہرست:ص۶۱] ابن الندیم نے 'الکتب المؤلفة فی النقط والشکل للقرآن' کے تحت صرف چھ اشخاص کی کتابوں کا ذکر کیا ہے، یعنی الخلیل رحمہ اللہ [م۱۷۰ھ]، محمد بن عیسیٰ الاصفہانی [م۲۵۳ھ]، یزیدی [۲۰۲ھ]، ابن الانباری [م۳۲۷ھ]، ابوحاتم سجستانی [۲۵۲ھ] اور دینوری رحمہم اللہ [م۲۸۲ھ] [الفہرست ص۵۳، ابن الندیم رحمہ اللہ نے یزیدی رحمہ اللہ کی وضاحت نہیں کی۔ ڈاکٹر عزۃ حسن نے اپنے مقدمہ میں یحییٰ بن مبارک یزیدی رحمہ اللہ [م۲۰۲ھ] اور اس کے تین بیٹوں یزیدیون کا ذکر کیا ہے، مگر زرکلی نے صرف ابراہیم بن یحییٰ رحمہ اللہ [م۲۲۵ھ] کا مولف 'کتاب النقط والشکل' ہونا بیان کیا ہے۔ دیکھئے: الاعلام: ۲۴۸/۱ و۱۶۳/۹] الدانی کی "المحکم فی نقط المصاحف" کے محقق ڈاکٹر عزۃ حسن نے ان چھ کے علاوہ دس مزید علماء ضبط کا ذکر کیا ہے، جن میں سے بلحاظ ترتیب زمانی آخری نام علی بن عیسیٰ الرمانی رحمہ اللہ [۳۸۱ھ] کا ہے اور یہ بھی لکھا ہے کہ ان میں سے کسی کی تالیف ہم تک نہیں پہنچی ہے۔ [المحکم (مقدمہ محقق) ص۳۳-۳۲] البتہ بعد میں آنے والی کتابوں میں ان تالیفات کے اقتباسات ملتے ہیں۔ المحکم میں الدانی [م۴۴۴ھ] نے بعض ایسے لوگوں کا بھی ذکر کیا ہے، جنہوں نے اس فن میں شائد کوئی تالیف تو نہیں چھوڑی مگر وہ اپنے زمانے کے یا اپنے علاقے کے مشاہیر ناقطین مصاحف میں سے تھے۔ [نفس المصدر (المحکم):ص۹]

(۴۵) اس فن کی جو تالیفات ہم تک پہنچی ہیں ان میں سے اہم اور جامع تصنیف ابوعمرو عثمانی بن سعید الدانی رحمہ اللہ کی المحکم فی نقط المصاحف ہے، جو دمشق سے ۱۹۶۰ء میں ڈاکٹر عزۃ حسن کی تحقیق کے ساتھ شائع ہوچکی ہے۔ اسی موضوع پر الدانی کی ایک مختصر 'کتاب النقط والشکل' بھی ہے، جو 'المحکم' سے پہلے کی تصنیف ہے اور جو اس کی علم الرسم پر مشہور کتاب 'المقنع' کے ساتھ دمشق سے ہی ۱۹۴۰ء میں شائع ہوئی تھی۔ غالباً اس موضوع پر الدانی کی ایک تیسری تالیف 'التنبیه علی النقط والشکل' بھی تھی۔ [حوالہ نمبر۶۲ ص۲۵] الدانی کے بعد اس موضوع پر اہم تالیف الخراز [م۷۱۸ھ] کا ۱۴۵/ابیات پر مشتمل ایک اَرجوزہ ہے، جس کا عنوان 'ضبط الخراز' ہے اور یہ خراز کی علم الرسم پر مشہور کتاب 'مورد الظمآن' کا تتمہ ہے۔ خراز کے اس ارجوزے کی شرحوں میں سے مشہور شرح التنیسی [م۸۹۹ھ] کی 'الطراز فی شرح ضبط الخراز' ہے۔ [الطراز ورق ۱/ب نیز غانم ص۴۸۲] یہ کتاب ابھی شائع نہیں ہوئی، البتہ اس کے مخطوط نسخے متعدد کتب خانوں میں موجود ہیں۔ اس کتاب میں بنیادی طور پر الخلیل رحمہ اللہ ہی کے طریقے کا اتباع کیا گیا ہے۔

(۴۶) علم الضبط کے اُصول وقواعد پر مشتمل جن کتابوں یا بعض فصول کا اوپر ذکر ہوا ہے، ان میں وہ کتابیں بھی ہیں جو ابوالاسود رحمہ اللہ اور ان کے متبعین کے نظام نقط وشکل سے بحث کرتی ہیں اور کچھ وہ بھی ہیں جو الخلیل رحمہ اللہ کے طریقے پر مبنی ہیں، لیکن بہرحال ان سب میں بیان کردہ قواعد کا اطلاق قلمی مصاحف پر ہوتا تھا، کیونکہ ان میں رسم

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور ضبط کی بہت سی علامات اور رموز متن کی سیاہی کی بجائے مختلف رنگوں میں لکھی جاتی تھیں۔[ملاحظہ ہو الطراز ورق ۱۲۶/ب ببعد] دور طباعت میں رنگوں کا یہ تنوع برقرار رکھنا دشوار تھا۔اس لیے طباعت کے تقاضوں کے مطابق بعض علامات رسم وضبط کو تبدیل کرنا پڑا۔ان جدید قواعد کے لیے ضبط مصاحف پر کچھ نئی تالیفات بھی وجود میں آئیں۔ان میں سے علامہ علی الضباع کی 'سمیر الطالبین' الشیخ احمد أبو ذیتحار کی 'السبیل الی ضبط کلمات التنزیل' اور ڈاکٹر محمد سالم محیسن کی 'إرشاد الطالبین إلی ضبط الکتاب المبین' قابل ذکر ہیں۔

علامات ضبط کا اجمالی بیان

(۴۷) اس فن کی کتابوں کے مطالعہ سے اور مختلف ملکوں اور زمانوں کے قلمی اور مطبوعہ مصاحف کے تتبع سے معلوم ہوتا ہے کہ کتابت مصاحف میں حروف کی نطقی کیفیت کو متعین کرنے کے لیے بنیادی مواقع ضبط پانچ ہیں، یعنی حرکت، سکون، شد، مد اور تنوین، مگر علم تجوید وقراءت کے تقاضوں کے پیش نظر ان بنیادی پانچ مواقع میں سے ہر ایک کے متعلق کچھ مزید نطقی کیفیات کو ضبط کرنے کی ضرورت درپیش آتی ہے، مثلاً (۱) حرکت سے حرکات ثلاثہ قصیرہ (ـَ ـِ ـُ) اور ان کی بعض خاص نطقی کیفیات، مثلاً اشمام، روم، اختلاس، امالہ یا بعض خاص حروف کی ترقیق یا تفخیم کے مسائل پیدا ہوتے ہیں۔ (۲) سکون کی صورت میں بعض خاص صوتی اثرات ظاہر ہوتے ہیں، مثلاً نون یا میم ساکنہ کا اخفاء و اظہار، یا حروف 'قطب جد' میں قلقلہ کی کیفیت وغیرہ۔ (۳) اسی طرح تشدید ہم مخرج یا قریب المخرج حروف میں سکون اور حرکت کے اجتماع سے پیدا ہوتی ہے اور کبھی یہ متحرک حرف کے بعد آتی ہے اور کبھی ساکن حرف کے بعد۔ (۴) تنوین کی اپنی مخصوص علامات ہیں۔مزید برآں تنوین کا ملفوظی نون ساکنہ ہو یا عام مکتوبی نون ساکنہ، ان کے بعض دوسرے حروف کے ساتھ امتزاج اور اجتماع سے چند مخصوص صوتی اور نطقی مسائل پیدا ہوتے ہیں، مثلاً اخفاء، اظہار، اقلاب، ادغام، نون تنوین کا مابعد کے حرف ساکن سے اتصال کا طریقہ وغیرہ۔ (۵) حرکات طویلہ یعنی مد کی مختلف صورتوں میں حروف مدہ کے طریق ضبط کے علاوہ ہائے کنایہ اور لام جلالت کا طریق اشباع بھی شامل ہے۔

ان کے علاوہ رسم عثمانی کی بعض خصوصیات بھی مخصوص قسم کی علامات کی متقاضی ہوتی ہیں، مثلاً اصل مصاحف عثمانی میں ہمزہ متوسطہ متطرفہ کا نہ لکھا جانا یا ایسے حروف لکھے جانا جو پڑھے نہیں جاتے، (زیادۃ فی الهجاء) یا ایسے حروف نہ لکھے جانا جو پڑھنے میں آتے ہیں (یعنی نقص فی الهجاء) وغیرہ۔اس قسم کے امور بھی مخصوص رموز ضبط کی ایجاد کے متقاضی ہوئے۔کتابت ہمزہ عربی زبان کی عام املاء میں بھی باعث صعوبت بنتی ہے۔[دیکھئے عبود:ص۱۰ ببعد] لیکن مصاحف میں اس کے اپنے مخصوص رسم بلکہ 'عدم رسم' سے پیدا ہونے والے مختلف قراءت کے اپنے اپنے اَحکام ہمزہ مثلاً تحقیق، تسھیل یا بین بین وغیرہ نے اسے مزید پیچیدہ فن بنا دیا ہے۔ المحکم اور الطراز میں سب سے طویل بیان کتابت ہمزہ اور اس کے قواعد کا ہے۔[نیز دیکھئے عبود:ص۴۰-۳۹] اور یہ تو همزة القطع کا قصہ ہے۔ ہمزۃ الوصل یا الف الوصل کو همزة القطع سے ممتاز کرنے کے لیے مخصوص علامت (صلہ) کی ایجاد اور ہمزۃ الوصل میں وصل وابتداء کی علامت کا تعین بھی اس فن (ضبط) کا ایک خاص موضوع ہے۔اسی طرح کتابت ہمزہ ہی کے ضمن

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں یہ دلچسپ بحث کہ 'لا' میں کون سا سرا الف اور کون سا لام ہے۔اس بحث نے بھی اہل مشرق اور اہل مغرب کے طریق ضبط میں ایک زبردست تنوع پیدا کر دیا ہے اور علم الضبط میں کسی حرف کو ہر قسم کی علامات ضبط سے خالی رکھنے (تعریة) کے بھی مختلف قواعد ہیں، وغیرہ ذالك۔

㉘ اس طرح اگر تفصیل میں جائیں تو یہی پانچ بنیادی علاماتِ ضبط پھیل کر چالیس سے زائد علامات کی شکل اختیار کر جاتی ہیں۔

علامات ضبط کا تفصیلی بیان

㉙ **حرکات قصیرہ:** یعنی فتحہ، کسرہ اور ضمہ......شروع میں ابوالاسود رحمہ اللہ کے طریقہ پر رنگدار اور نقطوں سے ظاہر کی جاتی تھیں۔اس کے بعد الخلیل رحمہ اللہ کی ایجاد کردہ حرکات (ـَ ـِ ـُ) استعمال ہونے لگیں اور یہی اب تک رائج ہیں۔

㉚ **سکون:** ابوالاسود رحمہ اللہ نے خود تو حرف ساکن کے لیے کوئی علامت وضع نہیں کی تھی، البتہ نقطِ مصاحف میں ان کے متبعین نے علامت سکون کے طور پر حرف ساکن کے اوپر ہلکی سی سرخ اُفقی لکیر (جرَّة حمراء) تجویز کی تھی۔ اہل مدینہ اس کے لیے سرخ گول دائرہ استعمال کرتے تھے۔[المقنع ص ۱۲۹، المحکم (مقدمہ ۹ ص ۳۸] الخلیل رحمہ اللہ نے اس کے لئے 'ۥ' اور 'ہ' تجویز کیا، جس میں جزم کے 'ج' یا 'م' کی طرف اشارہ ہے۔[الطراز ورق ۲۴/ب، غانم ص ۸۸ ببعد] اور یہی دو علامتیں آج کل استعمال ہوتی ہیں۔ افریقی ممالک میں زیادہ تر 'ہ' کا اور مشرقی ملکوں میں 'ۡ' یا 'ۥ' کا رواج ہے۔بعض 'ھ' کو خاص نون ساکنہ مظہرہ کے لیے استعمال کرتے ہیں اور 'ہ' کو عام علامت سکون کے طور پر یا نون مخفاة اور میم مخفاة کے لیے استعمال کرتے ہیں۔[مصحف الحلبی: ص ۵۲۴]

⊙ مشرقی ممالک میں سے چین میں عام علامت سکون 'ہ' ہی استعمال ہوتی ہے، اگرچہ وہاں اس کے لیے کبھی کبھار دوسری علامت 'ۡ' بھی استعمال کر لیتے ہیں اور بظاہر دونوں علامات بغیر کسی 'رمز تمیز' ہونے کے مستعمل ہیں۔یہی صورت بعض ایرانی مطبوعہ مصاحف کے اندر دیکھنے میں آ ئی ہے۔

⊙ بعض اہل علم نقاط نے مختلف مقاصد کے لیے مختلف علامت ہائے سکون وضع کی ہیں، مثلاً نون یا میم ساکنہ مظہرہ کے لیے: 'ۥ' اور نون یا میم مخفاۃ کے لیے: 'ۡ' نون ساکنہ کے ادغام ناقص کے لیے: 'ۡ' اور قلقلہ کے لیے: 'ۡ'۔

[تجویدی قرآن (مقدمہ) ص ۱۵ و ص ۱۹]

⊙ عرب اور افریقی ممالک میں اِدغام تام کی صورت میں نون ساکنہ کو علامتِ سکون سے خالی رکھا جاتا ہے اور حرف مدغم فیہ پر علامت تشدید ڈالتے ہیں اور اِدغام ناقص یا اِخفاء کی صورت میں نون کو عموماً علامت سکون سے اور اگلے حرف کو تشدید سے خالی رکھا جاتا ہے یعنی اخفاء اور ادغام ناقص کے مابین کوئی علامت تمیز مقرر نہیں ہے۔[الطراز ورق ۱۹/ب و ۲۰/الف] یہ طریقہ نہ صرف علامہ التنیسی کی تصریح کے خلاف ہے، بلکہ اس لحاظ سے بھی غلط ہے کہ اس میں 'ادغام مع الغنه' کی کوئی رعایت نہیں کی گئی، یعنی حرف مدغم فیہ کے 'و' یا 'ی' ہونے کی صورت میں یا کوئی دوسرا حرف ہونے میں کوئی فرق روا نہیں رکھا گیا، مثلاً ان مصاحف (مصری، سعودی اور سوڈانی) میں 'من تحتها، من ثمرة' کی طرح 'مَن يَقُوْلُ' اور 'مِن وَالٍ' لکھا گیا ہے، حالانکہ آخری دو مثالوں میں ی اور و کا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اِدغام مع الغنه ہے۔ ان مصاحف میں قاری کے لیے اس غنہ کی پہچان کی کوئی علامت نہیں ہے۔

◉ البتہ لیبی اور تونسی مصاحف بروایۃ قالون میں 'و' اور 'ی' کی صورت اِدغام میں نون ساکنہ پر علامت سکون اور 'و' یا 'ی' پر تشدید بھی ڈالی گئی ہے یعنی 'مَنْ یَّقُوْلُ' اور 'مِنْ وَّالٍ' لکھا گیا ہے۔ یہی طریقہ صاحب الطراز نے الدانی رحمہ اللہ اور ابوداؤد رحمہ اللہ کا 'اختیار' قرار دیا ہے اور ٹھیک یہی طریقہ تمام پاکستانی مصاحف میں استعمال ہوتا ہے اور اس لحاظ سے مصری اور سعودی مصاحف کا ضبط ناقص ہے۔ پاکستان کے 'تجویدی مصحف' میں ادغام مع الغنه سے قاری کو بروقت متنبہ کرنے کے لیے نون پر مخصوص علامت سکون ( ) ڈالی گئی ہے اور یہ اس مصحف کی مزید خوبی ہے۔

[دیکھئے اوپر حاشیہ ۸۹]

◉ ساکن نون کے قبل از 'ب' ہونے کی وجہ سے اس کے اقلاب بمیم کی صورت میں 'ن' پر علامت سکون کی بجائے چھوٹی سی میم (م) لکھی جاتی ہے، مثلاً مصری سعودی اور افریقی مصاحف میں [دیکھئے ان کے ضمیمہ ہائے تعریفی] اور بعض اس 'م' کے اوپر علامت سکون ڈالتے ہیں، مثلاً پاکستانی تجویدی قرآن مجید میں [دیکھئے اس کا مقدمہ ص ۲۰] یعنی پہلی صورت میں 'من بعده' لکھیں گے اور دوسری صورت میں یہ لفظ یوں لکھا جائے گا: "من بعده"

(۳۱) **تشدید (شد):** یہ دراصل ہم مخرج یا ہم جنس حروف کے سکون اور حرکت کا اِمتزاج ہے، جو کبھی ایک کلمہ میں واقع ہوتا ہے اور کبھی دو کلمات میں۔ ابوالاسود رحمہ اللہ نے خود تو نہیں مگر ان کے متبعین نے اس کے لیے ' ' کی شکل تجویز کی تھی جو دال مقلوبہ سے ماخوذ تھی۔ [المحکم ص ۴۹ ببعد، نیز الطراز ورق ۲۶/الف ببعد] پہلے اس کے لیے قوس کی شکل بھی (یا یا) اختیار کی گئی تھی۔ الخلیل رحمہ اللہ نے اس کے لیے موجودہ علامت (ّ) ایجاد کی، جو تشدید یا شدہ کے 'ش' سے ماخوذ ہے۔ اشکال کے معمولی فرق، مثلاً یا کے ساتھ یہ نظام اب تک دنیائے اسلام کے مشرق و مغرب میں ہر جگہ مستعمل ہے، البتہ حرف مشدد مکسور کی حرکت کے موقع میں کہیں کہیں اختلاف ہے۔

[غانم ص ۵۹۰ ببعد ۱۰۱، المقنع ص ۱۲۷، المحکم ص ۶۸]

(۳۲) **تنوین:** یہ دراصل حرف متحرک اور نون ساکنہ کا امتزاج ہے، جو کسی کلمہ کے آخر پر واقع ہوتا ہے۔ اس میں نون ملفوظی شکل میں موجود مگر مکتوبی شکل میں غائب ہوتا ہے۔ الدانی رحمہ اللہ کے بیان کے مطابق ابوالاسود رحمہ اللہ نے اس کے لیے دو نقطے تجویز کئے تھے، جو تنوین رفع کے لیے حرف کے سامنے (پیچھے)، تنوین نصب کے لیے حرف کے اوپر اور تنوین جر کے لیے حرف کے نیچے لگائے جاتے تھے۔ کسی حرف حلقی سے ماقبل یہ نقطے متراکب (:) اور حروف اخفاء سے پہلے متتابع (..) ہوتے تھے۔

◉ الخلیل رحمہ اللہ کے ایجاد کردہ طریقے میں اسے دو دو حرکات سے ظاہر کیا جانے لگا اور اب تک کیا جاتا ہے۔

◉ تنوین کے نون کے اِقلاب بمیم کو ظاہر کرنے کے لیے برصغیر اور چین کے مصاحف میں پوری تنوین لکھنے کے بعد اگلی 'ب' پر چھوٹی سی 'م' لکھنے کا رواج رہا ہے، مثلاً أمداً بعیداً۔ ترکی اور ایران کے بیشتر مصاحف میں یہ چھوٹی 'م' لکھنے کا مطلقاً رواج نہیں ہے۔ معلوم نہیں وہ اس 'ن' کی آواز کو کس طرح 'م' میں بدلتے ہیں۔ بظاہر یہ نہایت ناقص ضبط ہے اور قاری کو صحیح تلفظ میں کوئی مدد نہیں دیتا۔ عرب اور افریقی ممالک کے مصاحف میں بصورتِ تنوین اس اقلاب کو ظاہر کرنے کے لیے تنوین کی صرف ایک حرکت لکھ کر ساتھ چھوٹی سی 'م' لکھ دی جاتی ہے۔ ( ) تجویدی قرآن

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں یہ چھوٹی 'م' پوری تنوین اخفاء کے ساتھ لکھی گئی ہے۔( ) یہ طریقہ مصری مصحف سے ہی ماخوذ ہے، مگر ذرا ترمیم کے ساتھ جو کاتب مصحف کے لیے مشکل پیدا کرنے والی ہے، مگر قاری کے لیے نہایت مفید ہے۔

◉ تنوین کے نون ملفوظی اور مابعد کے مشدد یا ساکن حرف کے اتصال کی علامت کے طور پر مشرقی ممالک، خصوصاً ترکی، ایران، برصغیر اور چین میں حرف منون کے بعد یا تنوین کے نیچے ایک چھوٹا سا 'ن' لکھتے ہیں جو اکثر مکسور ہی ہوتا ہے۔ ہمارے ہاں برصغیر میں اس نون کو 'نون قطنی' بھی کہتے ہیں۔ تجویدی قرآن میں یہ نون تنوین کی دوسری حرکت کے بدل کے طور پر ایک سرے پر لکھا گیا ہے۔( ) یہ عجیب بات ہے کہ عرب اور افریقی ممالک کے مصاحف میں اس مقصد کے لیے کوئی علامت استعمال نہیں کی جاتی، حالانکہ اُصول تجوید میں اس نون اتصال یا نون قطنی کے طریق اداء سے بحث کی جاتی ہے۔ [حق التلاوة ص٦٩، الكلاك ص٧٠] شاید اہل زبان خود بخود ایسے موقع پر نون اتصال کا تلفظ پیدا کر لیتے ہوں، مگر اہل مشرق کے لیے اس علامت کے بغیر اسے صحیح پڑھنا ناممکن ہے۔

۳۳ **حرکات طویلہ:** یعنی الف ماقبل مفتوح یا 'و' ماقبل مضموم یا 'ی' ماقبل مکسور، جسے دوسرے لفظوں میں مدطبیعی یا مد اصلی بھی کہتے ہیں۔ رسم عثمانی میں ان حرکات کے متعدد اور متنوع مظاہر پائے جاتے ہیں اور ان کے خلاف قیاس اور متباین کتابت نے علم الضبط کے لیے بھی کئی مسائل پیدا کر دیئے ہیں۔ مد کی صورت میں یہ حروف مدہ یعنی ا، و، ی ہمیشہ ساکن ہی ہوتے ہیں اور اس وقت یہ حرف صامت کا نہیں، بلکہ حرف صائت کا کام دیتے ہیں۔ ان حروف کے بعد ہمزہ یا حرف ساکن کے آنے سے مد کی زیادہ کھینچے جانے والی صورتیں یعنی مد فرعی اور اس کی اقسام پیدا ہوتی ہیں۔ اس صورت میں مقدار مد کی بنا پر حرف مد کے اوپر علامت مد '~' لکھی جاتی ہے۔ یہ علامت بھی الخلیل ؒ کی ایجاد ہے۔ افریقی ملکوں میں اور بعض دفعہ خط بہار کے مصاحف میں یہ علامت اس صورت میں لکھی جاتی ہے: ( ) یا ( )

◉ کتب تجوید میں مد کے طول اور قصر کی بنا پر اس کی کئی اقسام مذکور ہوتی ہیں، تاہم عموماً تمام ملکوں میں ہر قسم کی مد کے لیے علامت ایک ہی استعمال ہوتی ہے۔ غالباً صرف برصغیر میں ہی مد متصل (~) اور مد منفصل (~) کی دو علامتیں مستعمل ہیں۔ بعض ایرانی نسخوں میں بھی مد کی یہ دو علامتیں یعنی چھوٹی مد (~) اور بڑی مد (~) دیکھی گئی ہیں۔

◉ الف تو ہمیشہ ماقبل مفتوح ہوتا ہے اور ممدود ہوتا ہے مگر 'و' اور 'ی' اگر ماقبل مفتوح ہوں تو اسے 'لین' کہتے ہیں اور اس میں صرف خاص شرائط کے ساتھ مد پیدا ہوتی ہے، جسے کتب تجوید میں مدُّ اللین کہتے ہیں، لیکن اس کے لیے کوئی علامت ضبط مقرر نہیں ہے۔ 'و' اور 'ی' لینہ ہوں تو ان پر علامت سکون ڈالنے کا رواج ہر جگہ ہے۔ مگر 'و' یا 'ی' مدہ پر علامت سکون ڈالنے کا رواج نہ افریقی ملکوں میں ہے، نہ بلاد عرب میں، بلکہ ترکی، ایران اور چین تک یہی طریقہ رائج ہے، البتہ صرف برصغیر میں واو مدہ اور یائے مدہ پر بھی علامت سکون ڈالتے ہیں، مثلاً یُورِثُ اور مِیزانٌ کو یُوْرِثُ اور مِیْزَانٌ لکھیں گے۔

◉ نحوی نقطہ نظر سے، اور الف ماقبل مفتوح پر قیاس کرتے ہوئے شاید برصغیر کا یہ تعامل درست نہ سمجھا جائے، لیکن غالباً صوتیاتی اصولوں کے مطابق نہ زیادہ بہتر ہے، مثلاً اوّل تو عرب ممالک کے رائج طریقہ میں اُولئك، اُولُوالعزم اور اُولی الامر وغیرہ الفاظ میں پڑھنے والے کو التباس پیدا ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ جن ملکوں یا علاقوں میں حرف مد (و یا ی) پر علامت سکون ڈالنے کا رواج نہیں ہے، وہاں قاری کو غلطی سے بچانے کے لیے مذکورہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قسم کے کلمات میں حرف مد پر حرف زائد کی علامت لکھتے ہیں، مثلاً أو لئك، مثلاً مصری اور سعودی مصحف جہاں زائد کی علامت ' ' کی بجائے ' ' ڈالی گئی ہے۔ بعض جگہ حرف کے نیچے باریک قلم سے لفظ ''قصر'' (أو لئك) لکھ دیتے ہیں اور بعض جگہ حرف کے نیچے لفظ 'بلا اشباع' لکھتے ہیں، جبکہ ایران، مصر اور ترکی سے مطبوعہ ایسے مصاحف بھی ملتے ہیں، جن میں اس التباس کے دور کرنے کے لیے کوئی علامت وغیرہ نہیں دی گئی۔

◉ دوسرے یہ کہ جب حرف مد کے بعد حرف ساکن آ رہا ہو جس میں حرف ممدود کو آگے ملایا جاتا ہے تو اس صورت میں برصغیر میں حرف مد پر علامت سکون نہیں ڈالتے، جس سے قاری کو پتہ چل جاتا ہے کہ مد بلکہ حرف مد کا تلفظ ہی ختم ہو گیا، لیکن عرب ممالک کے ضبط کے مطابق قاری پہلے تو بادی النظر میں ایسے حرف مد کو بصورت مد پڑھے گا، پھر اسے پتہ چلے گا کہ اسے تو آگے ملانا ہے، مثلاً لفظ 'اُوْتُوا' برصغیر سے باہر 'اُوتُوْا' لکھا جاتا ہے، اس کے بعد مثلاً 'الْعِلْم' لکھا جائے تو یہ ہمارے ہاں 'اُوْتُوا' لکھا جائے گا، مگر دوسرے ملکوں میں یہ 'أُوتُوْا الْعِلْم' لکھا جاتا ہے۔ یہاں 'تُوا' کو 'ل' میں ملانے کا پتہ قاری کو 'تُو' یعنی 'تُو' پڑھ چکنے کے بعد چلتا ہے، مگر برصغیر کا قاری 'ت' اور 'ل' کے درمیانی حروف کو علامت سے خالی دیکھ کر سمجھ جاتا ہے کہ ان کا تلفظ ہی نہیں ہوگا۔ یہ بھی کہا جاسکتا ہے کہ جب ھُوَ اور ھِیَ میں 'و' یا 'ی' پر علامت حرکت لگ سکتی ہے، تو ھُو یا ھِی میں علامت سکون کیوں نہ لگے؟

۳۴ مد کے ہی مسائل میں محذوف (مگر ملفوظ) حرف مد کے ضبط کا مسئلہ آتا ہے۔ عموماً تو یہ محذوف 'الف' ہوتا ہے، مثلاً 'رحمٰن'' میں 'م' اور 'ن' کے درمیان الف محذوف ہے اور قرآن کریم میں اس کی بیسیوں مثالیں ملتی ہیں۔ کبھی کبھار یہ محذوف 'و'' یا 'ی' بھی ہوتی ہے، مثلاً 'داوٗد' میں ایک 'و' اور 'أُمِّیین' میں ایک 'ی'' محذوف ہے۔ قلمی دور میں یہ محذوف (ا، و، ی) سرخی سے باریک قلم کے ساتھ لکھ دی جاتی تھی اور اسے ماقبل کی حرکت کے مطابق پڑھ لیا جاتا تھا۔ دور طباعت میں عرب اور افریقی ممالک میں یہ محذوف (ا، و، ی) باریک قلم کے ساتھ متن کی ہی سیاہی سے لکھ دیئے جاتے ہیں اور ماقبل کی حرکت فتحہ، ضمہ یا کسرہ بھی لکھتے ہیں، مثلاً الرَّحمٰن، داوٗد اور 'أُمِّیــن' لکھیں گے، مگر برصغیر میں ' ' کی جگہ ' '، ' ' کی جگہ ' ' اور ' ' کی جگہ ' ' لکھا جاتا ہے اور اس طرح یہ لفظ الرحمٰن، داوٗد اور 'أُمِّیــن' لکھے جاتے ہیں۔ عرب ممالک کے مصاحف میں سے صرف مصحف الحلبی میں ان مشرقی علامات کو اختیار کیا گیا ہے۔ [مصحف الحلبی ص۵۲۳، ص ۵۲۵، بیان علامات (التعریف] ترکی اور ایران میں کھڑی زبر 'ا' اور کھڑی زیر 'ٖ' کا استعمال کہیں کہیں ملتا ہے، مگر ضمہ معکوس یا الٹی پیش 'ٗ' کا استعمال ان ملکوں میں مفقود ہے۔

۳۵ اور اسی قسم کی مد (بحذف حرف مد) کے مسائل میں سے ایک اہم مسئلہ اسم جلالت کی لام کے اشباع (مد اصلی) کا طریقہ کتابت ہے۔ یہ عجیب بات ہے کہ تمام عرب اور افریقی ممالک بلکہ ترکی اور ایران میں بھی اسم جلالہ یوں لکھا جاتا ہے: 'اللّٰه' حالانکہ تلفظ میں یہ لفظ 'الله' نہیں، بلکہ 'الاَّہ' ہے، بلکہ لام کے اشباع (مد) کے علاوہ اس لام کی تفخیم اور ترقیق علم تجوید کا ایک اہم قاعدہ ہے۔ [حق التلاوۃ ص۶۸ و الکلاك ص۶۹ و ص۱۰۴]

◉ حقیقت یہ ہے کہ عرب اور افریقی ممالک میں الف مدہ محذوفہ میں ماقبل کی فتحہ لکھے بغیر مد کا تصور ہی نہیں ہے، اس لیے وہ اسم جلالت کے لام پر شد اور فتحہ ڈالتے ہیں۔ اب اگر اس کے ساتھ مد کی خاطر الف محذوفہ کا اثبات بھی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیا جائے تو پھر اسے 'اللہ' لکھنا پڑے گا، جو ان کے ضبط کے مطابق لکھے ہوئے 'اللّٰت' سے مشابہ ہی ہو جائے گا۔ اس لیے ان تمام ملکوں میں یہ لفظ جلالہ غلط علامت ضبط کے ساتھ لکھا جاتا ہے اور اس کا درست پڑھنا صرف شفوی تعلیم پر منحصر ہے۔

◉ صرف برصغیر میں لام جلالت کی اس مد کو ملحوظ رکھتے ہوئے اسے 'اللہ' لکھا جاتا ہے یا پھر چین میں اسے 'اللہ' لکھا جاتا ہے۔ تلفظ کے تقاضوں کے مطابق اس معاملے میں عرب اور افریقی ممالک یا ایران اور ترکی سب کا طریق ضبط ناقص ہے۔ برصغیر کی تازہ ترین ایجاد اس معاملے میں یہ ہے کہ اب تجویدی قرآن (مطبوعہ پاکستان) میں لام جلالت کی تفخیم یا ترقیق کے لیے دو الگ الگ علامات ضبط اختیار کی گئی ہیں۔ لفظ جلالت کے تمام تجویدی تقاضوں کے مطابق یہ اس کے لیے بہترین ضبط ہے۔

۳۶ علم الضبط کے مسائل میں 'زیادۃ فی الهجاء' یا حروف زوائد کا مسئلہ بھی اہم ہے، یعنی وہ حروف جو رسم عثمانی کے مطابق لکھے جاتے ہیں مگر پڑھے نہیں جاتے، مثلاً مائة، جایٔ اور لشایٔ وغیرہ کا الف: أولئك، أُولی یا أُولو وغیرہ کی واو اور نبایٔ یا تلقایٔ وغیرہ کی 'یا' واو الجماعۃ کے بعد لکھا جانے والا الف، جسے الف الاطلاق کہتے ہیں۔ [ابن درستویہ ص ۱۰۵ (حاشیہ ۴۶)] اور ضمیر واحد متکلم (أنا) کے آخر پر آنے والا الف وغیرہ۔ [حروف زوائد کی تفصیل کے لیے دیکھئے: حق التلاوۃ ص ۱۵۴ ببعد] عرب اور افریقی ممالک میں اس قسم کے زائد الف 'و' یا 'ی' پر ایک علامت زیادہ یا 'عدم نطق' ڈالی جاتی ہے، جو عموماً ایک بیضوی شکل کا دائرہ (ہ) ہوتا ہے۔ ہجاء کے ان زوائد پر یہ علامت ڈالنے کا رواج بہت پرانا ہے۔ 'نقط المصاحف' کے طریقے میں بعض دفعہ اس مقصد کے لیے صرف سرخ نقطہ بھی استعمال ہوتا تھا۔ الخلیل رحمہ اللہ نے اس کے لیے کوئی الگ علامت وضع نہیں کی تھی۔ اس لیے بعد میں بھی یہی سرخ گول دائرہ (دائرۃ حمراء) اس مقصد کے لیے مستعمل رہا۔ [المقنع ص ۱۴۰ ببعد نیز الطراز ورق ۹۴/ب ببعد] بلاد عرب اور افریقی ممالک کے اندر رائج طریقے پر مصحف میں حروف زوائد (محتاج دائرہ) کی تعداد سینکڑوں تک جا پہنچتی ہے، خصوصاً الف الاطلاق کو بھی شامل کر لینے کی بناء پر۔

◉ اہل مشرق نے اس کے برعکس یہ طریقہ اختیار کیا کہ جو حرف زائد نطق میں نہیں آتا، اسے ہر قسم کی علامت ضبط سے معری رکھا۔ اس طرح حرف الف کی چند معدود صورتیں ایسی رہ جاتی ہیں کہ ان میں التباس واقع ہو سکتا ہے، مثلاً الف ماقبل مفتوح جبکہ اس کے بعد کوئی حرف ساکن یا مشدد بھی نہ آ رہا ہو۔ یہ کوئی بیس کے قریب مقامات بنتے ہیں لہٰذا صرف ان پر علامت زیادہ (دائرہ یا علامت تنسیخ x) لگا دیتے ہیں۔ اس طریقے پر نہ أولئك کی واو پر نشان لگانے کی ضرورت ہے، نہ تلقایٔ کی 'ی' پر اور صرف الف الاطلاق پر ہی یہ علامت نہ ڈالنے کے باعث مجموعی طور پر شاید کاتب کے کئی دن نہیں تو کئی گھنٹے یقیناً بچ جاتے ہیں۔

بعض لفظوں کے بارے میں یہ اختلاف بھی ہوتا ہے کہ اس میں زائد الف ہے یا 'ی'، مثلاً 'أفائن' اور 'ملائه' میں [المحکم ص ۱۹۴۔ الطراز ورق ۱۰۵/الف] اس لیے ان کی علامت زیادۃ کے موقع ضبط کی تعیین میں بھی اختلاف موجود ہے۔ اس فرق کو اچھی طرح اور عملاً سمجھنے کے لیے کلمہ 'أفائن' یا 'أفائن' (آل عمران: ۱۴۴ اور الانبیاء ۳۴) کا ضبط کسی مصری یا سعودی مصحف میں اور پھر برصغیر کے کسی مصحف میں دیکھئے۔ آپ دیکھیں گے تلفظ دونوں ضبط کے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ساتھ ایک ہی بنتا ہے، یعنی 'أَفَئِنْ' جو لین کی طرح ہے اور اگر لئن پر قیاس کریں، جو متفق علیہ ضبط ہے، تو پھر 'ی' کی بجائے الف کو زائد ماننے والوں کا موقف زیادہ قرین صواب ہے۔ واللہ اعلم

٣٧ علم الضبط کے مسائل میں سے ایک مسئلہ نقص فی الھجاء والے کلمات کا ضبط بھی ہے، یعنی ایسے حروف جو لکھے نہیں جاتے مگر پڑھے ضرور جانے چاہئیں، مثلاً الرَّحْمٰن اور العٰلَمِیْنَ کا الف، داوٗد اور تلْوٗنَ کی دوسری واو اور أمیّٖن اور نَبیّٖنَ کی دوسری یاء یہ محذوف حرف عموماً الف 'و' ی ہی ہوتا ہے اور وہ بھی 'مدہ' اگرچہ ایک دو جگہ 'ن' بھی محذوف ہوا ہے۔ [تفصیل کے لیے دیکھئے: غانم ص۵۹۷ ببعد، الطراز ورق ۷۱/الف ببعد] دورِ طباعت سے پہلے قلمی مصاحف میں ان محذوفات کا 'اثبات' باریک قلم اور سرخ سیاہی سے کیا جاتا تھا، یعنی سرخی سے حسب موقع 'ا' یا 'و' یا 'ے' ''یا 'ن'' لکھ دیتے تھے۔ دور طباعت میں یہ حروف متن کی سیاہی کے ساتھ مگر باریک قلم سے لکھے جانے لگے ہیں، مگر اس میں بھی اہل مشرق حرف محذوف کا اضافہ کرنے کی بجائے الف مدہ محذوفہ کے لیے (ا)، واو مدہ محذوفہ کے لیے (ۥ) اور یائے مدہ محذوفہ کے لیے (ۦ) کی علامت استعمال کرتے ہیں، البتہ 'ن' کو وہ بھی باریک قلم سے ہی لکھتے ہیں، مثلاً 'ۨ'

حرف محذوف 'الف'، 'و' یا 'ی' ''عرب ممالک کے طریقے کے مطابق تو الرَّحمٰن، صلحٰت، داوۥد، تلوۥن، أمیّٖــن اور نَبیّٖــن لکھیں گے، مگر برصغیر کے ضبط کے مطابق یہی کلمات علی الترتیب یوں لکھے جائیں گے:
الرحمٰن، صٰلحٰت، داوٗد، تلوٗن، أمیـن اور نبیـن۔

نوٹ کیجئے کہ تمام کلمات کا اصل عثمانی رسم، ضبط کی دونوں صورتوں میں برقرار رہا ہے۔ صرف علاماتِ ضبط کا فرق ہے۔ [حروف محذوفہ کی نوعیت اور مزید مختلف مثالوں سے آگاہی کے لیے دیکھئے: کتاب حق التلاوۃ ص۱۴۹ تا ۱۵۳]

٣٨ علامات ضبط کا ایک اور اہم مسئلہ ہمزۃ الوصل کا ضبط ہے۔ اس کے لیے الف الوصل کے اوپر ایک مخصوص علامت ڈالی جاتی ہے جسے 'صلۃ' یا 'علامۃ الصلۃ' کہتے ہیں۔ الخلیل رحمہ اللہ سے پہلے یہ علامت عموماً ایک ہلکی سرخ لکیر (جرہ لطیفہ) ہوتی تھی۔ [نمونے کے لئے دیکھئے: المحکم (مقدمہ محقق) ص۳۹] بعد میں بعض علاقوں میں اس کے لیے گول سبز نقطہ لگایا جانے لگا اور بعض علاقوں میں سرخ نقطہ ہی لگا دیتے تھے۔ [دیکھئے یہی کتاب: المحکم، ص۸۷ جہاں مؤلف نے ایسے دو مصاحف کا خصوصاً ذکر کیا ہے۔]

◉ الخلیل رحمہ اللہ نے اس کے لیے '' '' کی علامت وضع کی، جو حرف صاد (ص) کے سرے سے ماخوذ ہے اور جو ہمیشہ الف الوصل کے اوپر ہی لکھی جاتی تھی اور بیشتر عرب ممالک میں اب بھی لکھی جاتی ہے۔ چوتھی صدی ہجری سے ہی ہمزۃ الوصل کی علامت مطلقاً ترک کر دینے کا رجحان پیدا ہو گیا تھا۔ [غانم ص۵۹۳، جہاں ترتیب زمانی کے ساتھ بعض نمونوں کا ذکر موجود ہے۔] شاید اس لیے بھی کہ علامۃ الصلۃ لکھنے سے ضبط کے کئی نئے مسائل بھی پیدا ہو جاتے ہیں، جیسا کہ ابھی بیان ہوگا۔ بیشتر مشرقی ممالک مثلاً برصغیر، چین، ایران (اور ترکی میں بھی) ہمزۃ الوصل کے لیے کسی علامت ضبط کا استعمال کافی عرصے سے متروک ہو چکا ہے۔ [ترکی کے حافظ عثمان کے مکتوبہ مصحف میں علامۃ الصلۃ موجود ہے، مگر مصطفیٰ نظیف اور حامد ایتاج نے اسے استعمال نہیں کیا ہے۔] اور ممکن ہے برصغیر میں تو اس کا استعمال شاید متعارف ہی کبھی نہ ہوا ہو۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

◉ جن ملکوں میں علامۃ الصلۃ استعمال ہوتی ہے اس کی دو صورتیں ہیں: اکثر عرب ملکوں میں تو الخلیل رحمہ اللہ والی علامت (صـ یا ص) استعمال ہوتی ہے، اندلس اور مغرب میں مدت تک اس کے لیے عموماً سبز رنگ کے گول نقطہ کا رواج رہا۔ بعض افریقی ممالک میں علامۃ الصلۃ کے طور پر سبز نقطے کا رواج اب بھی موجود ہے۔ نائیجیریا کے بعض رنگدار مصاحف میں اس کی بہترین مثالیں ملاحظہ کی جاسکتی ہیں۔ آج کل عام طور پر افریقی ممالک میں علامۃ الصلۃ کے طور پر الف الوصل کے اوپر عموماً ایک باریک سیاہ نقطہ ڈالا جاتا ہے۔

◉ افریقی ممالک میں الف الوصل کے ماقبل کی حرکت کے لیے بھی ایک نشان اس (الف) پر ڈالا جاتا ہے۔ اس نشان کو 'صلۃالوصل' یا 'خبش الف الوصل' بھی کہتے ہیں۔ یہ عموماً ماقبل کی فتحہ کے لیے الف کے اوپر دائیں طرف ایک ہلکی سی اُفقی لکیر ہوتی ہے، جو کسرہ کے لیے الف کے نیچے اور ضمہ کے لیے الف کے وسط میں لگائی جاتی ہے، مثلاً '' ''

◉ اگر ہمزۃ الوصل سے ابتداء ہو رہی ہو، مثلاً اس سے قبل مثل وقف لازم قوی وقف ہو، تو اس صورت میں اس کی ممکن حرکت کے لیے عرب ممالک میں کوئی علامت نہیں ڈالی جاتی، بلکہ قاری غالباً اپنی عربی دانی کے زور پر خود ہی نطق کے لیے حرکت متعین کرلیتا ہے۔ صرف سوڈانی اور لیبی مصاحف میں اس کے لیے بھی خاص علامات مقرر کی گئی ہیں، اگرچہ دونوں ملکوں کی علامات میں معمولی تفاوت ہے تاہم فتحہ کے لیے یہ علامت (جو گول باریک نقطہ یا باریک سا دائرہ ہوتا ہے) الف کے اوپر، کسرہ کے لیے ٹھیک نیچے اور ضمہ کے لیے الف کے آگے (بائیں طرف) وسط میں لکھی جاتی ہے، جیسے ''ا''، ''ا''، ''ا''

◉ اہل مشرق نے الف الوصل کی علامت صلہ کا استعمال ہی ترک کردیا ہے۔ اگر الف الوصل والا لفظ ماقبل سے ملایا جارہا ہو تو الف الوصل پر کسی قسم کی علامت نہیں ڈالی جاتی اور اگر اس سے ابتداء ہو رہی ہو تو اس الف پر علامت قطع (ء) ڈالے بغیر منطوق حرکت دے دی جاتی ہے۔ علامت قطع نہ ہونے سے یہ بھی معلوم ہوجاتا ہے کہ یہ ہمزۃ الوصل ہے اور حرکت سے اس کے صحیح تلفظ کی طرف بھی اشارہ ہوجاتا ہے، مثلاً عرب ممالک میں 'الله الصمد' لکھتے ہیں، مگر برصغیر میں 'الله الصمد' لکھتے ہیں۔ پہلے طریقے پر قاری کو اللہ کے الف کی حرکت کا کچھ پتہ نہیں چلتا، دوسرے طریقے میں یہ چیز الف کی فتحہ نے واضح کردی ہے۔ مشرق کا کوئی عام ناظرہ خواں کسی عرب ملک کے مصحف سے سورۃ الاخلاص تک درست نہیں پڑھ سکتا، البتہ اہل مشرق میں عموماً ہمزۃ القطع بھی بغیر علامت قطع (ء) کے لکھنے کا رواج ہوگیا ہے، مثلاً 'بأس' کو 'باس' لکھ دیتے ہیں جو علمی لحاظ سے غلط ہے یا پھر علامت ہمزہ کی ایجاد سے پہلے کی یادگار ہے۔

◉ ہمزۃ الوصل اور حرف زائد کے لیے علامت کے استعمال یا عدم استعمال سے اہل مشرق اور اہل مغرب کے طریقۂ کتابت یعنی ضبط میں بڑا فرق پڑتا ہے اور اس فرق کی وجہ سے ایک علاقے کے آدمی کو دوسرے علاقے کے مصحف میں سے تلاوت کرنے میں سخت صعوبت پیش آتی ہے۔ مثال کے طور پر لفظ 'أولو العزم' کو لیجئے، اس کو ضبط کرتے وقت اہل مشرق تو دونوں او اور 'لو' کے بعد آنے والے دونوں الف بھی ہر قسم کی علامت سے خالی رکھتے ہیں، مگر عرب اور افریقی ممالک میں 'أولو' کی پہلی واو پر 'علامت حرف زائد' اور 'لو' کے بعد آنے والے دو الفوں میں سے پہلے پر 'علامت زیادہ' اور دوسرے پر 'علامت صلہ' ڈالیں گے۔ اس طرح اس لفظ کو پہلی صورت میں 'اولو العزم' اور دوسری صورت میں 'أولو العزم' لکھیں گے۔ اسی طرح اہل مشرق 'اوتوا الکتب'، مگر عرب

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

'أوتوا الکتب' لکھیں گے۔ جس آدمی کو علامت صلہ اور 'علامت زیادۃ' کا علم نہیں، وہ دوسری صورت والی کتابت کو کبھی درست نہیں پڑھ سکتا۔ [المحکم ص ۲۴ پر الدانی نے ابن مجاہد کا یہ قول نقل کیا ہے کہ علم النقط یعنی علم الضبط جانے بغیر کسی مصحف سے قراءت ناممکن سی بات ہے۔ یہی بات آج بھی سو فیصد درست ہے اور اس سے یہ بھی واضح ہو جاتا ہے کہ حرمین شریفین میں سب لوگوں کو دیارِ عرب ہی کے مطبوعہ مصاحف سے تلاوت پر مجبور کرنا ناظرہ خوانوں پر کتنا بڑا ظلم ہے۔ اہل علم کے لیے تو خیر کوئی دشواری نہیں ہوگی۔ وقلیل ما ھم]

۳۹ ہمزۃ القطع کو ہمزۃ الوصل سے ممتاز کرنے کے لیے شروع کے نظام نقط میں اس کے لیے زرد رنگ اور بعض علاقوں میں سرخ رنگ کا گول نقطہ ڈالا جاتا تھا۔ [المحکم: ص ۸۷] الخلیل رحمہ اللہ کے طریقے میں اس کے لیے 'ء' کی علامت تجویز کی گئی تھی اور یہ علامت اب تک مستعمل ہے، البتہ بعض افریقی ممالک میں اس 'ع' یا '٘' کی شکل میں اور چین میں عموماً ' ' 'یا' ' ' کی شکل میں لکھا جاتا ہے۔ بعض افریقی ملکوں، مثلاً نائیجیریا میں یا سوڈان کے قلمی مصاحف میں اس کے لیے زرد گول نقطہ اب تک زیر استعمال ہے۔

◉ ہمزہ کے طریق نطق کے اختلافات اور مختلف قراءات میں اس کے طریقِ ادا کے تنوع کی وجہ سے ہمزۃ قطع کی مختلف صورتوں کے لیے کچھ مختلف علامات بھی مقرر کی گئیں اور اس کا موقع ضبط تو کتب علم الضبط کی سب سے طویل بحث ہے۔

◉ ی کلمہ کی ابتداء میں آنے کی صورت میں ہمزہ کی اس علامت قطع (ء) کا استعمال اہل مشرق کے ہاں متروک ہو گیا ہے۔ اس صورت میں وہ صرف الف پر (اور ابتداء میں ہمزہ ہمیشہ بصورت الف ہی لکھا جاتا ہے) متعلقہ حرکت دے دیتے ہیں، مثلاً 'أَ، إِ، أُ' کی بجائے 'اَ، اِ، اُ' ہی لکھتے ہیں اور ابتداء کی صورت میں وہ ہمزۃ الوصل پر بھی اسی طرح حرکات لکھتے ہیں۔ اس فرق کو ذیل کی مثالوں سے سمجھا جاسکتا ہے۔

① **ہمزۃ القطع کی صورت میں:**

عرب ممالک میں أَنذر ، أُنذر اور إِنذار لکھیں گے، مگر اہل مشرق اسے اَنذر ، اُنذر اور اِنذار لکھیں گے۔

② **ہمزۃ الوصل کی صورت میں:**

عرب ممالک میں اللہ، ادع اور اھدنا لکھا جاتا ہے، مگر اہل مشرق اسے اللہ، اُدع اور اِھدنا لکھتے ہیں، البتہ سوڈان میں اسے اللہ، ادع اور اھدنا لکھتے ہیں اور لیبیا میں اسے اللہ، ادع اور اھدنا لکھتے ہیں۔

نوٹ کیجئے کہ عرب اور عام افریقی ممالک کی علامۃ الصلۃ (ص) آپ کو الف الوصل کی ملفوظ حرکت کے تعین میں قطعاً کوئی مدد نہیں دیتی، یہ صرف شفوی تعلیم سے معلوم ہوگی۔ ہم نے اوپر الف الوصل کی حرکاتِ ثلاثہ والی مثالیں دی ہیں۔ لیبیا اور سوڈان کا طریقہ ہمارے برصغیر کے طریقے سے مختلف ہے، مگر دوسرے عرب اور افریقی ممالک کے طریق ضبط کی نسبت زیادہ معقول ہے۔

◉ ہمزہ ہی کے ضمن میں علماء ضبط نے اس مسئلے پر بھی بحث کی ہے کہ 'لا' میں کون سا سرا لام اور کون سا الف یا ہمزہ ہے اور ہر ایک نظریہ کے حق میں دلائل دیئے گئے ہیں اور یہ بحث خاصی دلچسپ بھی ہے۔ [الطراز ورق ۱۲۰/الف ببعد، المحکم ص ۱۹۷ ببعد اور غانم ص ۵۸۱] تاہم اب اس بحث کا کوئی فائدہ نہیں ہے، کیونکہ اس وقت عملاً صورت حال یہ ہے کہ تمام افریقی ممالک ماسوائے مصر تو 'لا' میں پہلے سرے کو ہی الف یا ہمزہ اور دوسرے سرے کو لام سمجھتے ہیں،

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

جبکہ مصر اور تمام مشرقی ممالک میں اس کے برعکس عمل ہے۔ اس کا فرق ذیل کی مثالوں سے واضح ہوگا:
افریقی ممالک میں والارض فی الاخرة اور الایة لکھیں گے، جبکہ مشرقی ملکوں میں والاَرض، فی الآخرة اور الآیة لکھیں گے۔
افریقی ملکوں کی علامتِ صلہ (•) اور مصری علامت صلہ (-) کا فرق اور مشرقی ملکوں میں 'عدم علامت صلہ' اور 'عدم علامت قطع' قابل غور ہے۔ کیا ایک نظام ضبط کے ساتھ پڑھنے کا عادی قرآن خوان دوسرے نظام کے مطابق لکھے گئے مصاحف میں سے قراءت پر قادر ہوسکتا ہے؟
ابدال حروف والی بحث ضبط سے زیادہ رسم سے تعلق رکھتی ہے اور اس سے تعلیلات صرفی والی تبدیلیاں مراد نہیں ہوتیں، بلکہ چار خاص مقامات پر 'ص' کے تلفظ کے 'س' میں بدلنے یا نہ بدلنے کی ترجیح کی بنا پر حرف 'س' کو متعلقہ کلمہ میں 'ص' کے اوپر یا نیچے لکھتے ہیں۔ [حق التلاوة، ص۱۰۵]
اس کی تفصیل یوں ہے:

1. يبصط (۲۴۵:۲)، المصيطرون [۳۷:۵۲]
2. بصطة (۶۹:۷)
3. بمصيطر (۲۲:۸۸) اور قراء کے ہاں ان کے پڑھنے کے مختلف طریقے ہیں۔

[تجویدی قرآن (مقدمہ) ص۴۴]

◉ مصاحف مطبوعہ لیبیا، تیونس (برواية قالون) اور مصاحف مطبوعہ تیونس و مراکش ونائیجیریا (برواية ورش) میں ان چار مقامات پر صرف 'ص' کے ساتھ کتابت کی گئی ہے اور کہیں اوپر یا نیچے 'س یا سـ' نہیں لکھا گیا، جو شاید روایتِ قراءات کی خصوصیت ہے۔

◉ جامعہ اسلامیہ مدینہ منورہ کے دو اساتذہ نے پاکستانی مصاحف کی اغلاط پر جو رپورٹ تیار کی ہے، اس میں ان کلماتِ اربعہ میں سے موخر الذکر دو کلمات میں 'س' کی وضع (پوزیشن) کی غلطی کو ضبط کی اغلاط میں شمار کیا گیا ہے۔ ['رپورٹ' مذکور ص۱۰ (ضبط:۳)] اس لیے ہم نے بھی ان کا ذکر اسی ضمن میں کر دیا ہے۔

مخصوص نطقی کیفیات

(۴۰) مذکورہ بالا عام علامات ضبط کے علاوہ کچھ ایسی علامات بھی ہیں جن کا تعلق مخصوص نطقی کیفیات یعنی قراءت کے کسی مخصوص طریق ادا سے ہے، مثلاً امالہ، اشمام، روم، اختلاس اور تفخیم یا ترقیق، قلقلة وغیرہ۔ یوں تو ان کو حرکات ثلاثہ کے بعد بیان کرنا چاہئے اور کتب ضبط میں عموماً یہی ترتیب ملحوظ رکھی جاتی ہے کیونکہ دراصل تو یہ کسی حرکت کا ہی مخصوص صوتی یا نطقی طریقہ اداء ہوتا ہے، مگر ہم اس کی مخصوص نوعیت کی بنا پر آخر پر لائے ہیں اور اس لیے بھی کہ یہ سب کیفیات اوّل تو تمام قراءات میں نہیں پائی جاتیں، دوسرے ان کا استعمال بہت کم بعض معدود کلمات تک محدود ہے اور تیسرے اس لیے بھی کہ یہ کیفیات ایک طرح سے تجوید کے تکمیلی مراحل سے متعلق ہیں، اس لیے بھی ان کا بیان آخر پر ہونا چاہئے، لہٰذا ہم ذیل میں اختصار کے ساتھ ان کا ذکر کرتے ہیں:

◉ اِمالہ اور اِشمام کا چونکہ روایت حفص میں ایک ایک مقام ہے یعنی ہود:۴۱ اور یوسف:۱۱، اس لیے بعض مصاحف

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں تو اس کے لیے کوئی علامت مقرر کرنے کی بجائے متعلقہ لفظ کے نیچے باریک قلم سے 'امالہ' یا 'اشمام' لکھ دیتے ہیں۔ [دیکھئے مصحف الحلبی اور ترکی مصاحف بقلم حافظ عثمان و حامد ایتاج متعلقہ آیات۔] بعض مصاحف میں اس کے لیے نہ کوئی علامت بناتے اور نہ ہی کسی اور طریقے سے اشارہ کرتے ہیں، مثلاً ایرانی مصاحف اور عام پاکستانی مصاحف، البتہ ایسے پاکستانی مصاحف میں سورہ ہود آیت :۴۱ کے سامنے حاشیے پر یہ لکھ دیا جاتا ہے کہ امام حفص رحمہ اللہ نے یہاں 'راء' کو امالہ سے پڑھا ہے۔ اشمام کے لیے عام پاکستانی مصاحف میں بھی کوئی علامت یا اشارہ موجود نہیں۔ یہ علامت کی بجائے بصورت لفظ 'اشمام' یا 'امالہ' رہنمائی اصطلاح سے واقف آدمی کے لیے تو مفید ہوسکتی ہے مگر عام صرف ناظرہ خواں قاری کے لیے بے فائدہ ہے۔

بعض مصاحف میں اس ایک ایک مقام کے لیے الگ علامت وضع کی گئی ہے اور 'ضميمة التعريف' یا مقدمہ میں اس کی وضاحت کردی جاتی ہے۔ [دیکھئے تجویدی قرآن (مقدمہ) ص ۲۴، مصری مصحف (ضمیمہ ص م۔ مصحف الجماہیریہ (ضمیمہ) ص م ون مصحف المدينه (ضمیمہ ص و۔ ان سب میں امالہ و اشمام کے لیے متشابہ اور مختلف علامات تجویز کی گئی ہیں، نیز اشمام (کلمات مشمہ) کی مزید وضاحت کے لیے دیکھئے: حق التلاوۃ ص ۴۳]

◉ ورش، قالون اور الدوری کی روایات میں امالہ کبریٰ بھی حفص والے امالہ کے علاوہ دوسرے مقامات پر آیا ہے، مثلاً قالون کے ہاں 'هار' التوبة: ۱۰۹ میں اور ورش کے ہاں لفظ 'طه' میں۔ اس کے علاوہ ان کے ہاں امالہ صغریٰ (تقلیل) زیادہ ہے۔ الدوری کے ہاں بھی دونوں قسم کے 'امالے' موجود ہیں، اسی لیے سوڈانی مصحف میں ہر دو امالہ کے لیے الگ الگ علامات اختیار کی گئی ہیں۔ [کتابة المصحف'' ص ۱۹ و ۲۰ نیز دیکھئے سوڈانی مصحف (بروایة الدوری) کا ضميمة التعريف'' ص ن اور س جہاں امالہ کبریٰ اور امالہ صغریٰ کی الگ الگ علاماتِ معہ امثلہ مذکور ہیں۔]

◉ روم ایک خاص نطقی کیفیت ہے جو ماہر اساتذہ سے زبانی سیکھی جاسکتی ہے۔ [حق التلاوۃ ص ۴۲ و ۴۳]
کہا جاتا ہے کہ الخلیل رحمہ اللہ نے اس کے لیے بھی کوئی علامت تجویز کی تھی۔ [دیکھئے: اسی مقالہ کا پیراگراف ۲۱ اور حاشیہ ۵۰] مگر اب مصاحف میں اس کے لیے کوئی علامت نہیں لگائی جاتی کیونکہ اس کی تعلیم شفوی ہی ہوسکتی ہے۔

◉ اختلاس کا استعمال بھی چند ایک قراءات میں اور چند کلمات میں ہے، مثلاً قالون اور الدوری کے ہاں اس کے لیے بطورِ علامت متعلقہ حرف کے اوپر یا نیچے ایک گول نقطہ بغیر حرکت کے لکھ دیتے ہیں۔ ایسا ہی گول نقطہ بعض دفعہ امالہ کے لیے بھی استعمال کیا جاتا ہے۔ [مصحف الجماهيريه (التعریف) ص م اور سوڈانی مصحف (التعریف) ص س و ع]

◉ بعض خاص حرفوں مثلاً 'ل' اور 'ر' کی تفخیم یا ترقیق کے قواعد کتب تجوید میں بیان کئے جاتے ہیں، خصوصاً لام جلالت اللہ کے ضمن میں، مگر کسی کتابِ ضبط وغیرہ میں اس کے لیے کوئی علامت ضبط کبھی تجویز نہیں کی گئی۔ یہ پاکستان ''تجویدی قرآن مجید'' کی ہی خصوصیت ہے کہ اس میں لام جلالت کی تفخیم اور ترقیق کے لیے مخصوص علامت ضبط اور حرف 'ر' کی تفخیم یا ترقیق کے لیے 'یا ر' کا مخصوص طریق کتابت اختیار کیا گیا ہے۔
[وضاحت کے لیے دیکھئے: تجویدی قرآن مجید کا مقدمہ ص ۱۸ و ص ۲۲ اور ۲۳]

◉ حروف 'قطب جد' جب ساکن ہوتے ہیں تو ان کا تلفظ مخرج میں ایک خاص دباؤ کے ساتھ نکلتا ہے، اس نطقی کیفیت کو قلقلة کہتے ہیں۔ امالہ کی طرح قلقلة بھی دو قسم کا ہوتا ہے: قلقلہ صغریٰ اور قلقلة کبریٰ [حق

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

التلاوۃ ص۸۴ اور ۸۵] تاہم نہ تو کتب ضبط میں اس کے لیے کوئی علامت مذکور ہوئی ہے اور نہ مصاحف کی کتابت میں کہیں کوئی مستعمل علامت نظر سے گذری ہے۔اس طرح یہ بھی پاکستانی 'تجویدی قرآن' کی ہی خصوصیت ہے کہ اس میں حروف قلقلہ یعنی قُطْبُ جَدٍّ کے لیے ایک مخصوص علامت سکون '۸' اختیار کی گئی ہے۔

[تجویدی قرآن مجید (مقدمہ) ص۱۳]

◎ تعریہ یعنی حروف کو علامت ضبط سے خالی رکھنے کے بارے میں بھی بلاد مشرق اور بلاد عرب اور افریقہ میں مختلف قواعد رائج ہیں۔ان میں سے اکثر کا ذکر ادغام اور حروف زوائد کے ضمن میں گزر چکا ہے، اعادہ غیر ضروری ہے۔

(۴۱) کتابت مصاحف میں علامات ضبط اتنے متنوع اور مفصل استعمال کے باوجود یہ حقیقت اپنی جگہ قائم ہے کہ محض علامات ضبط کی بنا پر استاد کی شفوی تعلیم اور تلقی وسماع کے بغیر صحیح نطق اور درست قراءت اور ٹھیک ٹھیک 'اَداءُ' کا سیکھنا ممکن نہیں۔علاماتِ ضبط تعلیم قراءت میں ممد و معاون ہیں مگر شفوی تعلیم سے مستغنی نہیں اور نہ ہی استاد کا بدل ہیں۔

◎ کتابت مصاحف میں علامات ضبط کے اس کثیر التنوع استعمال سے یہ بات بھی کھل کر سامنے آتی ہے کہ علم الضبط کو علم الرسم کی طرح کی کوئی ایسی تقدیس حاصل نہیں ہے کہ کسی ایک زمانے یا کسی ایک علاقے میں رائج طریق ضبط کی پابندی کو واجب قرار دیا جائے۔ [کتابۃ المصحف ص۱۸ اور ص۳۱]

◎ اوّل تو روایات قراءات کے اختلاف یا اداء کے اختلاف کے بناء پر علامت ضبط کا اختلاف لازمی ہے، گو یہ اختلاف تنوع ہے اختلاف تضاد نہیں ہے۔ [ایضاً ص۴۴] اس وقت دنیا بھر میں چار روایات کے ساتھ مطبوعہ مصاحف دستیاب ہیں، یعنی حفص عن عاصم، ورش عن نافع، قالون عن نافع اور الدوری عن ابی عمرو رحمہم اللہ۔جس ملک اور جس علاقے میں جو قراءت متداول ہے، وہاں عام آدمی کے لیے دوسری قراءت کے ساتھ مطبوعہ مصحف سے درست تلاوت ہرگز ممکن نہیں ہوگی۔حکومت سوڈان کے بروایۃ الدوری مصحف شائع کرنے کی وجہ یہی ہوئی کہ سوڈان میں صدیوں سے قراءت تو الدوری کی رائج تھی، جس کے لیے قلمی مصاحف کا خریدنا بوجہ گرانی قیمت دشوار تھا۔مصر سے درآمدہ روایۃ حفص کے مطبوعہ مصاحف کم ہدیہ پر ملتے تھے۔اس سے اہل سوڈان کی قراءت نہ الدوری کی رہی اور نہ ہی حفص کی۔علمائے سوڈان اور حکومت سوڈان کی اس سلسلے میں جملہ مساعی کی تفصیل وہاں کی وزارت اوقاف کے تعارفی کتابچہ 'کتابۃ المصحف الشریف' میں دی گئی ہے۔

◎ ایک ہی قراءت کی صورت میں بھی علامات ضبط مختلف استعمال کی جاتی رہی ہیں اور آج بھی یہ زمانی اور مکانی اختلاف موجود ہے۔مصر اور تمام ایشیائی ممالک میں روایت حفص عن عاصم ہی رائج ہے، مگر مصر، ترکی، ایران، برصغیر اور چین وغیرہ میں رائج علاماتِ ضبط میں بڑا تنوع ہے، جس کی کچھ جھلک اِسی مقالہ میں پیش کی گئی ہے۔کم وبیش یہی حال اُن افریقی ملکوں کے مصاحف کا ہے جہاں قراءۃ ورش متداول ہے۔

◎ اگر ایک ہی روایت قراءت، مثلاً حفص والے تمام اسلامی ملک مل کر اور متفقہ طور پر اپنے ہاں رائج قراءت کے لیے یکساں علامات ضبط مقرر کر کے اس کو نافذ کرنے کا منصوبہ بنا سکیں تو یہ یقیناً ایک مستحسن اقدام ہوگا، مگر علاماتِ ضبط کے اختیار اور انتخاب میں کسی علاقائی ترجیح کی بجائے افادیت، جامعیت اور اختصار کو سامنے رکھا جائے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

علامہ علی محمد الضباع *
مترجم: محمد مصطفیٰ راسخ **

جدید قواعدِ املاء کے مطابق کتابتِ مصحف کی ممانعت

زیر نظر مضمون مصر کے نامور محقق شیخ القراء علامہ علی محمد الضبّاع رحمہ اللہ کے عربی مقالات کا اردو ترجمہ ہے، جو انہوں نے مختلف لوگوں کی طرف سے کیے گئے سوالات کے جواب میں رقم فرمائے۔اس مضمون میں ان کے دو مقالات کا اُردو ترجمہ پیش خدمت ہے، جسے ہم نے ڈاکٹر یاسر ابراہیم مزروعی حفظہ اللہ کی مرتب شدہ کتاب تنویر البصر فی جمع مقالات شیخ القراء بمصر سے منتخب کیا ہے۔ان دونوں مقالات میں سے پہلے مقالہ میں انہوں نے جدید قواعد املائیہ کے مطابق کتابتِ مصاحف کی ممانعت پر روشنی ڈالی ہے، جبکہ دوسرے مقالہ میں رسم عثمانی کے وجوب کے حوالے سے گفتگو کی ہے۔صاحب مضمون کے علم قراءات میں نمایاں مقام اور موضوع کی افادیت کے پیش نظر مجلس التحقیق الاسلامی، لاہور کے فاضل رکن قاری محمد مصطفیٰ راسخ نے ان قیمتی مقالہ جات کو اردو قالب میں ڈھال کر ہدیۂ قارئین کیا ہے۔(اِدارہ)

یہ بحث جامعہ ازہر کی فتاویٰ کمیٹی کی رائے، اس موضوع پر مختلف جرائد میں مطبوع مضامین اور مختلف مشائخ کی طرف سے جامعہ ازہر کو بھیجی گئی علمی نصوص پر مشتمل ہے۔بعض معاصرین کا خیال ہے کہ رسم قرآن کے بارے میں امام مالک رحمہ اللہ کے فتوے سے معلوم ہوتا ہے کہ ''قرآن مجید کو جدید قواعد املائیہ کے مطابق لکھنا جائز ہے۔''

جبکہ حقیقت یہ ہے کہ امام مالک رحمہ اللہ کے فتوے سے قرآن مجید کو جدید قواعد املائیہ کے مطابق لکھنے کا جواز ثابت کرنے والے خطا پر ہیں۔انہوں نے ان کے فتوے کو سمجھنے میں غلطی کی ہے، کیونکہ قرآن کے ہجاء اور ضبط میں فرق ہے۔امام مالک رحمہ اللہ کا فتویٰ بھی دیگر علماء اُمت کی مانند ہی ہے کہ ھجاء القرآن کے رسم میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی اتباع کرنا واجب ہے اور جواز کے بارے میں جو چند فتاویٰ جات منقول ہیں وہ ھجاء القرآن کی بجائے، ضبط [شکل اور نقطوں] کے بارے میں ہیں، اور ضبط کی شرعی حیثیت کے بارے میں اہل علم کے تین اَقوال ہیں:

① مطلقاً ممانعت: یہ جمہور کا قول ہے۔
② مطلقاً اباحت: یہ بعض کا قول ہے۔
③ کامل مصاحف میں ممانعت اور اجزاء میں اِباحت۔تاکہ بچوں کو تعلیم دینا آسان ہوجائے۔امام مالک رحمہ اللہ کی کلام کا بھی یہی مفہوم ہے اور اسی پر عمل ہے۔

* شیخ القراء والمقاری المصریۃ فی عصرہ فن قراءات کی عظیم نامور شخصیت
** فاضل کلیۃ القرآن الکریم جامعہ لاہور الاسلامیہ، رکن مجلس التحقیق الاسلامی، لاہور

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جامعہ ازہر کی فتویٰ کمیٹی کو چند لوگوں کی طرف سے ایک تجویز پیش کی گئی کہ قرآن مجید کو جدید قواعد اِملائیہ کے مطابق طبع کیا جائے تا کہ اس کو سیکھنے اور اس کی تلاوت کرنے میں آسانی ہو، کیونکہ اکثر مسلمان جدید قواعد املائیہ کے خلاف رسم کی وجہ سے رسم عثمانی کے مطابق مطبوع مصاحف سے تلاوت کرنے کی طاقت نہیں رکھتے۔ چنانچہ فتویٰ کمیٹی نے جواب دیتے ہوئے اپنے فتویٰ میں فرمایا:

فتویٰ:

کمیٹی کے نزدیک عصر حاضر میں رائج جدید قواعد اِملائیہ کی بجائے رسم عثمانی اور صحابہ رضی اللہ عنہم سے منقول ہجاء پر قرآن مجید کی کتابت کرنا واجب اور ضروری ہے، کیونکہ عہدِ نبوی میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اسی رسم پر لکھا گیا تھا۔ عہدِ نبوی گزر جانے کے باوجود قرآن مجید اپنے اسی رسم پر قائم رہا اور اس میں کوئی تغیر وتبدل نہ ہوا۔ امیر المؤمنین سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے بھی اسی رسم کے مطابق متعدد مصاحف لکھوائے اور مختلف شہروں کی طرف روانہ کر دیئے۔ تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کے اس کام کو پسند کیا اور کسی نے بھی مخالفت نہ کی۔ الغرض عہد صحابہ رضی اللہ عنہم، عہد تابعین، عہد تبع تابعین اور عہد ائمہ مجتہدین رحمہم اللہ میں قرآن مجید اسی رسم پر لکھا جاتا رہا اور ان تمام اسلاف میں سے کسی نے بھی اس کی مخالفت نہیں کی اور نہ ہی کسی نے اس رسم میں تبدیلی کو جائز قرار دیا۔ یہاں تک کہ بصرہ وکوفہ میں تدوین وتالیف کے میدان میں خوب ترقی ہوئی اور جدید قواعد اِملائیہ ایجاد ہوئے۔ مگر قرآن مجید کا رسم اس ترقی کے دور میں بھی قائم رہا اور ان قواعد جدیدہ سے متاثر نہ ہوا۔

اس امر میں کوئی شک نہیں ہے کہ ہر دور میں کچھ لوگ ایسے ہوتے ہیں جو قرآن مجید پڑھتے ہیں مگر اسے حفظ نہیں کرتے اور وہ اپنے دور کے معروف قواعد کتابت کے علاوہ کچھ نہیں جانتے ہوتے۔ مگر ایسے لوگوں کا وجود، ائمہ کرام کو قرآن مجید کا رسم تبدیل کرنے پر ترغیب نہیں دے سکا اور ان کی جہالت کی رعایت کرتے ہوئے کسی بھی اہل علم نے اس رسم کو تبدیل کرنے کے جواز کا فتویٰ نہیں دیا۔

اس کے بعد کمیٹی نے اپنے فتوے کی تائید میں جلیل القدر ائمہ کرام، اہل علم اور مشائخ کے اَقوال نقل کئے ہیں جو کتابت قرآن مجید میں رسم عثمانی کی مخالفت کی حرمت پر دلالت کرتے ہیں۔

کیا اس کے بعد بھی کسی مومن کے لائق ہے کہ وہ اُمت کی بزرگی منہدم کرنے کی کوشش کرے، جسے اُمت کے بیٹوں نے تعمیر کیا ہے۔ بلکہ ہر مؤمن پر لازم ہے کہ وہ اس کی حفاظت کرے اور اس کی مضبوطی کا باعث بنے۔

اگر ہم ان تمام حدود و قیود سے آزاد ہو کر رسم قرآن کو بدل دیتے ہیں تو غلطی کے مرتکب ہوں گے۔ بعض لوگوں کی فطرت ہے کہ وہ ہر امر میں تیسیر وتسہیل چاہتے ہیں۔ جب ہم جانتے ہیں کہ تلقی کے بغیر قرآن مجید کی قراءت کرنا جائز نہیں ہے اور مدارس میں تلامذہ اپنے اساتذہ سے بذریعہ تلقی ہی قرآن سیکھتے ہیں'' اور ہم نے تو کبھی نہیں دیکھا کہ رسم عثمانی ان تلامذہ کے حفظ قرآن میں کبھی رکاوٹ بنی ہو۔'' لہٰذا لوگوں کو چاہئے کہ وہ بھی بذریعہ تلقی قرآن مجید سیکھیں اور ساتھ ساتھ اَساتذہ سے رسم کا علم بھی حاصل کریں۔

شیخ محمد علی بن خلف الحسینی رحمہ اللہ اپنے ایک مکتوب میں شیخ ازھر کو غیر رسم عثمانی پر کتابت مصاحف کی ممانعت کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرماتے ہیں:

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

مصر کے مطبع خانے طباعت قرآن مجید کے سلسلے میں انتہائی کوتاہی کا ارتکاب کر رہے ہیں۔ ردی کاغذ استعمال کیا جا رہا ہے اور رسم عثمانی سے مخالف رسم پر کتابت کی جا رہی ہے۔ حالانکہ رسم عثمانی کی اتباع کے وجوب پر تمام مسلمانوں کا اجماع ہے، کیونکہ قرآن مجید نبی کریم ﷺ پر نازل ہوا اور آپ کے حکم سے کاتبین وحی نے آپ کے سامنے سارا قرآن مجید لکھا۔ کاتبین وحی میں سے ایک سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ بھی ہیں۔ وہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے مجھے کہا:

«يا معاوية ألق الدواة ، وحرف القلم ، وانصب الباء ، وفرق السين ، ولا تعور الميم ، وحسن الله ، ومد الرحمن ، وجوّد الرحيم ، وضع قلمك على أذنك اليسرىٰ فأنه أذكر لك »

''دوات کھلی رکھو، قلم ترچھا پکڑو، باء کو کھڑا کرو، سین کو علیحدہ کرو، میم کو ٹیڑھا مت کرو، لفظ اللہ کو خوبصورت بناؤ، لفظ الرحمٰن کو لمبا کرو، لفظ الرحیم کو واضح کرو اور اپنی قلم اپنے بائیں کان پر رکھو، بے شک یہ زیادہ یاد دلانے والی ہے۔''

چنانچہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے نبی کریم ﷺ کے حکم پر بغیر کمی و بیشی کے قرآن مجید کو لکھا۔ عہد نبوی میں قرآن مجید مختلف چیزوں پر لکھا ہوا موجود تھا، پھر سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے مکمل قرآن مجید کو ایک جگہ ایک صحیفے میں جمع کر دیا جو ان کی وفات تک ان کے پاس محفوظ رہا، پھر سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس محفوظ رہا۔ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی وفات کے بعد ان کی بیٹی اُم المؤمنین سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کے پاس محفوظ رہا۔ جب سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ مسند خلافت پر متمکن ہوئے تو انہوں نے سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا سے وہ صحیفہ منگوایا اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی ایک جماعت کو حکم دیا کہ وہ اس سے متعدد نسخے تیار کریں۔ جب یہ نسخے تیار ہو گئے تو بارہ ہزار صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے ان کی تصدیق کی اور ان پر اجماع کیا۔

امام جعبری رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ کے تیار شدہ صحیفے سے یہ نسخے اس لیے تیار کروائے تھے تاکہ ان کے مصاحف، سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے اصلی صحیفے کے مطابق ہو جائیں اور سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کا تیار کردہ صحیفہ نبی کریم ﷺ کی تعلیمات کے مطابق اور مستند تھا۔ پھر سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے ہر طرف ایک ایک مصحف روانہ کر دیا اور حکم دے دیا کہ ان مصاحف کے علاوہ تمام نسخوں کو جلا دیا جائے۔''

امام جعبری رحمہ اللہ ، ابو علی رحمہ اللہ سے نقل کرتے ہیں کہ سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے سیدنا زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کو مصحف مدنی پڑھانے کا حکم دیا اور مکی مصحف کے ساتھ سیدنا عبداللہ بن السائب رضی اللہ عنہ ، شامی مصحف کے ساتھ سیدنا مغیرہ بن شہاب رضی اللہ عنہ ، کوفی مصحف کے ساتھ سیدنا ابو عبدالرحمٰن السلمی رضی اللہ عنہ اور بصری مصحف کے ساتھ سیدنا عامر بن عبدقیس رضی اللہ عنہ کو بطور مقری بنا کر بھیجا۔ اس کے علاوہ انہوں نے ایک ایک مصحف بحرین اور یمن بھی بھیجا۔ مگر ہمیں ان دونوں مصاحف اور ان کے ساتھ بھیجے جانے والے قراء کے بارے میں کوئی خبر نہیں ملی۔ [انتہیٰ]

'المقنع' میں امام ابو عمرو دانی رحمہ اللہ کی سند سے سوید بن غفلۃ سے منقول ہے کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر میں والی بنایا جاتا تو مصاحف کے بارے میں، میں بھی وہی کرتا جو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے کیا ہے۔ اسی طرح مصعب بن سعد سے منقول ہے کہ جب سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے مصاحف کو تلف کیا تو لوگوں نے اس عمل کو پسند کیا اور ان پر کوئی عیب نہ لگایا۔

علامہ علی بن سلطان رحمہ اللہ 'العقیلۃ' کی اپنی شرح میں لکھتے ہیں کہ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا: سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے مسلمانوں کے تمام لشکروں کی طرف ایک ایک مصحف بھیج دیا اور انہیں حکم دیا کہ اس بھیجے گئے مصحف کے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

مخالف ہر مصحف کو جلا دیں۔

امام ابوعبداللہ الخراز رحمہ اللہ اپنی کتاب 'مورد الظمآن فی رسم القرآن' میں فرماتے ہیں:

فينبغي لأجل ذا أن نقتفي مرسوم ما أصله في المصحف
ونقتدي بفعله وما رأى في جعله لمن يخط ملجأ

علامہ ابن عاشر رحمہ اللہ اس کی شرح کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ ہم سے مطلوب یہ ہے کہ ہم اپنی مرسوم قراءات میں اتباع کریں۔ جسے سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے مصحف میں ہمارے لیے اصل بنا دیا ہے اور ہم کتابت مصاحف میں ان کی رسم اور رائے کی اقتداء کریں جس کو انہوں نے ہمارے لیے مرجع ومصدر بنا دیا ہے۔

اسی کی تائید میں مزید فرماتے ہیں:

فواجب على ذوي الأذهان
أن يتبعوا المرسوم في القرآن

اہل عقل پر واجب ہے کہ وہ کتابت قرآن میں رسم (عثمانی) کی اتباع کریں۔ علامہ ابن عاشر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ رسم عثمانی کی اتباع کا وجوب اس لیے ہے، کیونکہ اس پر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا اجماع ہے۔ جن کی تعداد بارہ ہزار سے زائد تھی اور اجماع حجت ہے۔

ابومحمد مکی رحمہ اللہ 'الإبانة' میں فرماتے ہیں کہ وہ قراءات جو مصحف کے خط کے مخالف ہیں، اُن پر عمل کرنا ساقط ہو چکا ہے۔ گویا کہ وہ بالا جماع منسوخ ہیں۔

ابوعبداللہ الخراز رحمہ اللہ 'مورد الظمآن' میں فرماتے ہیں:

ومالك حض على الاتباع
لفعلهم وترك الابتداع

- امام مالک رحمہ اللہ نے ان (صحابہ کرام رضی اللہ عنہم) کے عمل کی اتباع کرنے، اور نئی ایجاد کو ترک کرنے کی ترغیب دی ہے۔
- علامہ ابن عاشر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ناظم نے یہاں امام مالک رحمہ اللہ کے فتوے کی طرف اشارہ کیا ہے۔
- اشہب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ امام مالک رحمہ اللہ سے سوال کیا گیا کہ اگر کوئی شخص مصحف لکھنا چاہے تو کیا وہ جدید قواعد اِملائیہ کے مطابق لکھ سکتا ہے؟ تو امام مالک رحمہ اللہ نے فرمایا: میں اسے جائز نہیں سمجھتا، بلکہ اسے پہلے رسم پر ہی لکھنا چاہیے۔ 'المقنع' میں یہ الفاظ بھی موجود ہیں کہ علماء اُمت میں سے کوئی بھی ان کا مخالف نہیں ہے۔ [انتہیٰ]
- امام جعبری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ائمہ اربعہ کا یہی مذہب ہے۔ صاحب مورد الظمآن نے امام مالک رحمہ اللہ کو اس لیے خاص کیا ہے، کیونکہ وہ صاحب فتویٰ ہیں۔ پہلے رسم سے مراد رسم عثمانی ہے۔

امام شاطبی رحمہ اللہ 'العقيلة' میں فرماتے ہیں:

وقال مالك القرآن يكتب بالكتاب
الأول لا مستحدثا سطراً

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

- امام مالک رحمہ اللہ فرماتے ہیں: قرآن مجید پہلی کتابت (رسم عثمانی) پر ہی لکھا جائے گا۔ جدید قواعد املائیہ کے مطابق ایک سطر بھی نہیں لکھی جائے گی۔
- علامہ سخاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ امام مالک رحمہ اللہ کا مذہب ہی برحق ہے، کیونکہ اس میں پہلی حالت (رسم عثمانی) کی بقاء ہے جس میں بعد والے طبقہ نے پہلے طبقہ سے سیکھا تھا، کیونکہ اس کی مخالفت کرنے سے، لوگ پہلی حالت کی کیفیت سے جاہل ہو جائیں گے۔
- امام ابوعمرو الدانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ علماء اُمت میں سے کسی نے بھی امام مالک رحمہ اللہ کے اس مذہب کی مخالفت نہیں کی۔
- امام دانی رحمہ اللہ ایک دوسری جگہ فرماتے ہیں کہ امام مالک رحمہ اللہ سے سوال کیا گیا کہ کیا قرآن مجید میں لکھے ہوئے 'واؤ' اور 'الف' وغیرہ کے رسم کو بدلا جا سکتا ہے؟ تو انہوں نے فرمایا: نہیں۔

امام ابوعمرو دانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اس سے مراد وہ 'واؤ' اور 'الف' ہیں جو رسم میں مکتوب ہوتے ہیں مگر تلفظ میں پڑھے نہیں جاتے۔ جیسے أولُوا

- امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ واؤ، یاء اور الف وغیرہ کی کتابت میں رسم عثمانی کی مخالفت کرنا حرام ہے۔
- امام بیہقی رحمہ اللہ 'شعب الإیمان' میں فرماتے ہیں کہ جو شخص مصحف لکھنا چاہتا ہو اسے چاہئے کہ وہ مصاحفِ عثمانیہ کے رسم کی محافظت کرے اور اس کی مخالفت نہ کرے اور نہ ہی اس کے رسم میں کسی قسم کی کوئی تبدیلی کرے، کیونکہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ہم سے زیادہ علم رکھنے والے، دل و زبان کے سچے اور امانت دار تھے۔ ہمیں بڑا عالم ہونے کے زعم میں مبتلا نہیں ہونا چاہئے۔ جیسا کہ جلال الدین سیوطی رحمہ اللہ 'الإتقان' میں فرماتے ہیں:

رسم عثمانی کی اِتباع کے فوائد

نیز یاد رہے کہ رسم عثمانی کے مطابق کتابتِ مصاحف کے متعدد فوائد ہیں۔ جن میں سے چند ایک درج ذیل ہیں:

- شکل اور حروف میں اصل پر دلالت جیسے اصل کے اعتبار سے حرکات کو حروف کی شکل پر لکھنا مثلاً "وإیتآئ ذی القربی، سأوریکم، ولأوضعوا" یا الف کے بدلے میں واؤ لکھنا مثلاً "الصّلوٰة، الزّکوٰة"
- بعض فصیح لغات پر دلالت: جیسے ھاء تانیث کو قبیلہ طیّٔ کی لغت میں تاء مجرورہ سے لکھنا یا قبیلہ ہذیل کی لغت میں بغیر جازم کے فعل مضارع کی یاء کو حذف کر دینا مثلاً "یوم یأت لا تکلم نفس"
- بعض کلمات میں وصل اور قطع کی صورت میں مختلف معانی کے فوائد کا حصول۔ جیسے "أم من یکون علیهم وکیلا" اور "أمن یمشی سویا" اگر یہاں 'أم' کو 'من' سے قطع کر کے لکھا جائے تو یہ 'بل' کے معنی میں ہوتا ہے۔
- ایک ہی رسم میں لکھے ہوئے لفظ سے مختلف قراءات نکالنا۔

جیسے "وما یخدعون إلا أنفسهم" اگر یخدعون کو یخادعون لکھا جاتا تو یخدعون کی قراءت ساقط ہو جاتی۔

اسی طرح "وتمت کلمت ربك صدقا وعدلا" میں کَلِمَتُ کو کَلِمَات لکھا جاتا تو کَلِمَت کی قراءت

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

ساقط ہوجاتی۔

* تمام محافظ علوم کی عظمت شان کو سامنے رکھتے ہوئے تلاوت کا حق ادا کرنے کی راہنمائی کرنا۔
* عامۃ الناس کا اپنے اسلاف اور کتابت کی ابتدائی کیفیت سے واقف ہونا اور جہالت کا خاتمہ ہونا۔

رسم عثمانی کی مخالفت کے نقصانات

① رسم عثمانی کی مخالفت سے قرآن مجید کے ضیاع کا اندیشہ ہے، جو دین کی اَساس اور اصل ہے۔
② بعض فصیح لغات عرب کے ضیاع کا خطرہ ہے، کیونکہ رسم عثمانی ان فصیح لغات پر دلالت کرتا ہے۔
③ قرآن مجید کے رسمِ توقیفی میں تبدیلی کرنے سے کتاب اللہ میں تحریف کا دروازہ کھل جائے گا۔
④ اس کی مخالفت کرنے سے متعدد علوم قرآنیہ کی عمارت ہی منہدم ہوجائے گی۔ جن کی اساس رسم عثمانی پر قائم ہے۔

مذکورہ نصوصِ صحیحہ سے معلوم ہوتا ہے کہ صحابہ سمیت تقریباً ساری اُمت کا رسم عثمانی کی اتباع کرنے پر اجماع ہے اوراس سے عدول ناجائز ہے، کیونکہ اِجماع کی مخالفت بوجہ عام ناجائز ہے۔

کتابتِ مصحف میں اتباعِ رسم عثمانی کا وجوب

سوال: قرآن مجید کی کتابت کے لئے رسم عثمانی کی اتباع کے واجب ہونے کی کوئی معقول دلیل ہماری سمجھ میں نہیں آتی۔ کیا مصاحف کا رسم توقیفی ہے؟ بایں طور پر کہ نبی کریم ﷺ نے خود کاتبین وحی کو حکم دیا ہوکہ وہ اس آیت ﴿وَمَا دُعَاءُ الْكٰفِرِيْنَ اِلَّا فِيْ ضَلٰلٍ﴾ [الرعد:۱۴] میں کلمہ دعاء کو 'دعؤا' واؤ پر ہمزہ اوراس کے بعد الف کے ساتھ لکھیں۔ جب کہ باقی قرآن مجید میں کلمہ، دعاء کو اسی طرح ہی لکھا جائے اور جاؤ ، فاؤ کو واؤ جمع کے بعد بغیر الف کے لکھا جائے وغیرہ وغیرہ۔

اگر حکم یہی ہے تو اس کی دلیل کیا ہے؟ کیونکہ اس انداز سے کتابت کروانے کا تقاضا یہ ہے کہ نبی کریم ﷺ حروف کو پہچانتے تھے، حالانکہ وہ تو اُمی تھے، نہ پڑھ سکتے تھے نہ لکھ سکتے تھے۔ نیز اس کو رسم عثمانی کی بجائے رسم توقیفی کہا جانا چاہئے؟ پھر اگر یہ رسم توقیفی ہے تو حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کا کاتبینِ مصاحف کو یہ کہنے « إذا اختلفتم في شيء فاكتبوه بلسان قريش...... الخ» ''جب تم کسی شے میں اختلاف کروتو اسے قریش کی لغت میں لکھو۔'' کا کیا مطلب ہے اور جب کاتبین مصاحف نے کلمہ 'التابوت' کی کتابت میں اختلاف کیا، کہ اس کو تاء کے ساتھ لکھا جائے یاہاء کے ساتھ، بالآخر انہوں نے قریش کی لغت کے مطابق تاء کے ساتھ لکھ دیا۔

جواب:

حقیقت یہی ہے کہ جو چیز لکھی جائے وہ بغیر کسی کمی وبیشی اور تغیر وتبدل کے منطوق بہ کے ساتھ مکمل موافق ہوتی ہے، جب کہ مصاحف عثمانیہ میں عظیم مقاصد کے تحت، جن سے روگردانی محال ہے، بہت سارے حروف میں اس حقیقت کی مخالفت کی گئی ہے۔ اہل علم نے اس صورتِ حال کو دیکھتے ہوئے ان حروف کو شمار کرنے اوران کے قواعد وضوابط مقرر کرنے کا ارادہ کیا۔ جس کو انہوں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے حکم پر لکھے گئے مصاحف کی طرف نسبت کرتے ہوئے 'علم الرّسم العثماني' کا نام دیا۔ اگر وہ اس کا نام 'علم الرسم التوقيفي' بھی رکھ دیتے تو بھی کوئی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مضائقہ نہیں تھا۔

رسم قرآنی کی توقیفیت

جمہور اہل علم کے نزدیک قرآن مجید کا رسم توقیفی ہے، اور کتابت قرآن مجید میں اس کی مخالفت کرنا جائز نہیں ہے۔ اس کی دلیل یہ ہے کہ نبی کریمﷺ کے پاس کاتبین وحی موجود تھے جنہوں نے آپﷺ کی موجودگی میں اس رسم میں قرآن مجید کو لکھا اور آپﷺ نے اس کتابت کو قائم رکھا۔ آپ کا زمانہ گذر جانے کے باوجود قرآن مجید بغیر کسی تغیر و تبدل کے اپنی اسی کتابت پر موجود ہے۔

نبی کریمﷺ سے منقول ہے کہ وہ کاتبین وحی کو حروف وکلمات کے رسم کے بارے میں بھی راہنمائی فراہم کیا کرتے تھے۔ جیسا کہ ایک موقع پر آپﷺ نے کاتب وحی حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو فرمایا:

« ألق الدواة، وحرف القلم، وانصب الباء، وفرق السين، ولا تعور الميم، وحسن الله، ومد الرحمن، وجود الرحيم، وضع قلمك على أذنك اليسرىٰ فإنه أذكر لك»

’’دوات کھلی رکھو، قلم ترچھا پکڑو، باء کو کھڑا کرو، سین کو علیحدہ کرو، میم کو ٹیڑھا مت کرو، لفظ اللہ کو خوبصورت بناؤ، لفظ الرحمٰن کو لمبا کرو، لفظ الرحیم کو واضح کرو اور اپنی قلم اپنے بائیں کان پر رکھو، بے شک یہ زیادہ یاد دلانے والی ہے۔‘‘

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ فرماتے ہیں کہ میں نبی کریمﷺ کے پاس وحی لکھا کرتا تھا اور آپﷺ مجھے املاء کروایا کرتے تھے، جب میں وحی لکھنے سے فارغ ہوجاتا تو آپﷺ فرماتے، اس کو پڑھو، پس میں پڑھتا، اس میں اگر کوئی نقص ہوتا تو آپﷺ درست کروا دیتے تھے۔ پھر سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اسی رسم پر صحف میں لکھوایا۔ پھر انہی کے نقش قدم پر چلتے ہوئے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اپنے زمانہ خلافت میں اسی رسم پر مصاحف لکھوائے۔ تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے اس عمل کو قائم رکھا اور کسی نے بھی مخالفت نہ کی۔ حتیٰ کہ تابعین وتبع تابعین رحمہم اللہ کا زمانہ آپہنچا اور کسی سے بھی یہ منقول نہیں ہے کہ اس نے قرآن کے رسم کو رسم عثمانی سے کسی دوسرے رسم کی طرف بدلنے کا نظریہ رکھا ہو، بلکہ یہی رسم عثمانی کتابت مصاحف میں قابل احترام واطاعت باقی رہا۔

اور یہ امر بڑا واضح ہے کہ ہر وہ عمل جس کا نبی کریمﷺ نے حکم دیا ہو یا جس کو آپ نے باقی رکھا ہو، اس عمل میں آپ کی پیروی کرنا واجب اور ضروری ہے۔ اِرشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَيَغْفِرْلَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ ﴾ [آل عمران:۳۱]

(اے پیغمبر!) کہہ دے (ان مشرکوں یا یہود یا نصاریٰ یا مسلمانوں سے) اگر تمہیں اللہ سے محبت ہے تو میری راہ پر چلو، اللہ بھی تم سے محبت رکھے گا اور تمہارے گناہ بخش دے گا۔‘‘

اسی طرح صحابہ کرام رضی اللہ عنہم خصوصاً خلفائے راشدین کی سنت پر عمل کرنا بھی واجب ہے۔ حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریمﷺ نے فرمایا: « فإنه من يعيش منكم فسيرى اختلافا كثيرا فعليكم بسنتي وسنة الخلفاء الراشدين من بعدى، عضوا عليها بالنواجذ » [سنن ترمذی:۲۸۹۱]

’’تم میں سے جو شخص میرے بعد زندہ رہے گا، عنقریب وہ بہت زیادہ اختلافات دیکھے گا پس (اس صورتِ حال میں) میری سنت اور خلفائے راشدین کی سنت کو لازم پکڑے رکھنا اس کو مضبوطی سے تھام لینا۔‘‘

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

اس رسم پر پوری اُمت کا اجماع ہے کسی سے مخالفت منقول نہیں ہے۔

'المقنع' میں اشہب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ امام مالک رحمہ اللہ سے سوال کیا گیا کہ اگر کوئی شخص مصحف لکھنا چاہتا ہو تو کیا وہ آج کے نئے ایجاد شدہ رسم الخط میں لکھ سکتا ہے ؟ تو انہوں نے فرمایا: نہیں! بلکہ اس کو پہلے رسم الخط [رسم عثمانی] پر ہی لکھنا چاہئے۔

- امام دانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ علماء اُمت میں سے کسی نے بھی امام مالک رحمہ اللہ کے اس قول کی مخالفت نہیں کی۔
- ملا علی قاری رحمہ اللہ کی کتاب 'شرح العقيلة' میں امام مالک رحمہ اللہ کے اس قول کو نقل کرنے کے بعد مذکور ہے کہ امام مالک رحمہ اللہ نے جو کہا ہے وہی حق ہے، کیونکہ اس میں پہلی حالت (رسم عثمانی) کی بقاء اور حفاظت ہے جس کو بعد والے طبقات نے پہلے طبقات سے سیکھا ہے۔
- اِمام احمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ الف، واؤ اور یاء وغیرہ کی کتابت میں رسم عثمانی کی مخالفت کرنا حرام ہے۔
- اِمام بیہقی رحمہ اللہ شعب الایمان میں فرماتے ہیں کہ جو شخص مصحف لکھنا چاہتا ہو، اس کے لئے ضروری ہے کہ وہ رسم عثمانی کی حفاظت کرے اور اسی کے مطابق لکھے، نہ اس کی مخالفت کرے اور نہ ہی اس میں کوئی ردوبدل کرے، کیونکہ وہ لوگ ہم سے زیادہ عالم، دل وزبان کے سچے اور امانت دار تھے۔ ہمیں ان سے زیادہ بڑا عالم ہونے کی غلط فہمی میں مبتلا نہیں ہونا چاہئے۔
- امام جعبری رحمہ اللہ وغیرہ نے ائمہ اربعہ سے رسم عثمانی کے واجب الاتباع ہونے پر اجماع نقل کیا ہے۔
- استاد عبدالرحمٰن بن القاضی المغربی رحمہ اللہ مذکورہ آثار نقل کرنے کے بعد فرماتے ہیں کہ رسم عثمانی کے علاوہ کسی اور رسم میں قرآن مجید لکھنا جائز نہیں ہے اور رسم عثمانی کے عامة الناس کو سمجھ نہ آنے کی اس علت کو توجہ نہیں دی جائے گی کہ لوگ رسم عثمانی کو درست طریقہ سے پڑھ نہیں سکتے۔ یہ کوئی قابل قبول علت نہیں ہے، کیونکہ اُمت کے ہر فرد پر واجب ہے کہ وہ قرآن مجید کو رسم عثمانی کے مطابق سیکھے اور پڑھے اور کسی شخص کا رسم عثمانی کے خلاف لکھنا مردود ہے کیونکہ رسم عثمانی کے موافق واجب الاتباع ہونے پر امت کا اجماع ہو چکا ہے۔
- صاحب فتح الرحمن مذکورہ آثار ذکر کرنے کے بعد فرماتے ہیں کہ رسم عثمانی میں جہاں الف ہے وہاں الف لکھنا، جہاں کلمہ متصل ہے وہاں متصل لکھنا اور جہاں منفصل ہے وہاں منفصل لکھنا واجب ہے۔ اسی طرح جہاں تاء ہے وہاں تاء اور جہاں ھاء ہے وہاں ھاء سے لکھنا واجب ہے اور جو اس رسم کی مخالفت کرے گا وہ گناہگار ہے۔
- ابن الحاج کی 'المدخل' میں ہے کہ مصحف لکھنے والے پر زور دیا جائے کہ وہ عصر حاضر کے جدید رسوم کو چھوڑ کر اس رسم الخط کو اختیار کرے جس پر امت کا اجماع ہے اور جس پر حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے لکھوایا تھا۔
- شرح الطحاوی میں ہے کہ جو شخص قرآن مجید لکھنا چاہتا ہے اس کو چاہئے کہ وہ کلماتِ قرآنیہ کو مصحف عثمانی کی ترتیب پر منظّم کرے، کیونکہ اس پر امت کا اجماع ہے۔
- قاضی عیاض رحمہ اللہ کی کتاب الشفاء میں ہے کہ مسلمانوں کا اس بات پر اجماع ہے کہ جو کچھ دو گتوں کے درمیان "الحمد لله رب العالمين سے شروع ہو کر من الجنة والناس تک" ہے وہ قرآن ہے، اللہ کی کلام اور وحی ہے جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل کی گئی ہے اس میں جو کچھ موجود ہے وہ سب برحق ہے۔ جو شخص جان بوجھ کر اس

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں کوئی حرف کم کردے یا بدل ڈالے یا کسی حرف کو زیادہ کردے جو مجمع علیہ قرآن میں موجود نہیں، ایسا سب کچھ کرنے والا شخص کافر ہے۔

ان کی تائید ان کے شارحین نے بھی کی ہے جن میں سے امام ملا علی قاری رحمہ اللہ اور الشہاب الخضابی رحمہ اللہ قابل ذکر ہیں۔ دونوں کہتے ہیں کہ قرآن میں زیادتی کفر ہے خواہ وہ زیادتی حرفاً ہو، کتابۃً ہو یا قراءۃً ہو۔

نظام الدین نیساپوری رحمہ اللہ کی تفسیر میں علماء کی ایک جماعت سے منقول ہے کہ قراء، علماء اور کاتبوں پر واجب ہے کہ وہ اسی رسم کی پیروی کریں، کیونکہ یہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کا رسم ہے، جو امین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور کاتب وحی تھے۔

- امام مالک رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ قرآن اس رسم پر لکھا گیا ہے جس پر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنتے تھے۔
- حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے فرمایا کہ اگر میں والی بنا تو مصاحف میں وہی کروں گا جو حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے کیا ہے۔

صاحب الابریز رحمہ اللہ نے اپنے شیخ عبدالعزیز الدباغ رحمہ اللہ سے ذکر کیا ہے کہ قرآن کا رسم اسرار مشاہدہ اور کمال رفعت میں سے ہے جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان اقدس سے صادر ہوا ہے۔ جس میں صحابہ کرام وغیرہ کا کوئی دخل نہیں ہے۔ یہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے توقیفی ہے جس کا آپ صلی اللہ علیہ وسلم حکم دیتے تھے کہ ان کلمات کو معروف ہیئت پر الف کی زیادتی یا کمی وغیرہ کے ساتھ لکھا جائے۔ رسم قرآن بھی ایک راز ہے جس تک توفیق الٰہی کے بغیر عقول رسائی حاصل نہیں کرسکتیں۔ جس طرح نظم قرآن معجزہ ہے اسی طرح قرآن کا رسم بھی ایک معجزہ الٰہی ہے۔

رسم قرآن کے توقیفی ہونے کے دلائل میں سے ایک دلیل یہ قرآنی آیت بھی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ﴿إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَإِنَّا لَهُ لَحٰفِظُوْنَ﴾ [الحجر:۹]

اس آیت مبارکہ میں اللہ تعالیٰ نے واضح کردیا ہے کہ اس نے کتابت قرآن کی حفاظت کی ذمہ داری بھی اٹھائی ہے۔ لفظ "رحمت، نعمت" جیسے کلمات میں وقفاً تاء کے ساتھ اور "وسوف یؤت" میں بغیر جازم کے یاء کے حذف اور تاء کے سکون کے ساتھ اور "یدع الانسان، ویمح، سندع" میں حذف واؤ کے ساتھ تواتر سے ثابت ہے۔

اگر رسم عثمانی توقیفی نہ ہوتا تو اللہ تعالیٰ کی یہ خبر ﴿إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَإِنَّا لَهُ لَحٰفِظُوْنَ﴾ [الحجر:۹] جھوٹی ہوجاتی جو کہ محال ہے۔ یعنی اگر رسم عثمانی غیر توقیفی ہوتا جس کو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اپنی وسعت علمی کے مطابق لکھا ہے جیسا کہ بعض کا خیال ہے تو اس سے لازم آتا ہے کہ لفظ "رحمت، نعمت" ھاء کے ساتھ وسوف یؤت، یاء کے ساتھ اور ویدع وغیرہ واؤ کے ساتھ نازل کئے گئے تھے جن کو صحابہ رضی اللہ عنہم نے خط سے عدم واقفیت اور جہالت سے تاء کے ساتھ، حذف یاء اور حذف واؤ سے لکھ دیا اور چودہ سو سال گزر جانے کے باوجود امت ان کی اس غلطی کی پیروی کرتی چلی آئی ہے یعنی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ سے لے کر آج تک پوری اُمت قرآنی حروف کو بدلنے اور حذف وزیادتی کے جرم کی مرتکب ہوتی رہی ہے۔

اور اللہ تعالیٰ کی یہ خبر ﴿إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَإِنَّا لَهُ لَحٰفِظُوْنَ﴾ [الحجر:۹] جھوٹی ہے۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ کی خبر کا جھوٹا ہونا محال اور باطل ہے۔ لہٰذا اس خبر نے اس اعتراض کو باطل کردیا جو رسم عثمانی کے عدم توقیفی ہونے پر کیا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

گیا۔ جب اس خبر نے عدم توقیفی کے نظریہ کو باطل کر دیا تو اس کی ضد توقیف نبوی ہونا ثابت ہو گیا یعنی رسم عثمانی توقیفی ہے اور اس میں تبدیلی کرنا حرام ہے۔

بعض ایسے آثار منقول ہیں، جن سے محسوس ہوتا ہے کہ نبی کریم ﷺ حروف کو پہچانتے تھے اور علماء کی ایک جماعت کا یہی میلان ہے جن میں سے ابو محمد الشیبانی، ابوذر الھروی، ابوالولید الباجی اور ابو الفتح النیسابوری رحمہم اللہ قابل ذکر ہیں۔ انہوں نے درج ذیل دلائل سے استدلال کیا ہے۔

- ابن ابی الشیبہ رحمہ اللہ وغیرہ سے مروی ہے: « ما مات رسول الله حتی کتب و قرأ » کہ نبی کریم ﷺ وفات سے پہلے لکھنا اور پڑھنا جانتے تھے۔''
- ابن ماجہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے نبی کریم ﷺ کا یہ قول نقل کیا ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: «رأیت لیلة أسري بي مکتوبا علی باب الجنة : الصدقة بعشر أمثالها ، والقرض ثمانیة عشر »''میں نے معراج کی رات جنت کے دروازے پر یہ لکھا ہوا دیکھا کہ صدقہ کا ثواب دس گنا اور قرض کا ثواب اٹھارہ گنا ملتا ہے۔'' اس سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ ﷺ پڑھنا جانتے تھے۔
- ابن اسحاق رحمہ اللہ کی روایت میں قصہ حدیبیہ والی حدیث میں مذکور ہے کہ « فأخذ رسول الله الکتاب فکتب : هذا ما قضی علیه محمد بن عبدالله » ''نبی کریم ﷺ نے ورق لیا اور اس پر لکھا کہ یہ وہ معاہدہ ہے جس پر محمد بن عبداللہ نے فیصلہ کیا ہے۔'' دوسری روایت میں ہے: «ولیس یحسن أن یکتب فکتب» ''آپ کی کتابت خوبصورت نہیں تھی، پس آپ نے لکھا'' تیسری روایت میں: « فکتب بیده » کی زیادتی ہے کہ آپ ﷺ نے اپنے ہاتھ سے لکھا۔ اس حدیث کو امام بخاری نے اپنی صحیح میں، طبری رحمہ اللہ اور خازن رحمہ اللہ نے اپنی تفسیر میں اور یمنی رحمہ اللہ نے اپنی شرح میں نقل کیا ہے۔
- امام جعفر صادق رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ انہوں نے فرمایا: «کان علیه السلام یقرأ من الکتاب و إن کان لا یکتب» ''نبی کریم ﷺ کتاب پڑھ لیا کرتے تھے اگرچہ لکھ نہیں سکتے تھے۔'' اس اثر کو ابو البقاء رحمہ اللہ نے الکلیات میں اور ابوالمکارم رحمہ اللہ نے المدحة الکبریٰ میں ذکر کیا ہے۔
- ابوبکر النقاش رحمہ اللہ نے ابوکبشۃ السلولی رحمہ اللہ کی سند سے نقل کیا ہے کہ « إنه قرأ صحیفة لعیینة بن حصن وأخبر بمعناها» نبی کریم ﷺ نے حضرت عینیہ بن حصن رضی اللہ عنہ کا صحیفہ پڑھا اور اس کا معنی بتایا۔ اس حدیث کو ابوحیان رحمہ اللہ نے اپنی بحر میں نقل کیا ہے اور انہوں نے فرمایا کہ نبی ﷺ کی کتابت کی دو صورتیں ہوسکتی ہیں۔

① ایک صورت تو یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے قلم کو ان کے ہاتھ میں جاری کر دیا ہو اور قلم نے آپ ﷺ کے قصد کے بغیر ہی لکھ دیا ہو۔

② دوسری صورت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو اس وقت کتابت سکھا دی ہو جس طرح قراءت سکھا دی تھی حالانکہ وہ پڑھنا نہیں جانتے تھے اور یہ آپ کے کمال معجزہ کی علامت ہے۔

- قاضی عیاض رحمہ اللہ فرماتے ہیں: آپ ﷺ سے کتابت کے ثبوت کی روایات اگرچہ صحیح نہیں ہیں لیکن یہ بھی کوئی بعید بات نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو کتابت اور قراءت دونوں کا علم عطا کر دیا ہو اور ایسے آثار موجود

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

ہیں جن سے محسوس ہوتا ہے کہ آپ ﷺ حروف کے خط اور حسن تصویر کو پہچانتے تھے۔

* بخاری کی بعض روایات میں منقول ہے کہ نبی کریم ﷺ نے اپنی وفات سے چار دن پہلے' اور یہ جمعرات کا دن تھا' صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو فرمایا: «ایتونی بکتف أکتب لکم کتابا لا تضلوا من بعدي »''میرے پاس شانہ لاؤ میں تمہیں کچھ لکھ دوں تا کہ تم میرے بعد گمراہ نہ ہوسکو۔''

قرآن مجید کی اس آیت مبارکہ ﴿ وَمَا كُنْتَ تَتْلُوْا مِنْ قَبْلِهٖ مِنْ كِتٰبٍ ﴾[العنکبوت:۴۸] کا انہوں نے یہ جواب دیا ہے کہ یہ آپ ﷺ کی تعلیم سے پہلے کی نازل کردہ ہے اور اس میں بھی آپ ﷺ کا معجزہ کارفرما ہے کہ پہلے آپ اُمی تھے پھر ایسے عظیم الشان علوم لے کر آئے جن کا ایک اُمی سے صدور محال ہے۔آپ کا اُمی ہونے کے باوجود ایسے علوم لانا بھی کمال معجزہ کی دلیل ہے۔

جمہور علماء کا خیال ہے کہ نبی کریم ﷺ لغوی معنی میں اُمی تھے، یعنی نہ لکھ سکتے تھے اور نہ ہی لکھا ہوا پڑھ سکتے تھے۔ انہوں نے قرآنی آیت ﴿ وَمَا كُنْتَ تَتْلُوْا مِنْ قَبْلِهٖ مِنْ كِتٰبٍ ﴾[العنکبوت:۴۸]اور حدیث رسول ﷺ « نحن أمة أمية لا نكتب ولا نحسب » ہم اُمی امت ہیں نہ لکھ سکتے اور نہ گن سکتے ہیں، سے استدلال کیا ہے۔اور کہا ہے کہ آپ ﷺ کا کتابت وقراءت کو جاننا آپ ﷺ کے اُمی ہونے کے معجزہ کو باطل کر دیتا ہے کہ وہ نبی اُمی ہوں گے اور معجزات میں ایک معجزے کا دوسرے معجزہ کو ختم کر دینا محال ہے اور حدیث میں « فکتب » کے الفاظ سے مراد «أمر بالکتب» ہے کہ آپ نے لکھنے کا حکم دیا۔

الابی اور السنوسی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ قاضی عیاض رحمہ اللہ نے حق بات کہی ہے کہ آپ ﷺ نے نہیں لکھا، لیکن اگر کوئی شخص اس کا قائل ہے تو اس سے کفر یا فسق لازم نہیں آتا بلکہ یہ ایک غلطی ہے۔

المواھب میں منقول ہے کہ صحیح ترین بات یہی ہے کہ آپ ﷺ نے اپنے ہاتھ سے نہیں لکھا، کیونکہ اگر ایسا ہوتا تو ضرور تواتر کے ساتھ ہم تک پہنچتا۔

بعض نے فریقین کے دلائل میں تطبیق دے کر حیران کن کام کیا ہے کہ نبی کریم ﷺ اپنی زندگی کے ابتدائی ایام میں امی تھے اور آخر حیات میں کتابت وقراءۃ کو جانتے تھے۔ واللہ أعلم

رسم عثمانی کے بارے میں بعض مؤرخین نے ذکر کیا ہے کہ یہ صحابہ کرام کی طرف سے اصلاح کی گئی تھی جس کی مخالفت کرنا جائز ہے۔اسی طرح شیخ الاسلام عزبن عبدالسلام رحمہ اللہ سے منقول ہے کہ پہلی رسم پر آج مصحف کی کتابت جائز نہیں ہے۔بعض متاخرین نے ذکر کیا ہے کہ رسم عثمانی کی اتباع فقط پہلے زمانے میں ضروری تھی اب نہیں ہے۔

مذکورہ تمام اقوال وآثار نا قابل توجہ اور نا قابل قبول ہیں، کیونکہ اس سے رسم کو بالتدریج ترک کرنا لازم آتا ہے اور ایک ایسی چیز جس کو سلف ثابت کر چکے ہیں جاہلوں کی جہالت کی رعایت کرتے ہوئے اس کو چھوڑنا جائز نہیں ہے۔ خصوصاً جبکہ وہ قراءت کے بنیادی ارکان میں سے ہو۔علاوہ ازیں اس سے قراءتِ قرآنیہ اور علوم الاداء کے ضیاع کا خطرہ ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حافظ محمد سمیع اللہ فراز☆

رسمِ عثمانی کا التزام اور اس بارے میں علماء کی آراء

مقالہ نگار حافظ سمیع اللہ فراز ﷾ نے چند سال قبل شیخ زید اسلامک سنٹر، جامعہ پنجاب سے علوم اسلامیہ میں پروفیسر ڈاکٹر حافظ عبداللہ ﷾ (شیخ زید اسلامک سنٹر، پنجاب یونیورسٹی، لاہور) کے زیرنگرانی ایم فل کی ڈگری حاصل کی ہے۔ موصوف کے مقالہ کا عنوان تھا: ''رسم عثمانی اور اس کی شرعی حیثیت''۔ مقالہ مذکور کے بہترین مقالہ جات کی فہرست میں شامل ہونے کی وجہ سے اسلامک سنٹر نے بعد ازاں اسے کتابی صورت میں طبع کروایا ہے۔ زیرنظر مضمون اسی مقالہ کی ایک فصل کے انتخاب پر مشتمل ہے، جسے فاضل مقالہ نگار نے ماہنامہ رُشد قراء ات نمبر کے قارئین کیلئے ارسال فرمایا ہے۔ [ادارہ]

کلماتِ قرآنیہ کا ایک بڑا حصہ تلفظ کے موافق یعنی قیاسی ہے، لیکن چند کلمات تلفظ کے خلاف لکھے جاتے ہیں اور سیدنا عثمان ﷛ نے صحابہ کرام ﷢ کے اجماع سے ایسے کلمات یا الفاظِ قرآنی میں قرآن کی کتابت کروائی۔ بایں وجہ اِن کو رسم عثمانی کہا جاتا ہے۔ کیا رسمِ عثمانی اور رسمِ قیاسی کے مابین فرق واختلاف باقی رہنا چاہئے؟ یا مصاحف کی کتابت وطباعت میں رسمِ عثمانی کے قواعد وضوابط کی پابندی واجب ہے؟ یہ وہ سوال ہیں جس نے علماءِ رسم کے علاوہ مورخین کے زاویۂ فکر کو بنیادی طور پر دو طبقات میں تقسیم کیا ہے، کیونکہ لغتِ عربی اور اس کے رسم الخط سمیت، دنیا کی ہر زبان اپنے تطور وارتقاء کا سفر جاری رکھتے ہوئے اپنے اندر کئی تبدیلیوں کی متحمل رہتی ہے اور لازمی نتیجہ کے طور پر اس کا رسم الخط بھی جدت ونشو کا متقاضی رہتا ہے۔ اس کے مقابلہ میں رسمِ قرآنی یا رسمِ عثمانی نے اِس عام مروّجہ 'اصولِ نشو' کی قبولیت سے ہمیشہ توقف کیا ہے۔

قرآنی رسم کی اِسی قدامت کو مدنظر رکھتے ہوئے ایک مکتبۂ فکر کے نزدیک رسمِ مذکور میں چونکہ کسی تبدیلی کی گنجائش نہیں چنانچہ طباعتِ مصاحف میں اِسی کی پابندی لازمی ہے۔ جب کہ اِس کے مقابلہ میں فکر کا ایک زاویہ یہ بھی تھا کہ مرورِ زمان کے ساتھ زبانوں اور ان کے رسوم الخطوط کی تبدیلی کا لوگوں کے مزاج وفہم پر اثر انداز ہونا ایک لازمی امر ہے لہٰذا رسمِ قرآنی کو لوگوں کی آسانی اور مزاج کے موافق بنانے کیلئے قدیم رسمِ قرآنی میں تبدیلی کی گنجائش موجود رکھتے ہوئے رسمِ عثمانی کا التزام ضروری نہیں۔ اِسی سوچ کے حامل بعض افراد نے قدرے اعتدال کا مظاہرہ کرتے ہوئے اِس کی خلاف ورزی کو 'ضروری' کی بجائے صرف 'جائز' قرار دیا۔ گویا رسمِ عثمانی کے التزام وعدمِ التزام کے بارے میں تین مواقف سامنے آئے:

☆ خطیب مرکزی مسجد DHA، لاہور، لیکچرار فاسٹ یونیورسٹی، لاہور

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

* رسمِ عثمانی کے عدمِ التزام کا وجوب
* رسمِ عثمانی کے عدمِ التزام کا جواز
* رسمِ عثمانی کے التزام کا وجوب

رسمِ عثمانی کے عدمِ التزام کا وجوب

اِس نظریہ کے مطابق: مصاحف کے دورِ طباعت و کتابت میں خصوصیاتِ رسمِ عثمانی سے پرہیز کرتے ہوئے عصرِ حاضر میں رسمِ عثمانی کے التزام کی بجائے رائج عربی قواعدِ املاء پر عملدرآمد ہونا چاہیے۔ عوام کے لیے رسمِ عثمانی کے مطابق مکتوب مصاحف میں قراءتِ قرآن کے لحاظ سے کئی مفاسد ہیں جبکہ خواص کے لیے اس کی گنجائش موجود ہے۔

علماءِ سلف میں سب سے پہلے سلطان العلماء العز بن عبد السلام رحمہ اللہ [م ٦٦٠ھ] نے اسی موقف کی بنیاد پر رسمِ عثمانی سے پرہیز کرنے کی تلقین کی۔①

علامہ العز بن عبدالسلام رحمہ اللہ کے اِس موقف کو علامہ قسطلانی رحمہ اللہ② اور علامہ الدمیاطی رحمہ اللہ③ کے علاوہ علامہ زرکشی رحمہ اللہ نے اِن الفاظ میں ذکر کیا ہے:

”قال الشیخ عز الدین بن عبد السلام : لا تجوز کتابة المصحف ......الآن......علی الرسوم الأولی باصطلاح الأئمة لئلا یوقع فی تغییر الجهال“④

”یعنی اب قرآن مجید کی کتابت ائمۂ رسم کی اصطلاح والے پہلے رسم الخط پر جائز نہیں، کیونکہ اس سے جاہل لوگوں کے سنگین غلطی میں مبتلا ہونے کا اندیشہ ہے۔“

علامہ زرکشی رحمہ اللہ کے موقف کی تحقیق الشیخ عزالدین بن عبدالسلام رحمہ اللہ کے اس قول کو ذکر کرنے کی وجہ سے بعض متاخرین مثلاً علامہ عبدالعظیم الزرقانی رحمہ اللہ⑤، ڈاکٹر صبحی صالح رحمہ اللہ⑥، ڈاکٹر لبیب السعید رحمہ اللہ⑦ اور حافظ احمد یار رحمہ اللہ⑧ نے علامہ بدرالدین زرکشی رحمہ اللہ کو بھی اِسی مذکورہ رائے کا قائل قرار دیا ہے جو کہ راقم کے نزدیک درست نہیں۔

درحقیقت مذکورہ مصنفین علامہ عزالدین بن عبد السلام رحمہ اللہ اور اس پر علامہ زرکشی رحمہ اللہ کے تعقیبی قول اور محاکمہ کے مابین فرق کرنے سے قاصر رہے ہیں اور دونوں اَقوال کو ایک ہی سمجھ کر اس پر حکم لگا دیا گیا ہے⑨۔ علامہ عزالدین رحمہ اللہ کا قول صرف اسی قدر ہے جتنا کہ گزشتہ اقتباس میں نقل کیا گیا ہے۔ اس کے متصل بعد علامہ زرکشی رحمہ اللہ کے اپنے الفاظ اِس طرح ہیں:

”ولکن لا ینبغی إجراء هذا علی إطلاقه؛ لئلا یؤدّی إلی دروس العلم، وشیء أحکمته القدماء لا یترك مراعاته لجهل الجاهلین؛ ولن تخلو الارض من قائم لله بالحجة“⑩

”یعنی (علامہ عزالدین رحمہ اللہ کے) اِس موقف کا اطلاق عمومی طور پر درست نہیں کیونکہ (مخصوص) جاہلین کے جہل کی وجہ سے علماءِ سلف کی بیان کردہ حکمتوں کو ترک نہیں کیا جا سکتا اور اس پر دلائل کے لحاظ سے بھی کمی نہیں۔“

علامہ زرکشی رحمہ اللہ کا مذکورہ قول صراحتاً قولِ اوّل کے خلاف اور متناقض ہے۔ دورانِ طباعت کاتب (Composer) اور مطبع (Press) کیلئے ضروری تھا کہ وہ علامہ زرکشی رحمہ اللہ کے قول کو نئے پیراگراف سے شروع کرتے۔ آئندہ طباعت میں اِس امر کو ملحوظ رکھنا چاہیے۔ لیکن علامہ زرقانی رحمہ اللہ کے حسبِ ذیل الفاظ سے ظاہر ہے کہ اُنہوں نے علامہ عزالدین بن عبدالسلام رحمہ اللہ اور علامہ زرکشی رحمہ اللہ کے اقوال میں تفریق کیے بغیر ان کو ایک ہی موقف

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ومسلک کا قائل شمار کیا ہے۔ جبکہ درحقیقت ایسا نہیں:

”يميل صاحب التبيان ومن قبله صاحب البرهان، إلى ما يفهم من كلامهم العز ابن عبد السلام، من أنه يجوز بل يجب كتابة المصحف الآن لعامة الناس على الاصطلاحات المعروفة الشائعة عندهم......“(۱۱)

مذکورہ صراحت کے بعد یہ کہنا درست ہوگا کہ علامہ زرکشی رحمہ اللہ بھی رسمِ عثمانی کے التزام کے قائلین میں سے ہیں اور انہوں نے علامہ عزالدین بن عبدالسلام رحمہ اللہ کی رائے سے اتفاق نہیں کیا۔

جہاں تک علامہ عزالدین بن عبدالسلام رحمہ اللہ کے موقف ومسلک کا تعلق ہے تو وہ مجتہد اور جید عالم دین ہونے کے لحاظ سے اپنی رائے کے اظہار کا حق محفوظ رکھتے ہیں، کیونکہ وہ امت کے معاملہ میں تیسیر وسہولت کے قائل تھے۔ جیسا کہ علامہ غانم رحمہ اللہ نے اس کا ذکر کیا ہے:

”وليس غريبا على الإمام العز مثل هذا الرأي الذى تفرد به فهو صاحب نظرية المصالح، فالشريعة (كلها مصالح، إمّا تدرأ مفاسد أو تجلب مصالح)، وقد أداه اجتهاده أن فى مذهبه مصلحة وتيسيراً على الأمة“(۱۲)

”یعنی امام عزالدین بن عبدالسلام رحمہ اللہ کی انفرادی رائے کی وجہ سے اُن پر اظہارِ تعجب نہیں کیا جا سکتا کیونکہ وہ نظریۂ مصالح سے واقف کار ہیں اور شریعت مصالح سے بھرپور ہے خواہ وہ مفاسد کو دور کرنے کا معاملہ ہو یا کسی مصلحت کے حصول کا۔ انہوں نے اپنے مذہب کے مطابق مصلحت اور امت پر آسانی کے پیش نظر اجتہادی موقف اختیار کیا ہے۔“

ورنہ متاخرین علماء میں سے کوئی قابلِ ذکر نام ایسا نہیں جس نے اِس رائے مذکورہ سے اتفاق کیا ہو، کیونکہ صحابہ کرام کا اتفاق صرف اُسی معاملہ پر ممکن ہوسکتا ہے جو اُن کے ہاں متحقق ہو کر واضح ہو چکا ہو۔ جیسا کہ علامہ قسطلانی رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

” ولم يكن ذلك الصحابة كيف اتفق بل على أمر عندهم قد تحقق “(۱۳)

چنانچہ رسمِ عثمانی سے پرہیز اور اس کے عدمِ التزام کا نظریہ صرف علامہ عزالدین بن عبدالسلام رحمہ اللہ کے ایک قول کے سہارے پر کھڑا ہے جو کہ علماءِ امت کے اجماع کے مقابلے میں متروک العمل ٹھہرتا ہے۔

رسمِ عثمانی کا جوازِ عدمِ التزام

رسمِ عثمانی کے عدمِ التزام کے متعلق پہلے اور دوسرے نظریہ میں وجوب اور جواز کا فرق ہے۔ اِس ضمن میں سب سے پہلے قاضی ابو بکر الباقلانی رحمہ اللہ نے مستعمل طریقۂ املاء میں مصاحف کی کتابت کے جواز کا فتویٰ دیا۔ ان کے نزدیک کسی دلیل قطعی سے امت کیلئے کوئی متعین رسم مخصوص ومشروع نہیں کیا گیا۔ علامہ زرقانی رحمہ اللہ نے الانتصار کے حوالے سے قاضی ابوبکر الباقلانی رحمہ اللہ کا درج ذیل قول نقل کیا ہے اہمیت کے پیش نظر مکمل اقتباس پیشِ خدمت ہے:

”وأما الكتابة فلم يفرض الله على الأمة فيها شيئا، إذ لم يأخذ على كُتّاب القرآن وخُطّاط المصاحف رسماً بعينه دون غيره أوجبه عليهم وترك ما عداه...... وكان الناس قد أجازوا ذلك وأجازو أن يكتب كل واحد منهم بما هو عادته، وما هو أسهل وأشهر وأولىٰ، من غير تاثيم ولا تناكر، علم أنه لم يؤخذ فى ذلك على الناس حدٌّ مخصوص كما أخذ عليهم فى القراءة والأذان۔ والسبب فى ذلك أن الخطوط إنما هى علامات ورسوم تجرى مجرى

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

الإشارات والعقود والرموز، فكل رسم دالٌ على الكلمة مفيدٍ لوجه قراء تها تجب صحته وتصويب الكاتب به على أى صورة كانت۔ وبالجملة فكل من ادّعى أنه يجب على الناس رسم مخصوص وجب عليه أن يقيم لحجة دعواه۔ وانی له ذلك"۔⑭

''علامہ زرقانی رحمہ اللہ ، مذکورہ رائے پر مناقشہ کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ مذکورہ رائے کئی وجوہ کی بنیاد پر قابلِ استدلال نہیں۔ مثلاً: علامہ باقلانی رحمہ اللہ کی رائے کے مقابلہ میں سنت اور اجماعِ صحابہ کے علاوہ جمہور علماء کے اقوالِ التزام موجود ہیں۔ قاضی ابو بکر رحمہ اللہ کا یہ دعویٰ کرنا کہ یہ سنت سے ثابت نہیں تو یہ بھی مردود ہے، کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے کتّابِ وحی کو اسی رسم کا حکم ارشاد فرمایا، جیسے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے جمع ابی بکر اور پھر جمع عثمانی میں اسی رسم کے موافق کتابت کی جو وہ عہدِ نبوی میں استعمال کرتے تھے۔ مذکورہ رائے کے ابطال کی تیسری وجہ اجماعِ صحابہ کا انعقاد ہے اس کے بعد کسی ممکنہ صورت کی گنجائش باقی نہیں رہتی کہ ہم اجماعِ صحابہ کے خلاف اس کی اجازت دیں۔''⑮

عبدالعزیز دباغ رحمہ اللہ نے قاضی ابو بکر رحمہ اللہ کی رائے سے اتفاق نہیں کیا:

''قاضی ابو بکر رحمہ اللہ کا یہ کہنا کہ رسم الخط کے اتباع کا وجوب نہ کتاب اللہ سے ثابت ہے نہ کلام الرسول سے نہ اجماع سے نہ قیاس سے، (لہٰذا اختیار ہے جس طرح چاہے لکھے) صحیح نہیں ہے۔ کہ قرآن مجید میں ارشاد ہے: جو کچھ بھی تم کو رسول ﷺ دیں وہ لو اور جس سے منع فرمائیں اس سے باز آؤ۔ اور یہ واضح ہو چکا کہ رسم الخط توقیفی ہے، صحابہ کی اصطلاح نہیں ہے (لہٰذا رسول کا دیا ہوا ہے اور اس کا لینا واجب ہے)۔ اور اگر یہ شبہ کرو کہ حضرت ﷺ نے اس طریق پر کتابتِ قرآن کا حکم نہیں فرمایا، تو آپ کے زمانہ میں صحابہ کا اس طریق پر لکھنا اور حضرت ﷺ کا اس کو قائم و برقرار رکھنا ہی [سنتِ تقریری کے ذریعے] حکم کے درجہ میں ہے''۔⑯

جامعۃ الازہر کی مجلسِ فتویٰ نے بھی علامہ ابو بکر الباقلانی رحمہ اللہ کی رائے کو ضعیف قرار دیتے ہوئے کتابتِ مصحف میں رسمِ عثمانی کے التزام کا حکم دیا:

"أما ما يراه أبو بكر الباقلانی من أن الرسم العثماني لا يلزم أن يتبع فی كتابة المصحف فهو رأي ضعيف لأن الأئمة في جميع العصور المختلفة درجوا علىٰ التزامه في كتابة المصحف، ولأن سدّ ذرائع انفساد ۔مهما كانت بعيدة۔ أصل من أصول الشريعة الإسلامية التي تبني الأحكام عليها وما كان موقف الأئمة من الرسم العثماني إلا بدافع هذا الأصل العظيم مبالغة في حفظ القرآن وصونه"⑰

''یعنی بہرحال ابو بکر الباقلانی ﷺ کی کتابتِ مصحف میں رسمِ عثمانی کا اتباع لازم نہ ہونے کی رائے ضعیف ہے، کیونکہ تمام ادوار میں علماءِ امت نے کتابتِ مصحف کیلئے رسمِ عثمانی کے التزام کو ہی ترجیح دی ہے۔ ممکنہ فساد کے اسباب کا تدارک ہی شریعت کا اصل الاصول ہے جس پر احکام کا مدار ہے۔ بعینہٖ رسمِ عثمانی کے التزام کے بارے میں ائمہ کا موقف بھی قرآن کی حفظ وصیانت کے اسی مقصدِ عظیم کے دفاع کیلئے ہے۔''

علماء کے مذکورہ اقوال کے علاوہ مصری مجلسِ فتویٰ کی صراحت کے بعد قاضی ابو بکر الباقلانی رحمہ اللہ کے موقف کے جواز اور اس سے استدلال کی حقیقت واضح ہو جاتی ہے۔ قاضی ابو بکر الباقلانی رحمہ اللہ کے علاوہ علامہ ابن خلدون رحمہ اللہ نے بھی رسمِ عثمانی کی مخالفت کو جائز قرار دیا ہے۔ مقدمہ میں رقمطراز ہیں:

"ولا تلتفتن فی ذلك إلى ما يزعُمه بعض المغفَّلين من أنهم كانوا محكمين لصناعة الخط، وأن ما يُتخيل من مخالفة خطوطهم لأصول الرسم ليس كما يُتخيّل، بل لكلها وجه......

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الخ‘‘(۱۸)

لیکن علماءِ رسم نے علامہ ابن خلدون رحمہ اللہ کی رائے سے بھی اتفاق نہیں کیا۔ اس کی صراحت کرتے ہوئے علامہ المارغنی رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

”لا يجوز لأحد أن يطعن في شئ مما رسمه الصحابة فى المصاحف، لأنه طعن في مجمع عليه، ولأن الطعن في الكتابة كالطعن في التلاوة وقد بلغ التهور ببعض المؤرخين إلى أن قال في مرسوم الصحابة ما لا يليق بعظيم علمهم الراسخ وشريف مقامهم الباذخ فإياك أن تغتر به“(۱۹)

قاضی ابو بکر الباقلانی رحمہ اللہ اور علامہ ابن خلدون رحمہ اللہ کے اقوال کی بنیاد پر بعض علماء کا موقف ہے کہ خواص اور اہلِ علم کیلئے تو اس کا التزام ضروری ہے، لیکن عوام کے لئے رسمِ عثمانی کی بجائے مروّجہ رسم میں مصاحف کی کتابت وطباعت جائز ہے۔ جیسا کہ علامہ الدمیاطی رحمہ اللہ نے اِس رائے کو اِن الفاظ میں نقل کیا ہے:

”ورأى بعضهم قصر الرسم بالاصطلاح العثمانى على مصاحف الخواصّ، وإباحة رسمه للعوامّ، بالاصطلاحات الشائعة بينهم“ (۲۰)

علامہ ابو طاہر السندی رحمہ اللہ اس نظریہ کے قائلین کا موقف نقل کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

”وذهب بعض المتأخرين وبعض المعاصرين إلى وجوب كتابة المصاحف للعامة بالقواعد الإملائية، ولكن تجب المحافظة -عندهم- على الرسم العثماني القديم كأثر من الآثار الإسلامية النفيسة الموروثة عن السلف الصالح، فمن ثَمّ تكتب مصاحف لخواص الناس بالرسم العثماني“(۲۱)

”یعنی بعض متاخرین اور دورِ حاضر کے محققین نے قواعدِ املائی کے عام قواعد کے تحت مصاحف کی کتابت کو ضروری قرار دیا ہے، لیکن ان کے نزدیک قدیم رسمِ عثمانی کی حفاظت بھی ضروری ہے کیونکہ وہ ماثور اور پرانے اسلامی آثار میں سے سلفِ صالح کی ایک نفیس علامت ہے۔ چنانچہ خاص لوگوں کیلئے رسمِ عثمانی کے مطابق ہی مصاحف لکھے جائیں۔“

علامہ عبد العظیم الزرقانی رحمہ اللہ اس رائے پر تبصرہ کرتے ہوئے رقمطراز ہیں:

”وهذا الرأي يقوم على رعاية الاحتياط للقرآن من ناحيتين:

① ناحية كتابته فى كل عصر بالرسم المعروف فيه إبعاد للناس عن اللبس والخلط فى القرآن.

② وناحية إبقاء رسمه الأول المأثور، يقرؤه العارفون به ومن لا يخشى عليهم الإلتباس“(۲۲)

غالبًا اسی نظریہ سے متاثر ہونے اور اسی رفعِ التباس کی بناء پر ہی اہل مشرق (ایشیائی ممالک) میں بہت سی چیزوں میں رسمِ عثمانی سے بالفعل (عملاً) خلاف ورزی کا رواج ہو گیا ہے جبکہ اہلِ مغرب (افریقہ) میں رسمِ عثمانی کا التزام تاحال موجود ہے، کیونکہ وہ مسلکِ مالکی کے خواہاں ہیں اور اس بارے میں امام مالک رحمہ اللہ کا واضح قول ثابت ہے اور افریقہ اور مغرب میں زیادہ تر فقہ مالکی کا اتباع کیا جاتا ہے۔(۲۳)

اہل مشرق (خصوصاً برصغیر پاک و ہند) میں کتابتِ مصاحف کے دوران رسمِ عثمانی کی خلاف ورزی کی زیادہ مثالیں ملتی ہیں اس کی بڑی وجہ نقل صحیح کا التزام کرنے کی بجائے حافظہ و قیاس سے کام لینا ہے۔ پیشہ ورانہ عجلت بھی اس کا باعث بنتی ہے جس کا بڑا سبب کتاب مصاحف کی (رسمِ عثمانی سے) کم علمی اور کتابت کی ماہرانہ نگرانی اور پڑتال کا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فقدان ہے۔ مصاحف کے مُصحّحِین حضرات بھی رسم کی اغلاط سے یا تو خود بے خبر ہوتے ہیں یا رسم کی بجائے حرکات کی اغلاط پر زیادہ توجہ دیتے ہیں۔ نظریاتی حد تک لوگ ہمیشہ رسمِ عثمانی کے التزام کے قائل رہے ہیں بلکہ محتاط کاتب نقلِ صحیح کی پابندی بھی کرتے ہیں۔ یہ الگ بات ہے کہ منقول عنہ نسخہ میں ہی اغلاط موجود ہوں۔(۴۴)

دورِ حاضر میں رسمِ عثمانی کی بجائے رسمِ املائی میں کتابتِ مصاحف کے جواز کی سب سے بڑی وجہ عوامی سہولت بیان کی جاتی ہے، لیکن جن لوگوں نے دورِ حاضر میں، عوام کی سہولت کی خاطر، جدید رسمِ املائی کے مطابق مصاحف کی کتابت و طباعت کو ضروری قرار دیا ہے وہ یہ بھول جاتے ہیں کہ التباس و اشتباہ عوام کی بجائے پڑھے لکھے طبقہ کے مسائل میں سے ہے کیونکہ عوام کیلئے مشافہت وتلقی ضروری ہے۔ مشافہت وتلقی کے بغیر عام آدمی رسمِ املائی کو بھی غلط طریقہ پر ادا کرسکتا ہے۔ اس کی وضاحت کرتے ہوئے حافظ احمد یار رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

''عوام کی بجائے عرب ممالک کے خواندہ لوگوں کے لئے رسم الخط کی ثنویت (روزمرہ میں رسمِ قیاسی اور تلاوت میں رسمِ عثمانی سے واسطہ پڑنا) التباس اور صعوبت کا باعث بنتی ہے۔ ورنہ دنیا میں لاکھوں (بلکہ شاید) کروڑوں ایسے مسلمان ہیں جو اسی رسم عثمانی کے مطابق لکھے ہوئے مصاحف سے اپنے علاقے میں رائج علاماتِ ضبط کی بنا پر ہمیشہ درست تلاوت کرتے ہیں۔ بلکہ حقیقت یہ ہے کہ اس معاملہ میں 'عوام' کا نام تو محض ایک نعرہ کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے۔ ورنہ ضرورت تو پڑھے لکھے عربی دانوں کو رسمِ قرآن سے شناسا کرنے کی ہے۔ رسمِ قرآنی کو ترک کر دینا اس کا کوئی علاج نہیں۔ بلکہ اس کے مفاسد بہت زیادہ ہیں جبکہ رسمِ عثمانی کے التزام میں متعدد علمی اور دینی فوائد کا امکان غالب ہے''۔(۴۵)

لہٰذا مناسب ہے کہ عوام الناس کو رسمِ عثمانی اور اس کے رموز وفوائد اور خصوصیات سے روشناس کرایا جائے اور سرکاری سرپرستی میں اس کے انتظامات ترتیب دیے جائیں۔ اس کا ایک حل وہ اِن الفاظ میں بیان کرتے ہیں:

''مگر جدید اور قیاسی املاء کے عادی خواندہ لوگوں کے لئے رسمِ قرآنی میں کیسے سہولت پیدا کی جائے؟ اس سوال کا ایک جواب تو دقت نظر سے اختیار کردہ علاماتِ ضبط کا نظام ہے، دوسرا علاج اس کا الازہر والوں نے ۱۳۶۸ھ میں ایک دوسرے فتوی کی صورت میں دیا جس کی رو سے یہ جائز قرار دیا گیا کہ اصل متن تو رسمِ عثمانی کے مطابق ہی رہے مگر نیچے ذیل (فٹ نوٹ) کے طور پر ''مشکل'' کلمات کو جدید املاء یا رسمِ معتاد کی شکل میں الگ بھی لکھ دیا جائے۔ چنانچہ عبدالجلیل عیسیٰ کے حاشیہ کے ساتھ ''المصحف المیسر'' اسی اصول پر علماء الازہر کی نگرانی میں تیار ہوکر شائع ہوا تھا۔ یہ بھی اس مسئلہ کا ایک عمدہ حل ہے۔ تاہم غالباً پاکستان میں اس کی ضرورت نہیں یہ پڑھے لکھے عربوں کے مسئلہ کا حل ہے۔ ہمارے ہاں رسمِ عثمانی کا مکمل التزام درکار ہے''۔(۴۶)

رسمِ عثمانی کے متعلق مذکورہ دونوں نظریہ ہائے عدمِ التزام کا ردّ کرتے ہوئے علامہ السندی رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

”أما ما ذهب إليه أصحاب المذهبين الآخرين ، فيمكن الرد عليهم:

① فيهما مخالفة لإجماع الصحابة والتابعين وأهل القرون المفضلة۔

② القواعد الإملائية العصرية عرضة للتغيير والتبديل فى كل عصر ، وفى كل جيل ، فلو أخضعنا رسم القرآن الكريم لتلك القواعد لأصبح القرآن عرضة للتحريف فيه۔

③ الرسم العثماني لا يُوقع الناس في الحيرة والإلتباس، لأن المصاحف أصبحت منقوطة مشكلة بحيث وُضعت علامات تدل على الحروف الزائدة، أو الملحقة بدل

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

المحذوفة، فلا مخافة على وقوع الناس فى الحيرة والإلتباس“[27]

”یعنی مؤخر الذکر دونوں مذاہب کے قائلین کا رد ممکن ہے: اوّلاً: رسمِ عثمانی کی مخالفت میں صحابہ،تابعین اور پہلے ادوارِ مقدسہ کے اجماع کی مخالفت لازم آتی ہے۔ثانیاً: جدید قواعدِ املائیہ ہر زمانہ اور ہر نسل میں تغیر وتبدل کا شکار رہے ہیں۔ اگر ہم قرآنی رسم کو اِن قواعد کے مطابق لکھنے کی اجازت دے دیں تو اس سے قرآن میں تحریف کا باب کھل جائیگا۔ ثالثاً: التباس اور لوگوں کی پریشانی کا باعث رسمِ عثمانی نہیں، کیونکہ اب مصاحف منقوط ہیں اور ایسی علامات وضع ہو چکی ہیں جو کہ زائد یا محذوف حرف کے بدلے اضافی حروف پر دلالت کرتی ہیں۔لہٰذا اب لوگوں کی پریشانی اور التباس کا خوف نہیں ہونا چاہئے۔“

مفتی محمد شفیع رحمہ اللہ عوام الناس کی اس مشکل کے بارے میں لکھتے ہیں:

”الغرض اوّل تو یہ مشکلات محض خیالی ہیں ان کو مشکل تسلیم کرنا ہی غلطی ہے اور بالفرض تسلیم بھی کیا جائے تو ہر مشکل کا ازالہ ضروری نہیں۔یوں تو نماز روزہ وغیرہ،ارکانِ اسلام سب ہی کچھ نہ کچھ مشکل اپنے اندر رکھتے ہیں“۔[28]

علامہ ابو ہشام رحمہ اللہ رقمطراز ہیں:

”علماء کا اس بات پر اجماع ہونے کے بعد کہ رسم مصحف توقیفی ہے اور اس میں کسی قسم کی تبدیلی کی گنجائش نہیں ایک یہ رائے بھی سامنے آئی کہ رسم عثمانی کو دیگر آثارِ قدیمہ کی طرح محفوظ کرلیا جائے اور عام لوگوں کی آسانی کے لئے قرآن کو ان کے معروف رسم الخط میں لکھا جائے۔اس رائے کے مطابق کچھ عملی کوششیں کی گئیں۔مثلاً: بچوں کے لئے ایسے سپارے چھاپے گئے جن میں ہر آیت رسم عثمانی کے ساتھ ساتھ عام رسم الخط میں بھی لکھی گئی تھی۔بظاہر تو یہ بات بہت فائدہ مند تھی،لیکن یہ اُلٹا بوجھ بن گئی اور زیادہ غلطیاں ہونے لگیں۔لہٰذا اس رائے کو ترک کردیا گیا“۔[29]

رسمِ عثمانی کے متجدد مخالفین

دیگر اسلامی اَحکام میں مدلل بحث وتمحیص کی طرح رسمِ عثمانی کے التزام اور عدمِ التزام کے معاملہ میں بھی علماءِ سلف میں سے جنہوں نے اس کے التزام سے اختلاف کیا انہوں نے یقیناً اپنے ایمان کو بچانے کے ساتھ ساتھ قرآنی رسم کے خصائص وفوائد سے ہرگز انکار نہیں کیا، چہ جائیکہ وہ رسمِ عثمانی پر طعن وتشنیع کریں،لیکن بدقسمتی سے چند متجددین نے رسمِ عثمانی میں خامیوں کی تلاش شروع کی اور اس کو ناقص قرار دینے کے ساتھ صحابہ کرام کی طرف بھی ناگفتہ بہ باتیں منسوب کی ہیں۔اِس کا تذکرہ کرتے ہوئے علامہ غانم قدّوری رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

”فإن طائفة من المحدثين تنسب إلى العلم أطلقت ألسنتها تصف الرسم بما نجل الرسم والصحابة الذين كتبوه عن مجرد ذكره، وهو إن دل على شيء، فإنما يدل على الجهالة فى العلم والبلادة في الذهن والقصور في الادراك، إن لم يدل على سوء النية وخبث القصد والعداء لكتاب الله العزيز“[30]

اِن متجددین میں دو(۲) نام سرِ فہرست ہیں:

❶ عبدالعزيز فهمي المصري:

مصری متجدد عبدالعزیز فهمي نے ’الحروف اللاتينية لكتابة العربية‘ کے نام سے کتاب لکھی جس کو مطبعۂ مصر نے ۱۹۴۴ء میں قاہرہ سے شائع کیا۔مذکورہ کتاب میں مصنف نے رسمِ مصحف پر دل کھول کر اعتراضات کیے ہیں اور رسمِ مصحف کو ’بدائية سقيمة قاصرة‘(ص۲۱) جیسے الفاظ سے ذکر کیا ہے۔صفحہ ۲۳ پر رسمِ عثمانی کو غیر معقول

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

قرار دیتے ہوئے 'سخیف' (بعید از عقل رکمزور) کے الفاظ استعمال کیے ہیں۔اس کے الفاظ ہیں:

" أقرر بأني لست مكلفًا باحترام رسم القرآن، ولست الغي عقلي لمجرد أن بعض الناس أو كلهم يريدون إلغاء عقولهم، ولا يميزون بين القرآن العظيم كلام الله القديم وبين رسمه السخيف الذي هو من وضع المؤمنين القاصرين"[31]

مزید برآں عبدالعزیز فھمي نے رسمِ عثمانی کونعوذ باللہ ایک بیماری قرار دیا ہے جس نے جدید عربیت کے حسن کو تباہ وبرباد کردیا ہے۔اس کے الفاظ ہیں:

"إنه سرطان أزمن، فشوه منظر العربية، وغشّى جمالها، ونفّر منها الولي القريب والخاطب الغريب، وإذ أقول (سرطان) فإني أعنى ما أقول، كالسرطان حسّا ومعنى"[32]

❷ ابن الخطیب محمد محمد عبد اللطیف:

رسمِ مصحف کے جدید معترضین میں سے دوسرا بڑا نام ابن الخطیب محمد محمد عبد اللطیف کا ہے جس نے 'الفرقان' نامی کتاب تصنیف کی، جس کو پہلی بار دارالکتب المصر یہ نے قاہرہ سے ۱۹۴۸ء میں شائع کیا۔موصوف لکھتے ہیں:

"لما كان أهل العصر الأول قاصرين فى فن الكتابة، عاجزين في الإملاء، لأميتهم وبدواتهم، وبعدهم عن العلوم والفنون، كانت كتابتهم للمصحف الشريف سقيمة الوضع غير محكمة الصنع، فجاء ت الكتبة الأولى مزيجاً من أخطاء فاحشة ومناقضات متباينة في الهجاء والرسم"[33]

''عصرِ اول کے لوگ، اپنے اَن پڑھ اور بدوی ہونے کے لحاظ سے، فنِ کتابت سے قاصر اور علوم وفنون سے بے بہرہ تھے۔مصحف میں کی گئی ان کی کتابت، وضع کے اعتبار سے سقیم اور مہارت کے اعتبار سے غیر محکم ہے۔لہٰذا پہلی کتابت کے ہجاء ورسم میں فاحش اغلاط اور متباین مناقضات شامل ہیں''۔

ڈاکٹر لبیب رحمہ اللہ السعید، ابن الخطیب رحمہ اللہ کا ایک اقتباس یوں نقل کرتے ہیں:

"(إنه) يقلب معانى الألفاظ، ويشوهها تشويها شنيعاً، ويعكس معناها بدرجة تكفّر قاريه، وتحرّف معانيه، وفضلاً عن هٰذا، فإن فيه تناقضاً غريباً وتنافراً معيباً لا يمكن تعليله، ولا يستطاع تأويله"[34]

''یعنی یہ رسم الفاظ کے معانی کو بدلنے کا سبب ہے، شکل وصورت کے لحاظ سے بُرا، معنی کو اِس حد تک بدلنے والا کہ اس کا پڑھنے والا کافر ٹھہرے اور اس کے معنی بدل جائیں۔مزید برآں اس رسم میں عجیب وغریب قسم کا تناقض واختلاف پایا جاتا ہے جو اتنا معیوب ہے کہ اس کی تعلیل ممکن نہیں اور نہ ہی کسی تاویل کی استطاعت ہے۔''

جولائی ۱۹۴۸ء میں صدر جامعۃ الازہر کی زیر نگرانی تین علماء کی قائمہ کمیٹی نے اکتالیس (۴۱) صفحات پر مشتمل ایک فیصلہ صادر فرمایا جس میں مذکورہ کتب پر پابندی اور ان کو ضبط کرنے کا حکم دیا گیا۔[35] کیونکہ وہ اسلامی اصول جن پر احکام کا مدار ہے، کی پاسداری اور اِس کی مخالفت کا سدباب ضروری ہے۔[36]

رسمِ عثمانی کا اِلتزام

رسمِ عثمانی کے مجمع علیہ ہونے میں کسی کا اختلاف منقول نہیں، کیونکہ یہ حقیقت ہے کہ مصاحفِ عثمانیہ کی کتابت کرتے ہوئے بارہ ہزار ۱۲۰۰۰ صحابہ نے اتفاقِ رائے سے اِس رسم کو صحیح اور درست قرار دیا[37]۔مصر کے شیخ القراء محمد بن

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

علی حداد نے اپنے رسالہ 'النصوص الجلیلة' میں رسمِ عثمانی کی اتباع کو بارہ ہزار صحابہ کرام کے اجماع سے ثابت کیا ہے۔ لکھتے ہیں:

"أجمع المسلمون قاطبة على وجوب اتباع رسم مصاحف عثمان ومنع مخالفته (ثم قال) قال العلامة ابن عاشر ووجه وجوبه ما تقدم من اجماع الصحابة عليه وهم زهاء اثنى عشر الفاً والإجماع حجة حسبما تقرر فی أصول الفقه." [النصوص الجلیلة:ص۲۵][۳۸]

علامہ المارغنی رحمہ اللہ نے صحابہ کی تعداد اور ان کے اجماع کو اِن الفاظ سے بیان فرمایا ہے:

"وقد أجمعوا عليه وهم رضي الله عنهم اثنا عشر ألفًا فيجيب عليها اتباعهم وتحرم علينا مخالفتهم فی ذلك "[۳۹]

غانم قدوری رحمہ اللہ نے امام اللبیب رحمہ اللہ کا الدرة الصقیله کے حوالے سے مندرجہ ذیل قول نقل کیا ہے:

"فما فعله صحابي واحد فلنا الأخذ به والإقتداء بفعله والاتباع لأمره، فكيف وقد اجتمع على كتاب المصاحف حين كتبوه نحو اثنى عشر ألفا من الصحابة رضى الله عنهم أجمعين؟"[۴۰]

''رسول اللہ ﷺ کے اِرشاد کے مطابق خلفاءِ راشدین مهديين کی سنت بھی قابلِ اتباع ہے اور اس کی پیروی ہر مسلمان پر لازم ہے۔ دلیل مذکور کی بنیاد پر، چونکہ رسمِ عثمانی صحابہ کا مجمع علیہ رسم ہے لہٰذا اِس کی اتباع اور اقتداء کا حکم تمام دیگر نظریات کے مقابلہ میں راجح ہے۔

علامہ ابو طاہر السندی رحمہ اللہ رسمِ عثمانی پر لوگوں کے تعامل کا ذکر کرتے ہوئے رقمطراز ہیں:

"......وتقلدت الأمة رسمها، واشتهرت كتابتها بالرسم العثماني، وأجمع الصحابة رضى الله عنهم على ذلك الرسم ولم ينكر أحد منهم شيئا منه وإجماع الصحابة واجب الإتباع، ثم استمرّ الأمر على ذلك، والعمل عليه فی عصور التابعين والأئمة المجتهدين، ولم ير أحد منهم مخالفة وفی ذلك نصوص كثيرة لعلماء الأئمة"[۴۱]

یعنی اُمت نے اسی رسم کی تقلید کی ہے اور اس کتابت کی شہرت رسمِ عثمانی کے ساتھ ہوئی۔ صحابہ کرام کا اس رسم پر اجماع ہوا اور ان میں سے کسی نے اس کا انکار نہیں کیا اور صحابہ کرام کا اجماع واجب الاتباع ہے۔ پھر یہی طریقہ رائج رہا اور تابعین اور ائمۂ مجتہدین کے اَدوار میں اسی پر عمل رہا اور کسی نے اس معاملہ میں اختلاف کا خیال نہیں کیا۔ اس پر علماء اُمت کے بہت سے اقوال موجود ہیں۔

رسول اللہ ﷺ کی زیرنگرانی قرآن مجید کی ہونیوالی کتابت ہی صحابہ کرام کے لیے قابلِ عمل تھی۔ اُنہی خصوصیاتِ رسم کے ساتھ عہدِ صدیقی اور پھر عہدِ عثمانی میں بھی مصاحف تیار کروائے گئے۔ چنانچہ اسلام کے سنواتِ اُولیٰ میں لوگوں کیلئے کتابتِ مصحف کا معیار رسمِ عثمانی تھا اور اکثر صحابہ، تابعین اور تبع تابعین نے ہمیشہ رسمِ عثمانی کی موافقت کو ہی معیار سمجھا۔ ابن قتیبہ رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

"ولولا اعتياد الناس لذلك فی هذه الأحرف الثلاثة (الصلوٰة، الزكوٰة والحيٰوة) وما فی مخالفة جماعتهم لكان أحب الأشياء إلى أن يكتب هذا كله بالألف"[۴۲]

ایک عرصہ تک اِسی طرح معاملہ چلتا رہا یہاں تک کہ علماءِ لغت نے فن رسم کیلئے ضوابط کی بنیاد رکھی اور قیاساتِ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نحویہ وصرفیہ اِس غرض سے وضع کردیئے گئے تاکہ نظامِ کتابت اور تعلیمی سلسلہ میں کسی غلطی یا شبہ کا احتمال باقی نہ رہے۔ قواعدِ ہجاء، قواعدِ املاء، علم الخط القیاسی والاصطلاحی یہ وہ سب نام تھے جو اِن قواعد کے لیے وضع کیے گئے۔ لوگوں نے لکھنے میں پرانے ہجاءِ کلمات کو رفتہ رفتہ ترک کردیا لیکن مصاحف میں موجود الفاظ باتمامہ اپنی اُسی ہیئت وصورت میں رہے جس میں اُنہیں عہدِ عثمان میں لکھا گیا تھا۔ اس پر ابن درستویہ کی عبارت واضح طور پر دال ہے جو انہوں نے اپنی تصنیف الکتاب کے مقدمہ میں درج کی ہے۔ فرماتے ہیں:

”ووجدنا كتاب الله جل ذكره لا يقاس هجاؤه، ولا يخالف خطه، ولكنه يتلقى بالقبول على ما أودع المصحف، ورأينا العروض أنما هو إحصاء ما لفظ به من ساكن ومتحرك، وليس يلحقه غلط، ولا فيه اختلاف بين أحد“[43]

مذاہبِ اربعہ میں رسمِ عثمانی کا التزام

مذاہبِ اربعہ کے تمام فقہاء نے مصحف کی کتابت اور طباعت میں رسمِ عثمانی کے التزام کی ضرورت پر زور دیا ہے اور اس کی مخالفت کو ناجائز اور حرام قرار دیا ہے۔ اِس پر علماء کا اِجماع منقول ہے کہ رسمِ عثمانی کی مخالفت جائز نہیں: ”ولا مخالف له في ذلك من علماءِ الأئمة“[44]۔ علامہ الحداد رحمہ اللہ کے بقول ہمیشہ علماء کا رسمِ عثمانی پر اجماع رہا ہے اورانہوں نے اِس کی مخالفت کو اجماع سے روگردانی تصور کیا ہے۔

”وما دام قد انعقد الإجماع على تلك الرسوم فلا يجوز العدول عنها ألى غيرها، إذ لا يجوز خرق الإجماع بوجه“[45]

ڈاکٹر لبیب السعید رحمہ اللہ نے رسمِ عثمانی کے التزام پر فقہاء کا اجماع نقل کیا ہے:

”والفقهاء مجمعون، أو كالمجمعين على هذا الرسم“۔[46]

علامہ جعبری رحمہ اللہ نے روضۃ الطرائف فی رسم المصاحف فی شرح العقیلہ میں ائمہ اربعہ کا یہی موقف نقل کیا ہے۔[47]

امام مالک رحمہ اللہ کا مسلک

وقت گزرنے کے ساتھ کتابت مصحف میں جب رسمِ عثمانی سے مختلف صورِ کلمات کا دخول شروع ہوا تو امام مالک رحمہ اللہ (۹۵ھ تا ۱۷۹ھ) سے استفتاء ہوا۔ جس کو علامہ دانی رحمہ اللہ نے اِن الفاظ میں نقل کیا ہے:

”......فقيل له: أريت من استكتب مصحفًا اليوم أترى أن يكتب علىٰ ما أحدث الناس من الهجاء اليوم ؟ فقال: لا أرى ذلك، ولكن يكتب على الكتبة الاولىٰ“[48]

یعنی امام مالک رحمہ اللہ سے پوچھا گیا کہ کیا کوئی شخص لوگوں میں موجودہ مروجہ ہجاء پر مصحف کی کتابت کرسکتا ہے تو آپ رحمہ اللہ نے فرمایا کہ میرا خیال ہے کہ اُسے طریقۂ سلف پر چلنا چاہئے۔

امام مالک رحمہ اللہ کے اِس قول کے متصل بعد علامہ دانی رحمہ اللہ نے لکھا ہے کہ امام مالک رحمہ اللہ کے اِس قول سے کسی نے اختلاف نہیں کیا: ”ولا مخالف له في ذلك من علماء الامة“۔ [49]

امام سخاوی رحمہ اللہ نے امام مالک رحمہ اللہ کے قول پر ”والذی ذهب إليه مالك هو الحق“ کے الفاظ سے تبصرہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

کیا ہے۔(۵۰)

امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کا قول:

رسمِ عثمانی کے التزام کے بارے میں امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ (۱۶۴ھ تا ۲۴۱ھ) کا موقف بیان کرتے ہوئے علامہ زرکشی رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

”تحرم مخالفة مصحف الإمام فی واوٍ أو یاءٍ أو ألفٍ أو غیر ذلك“(۵۱)

ڈاکٹر عبدالوہاب حمودہ، امام مالک اور امام احمد رحمہما اللہ کے اَقوال نقل کرنے کے بعد لکھتے ہیں:

”فإذا عرفنا أن الإمام مالکاً ولد سنة ۹۳هـ وتوفی سنة ۱۷۹هـ علی الصحیح، وأن الإمام أحمد ولد سنة ۱٦٤هـ وتوفی سنة ۲٤۱هـ فهمنا أن الأمة فی القرنین قد أدرکت مخالفة الرسم العثمانی لقواعد کتاباتهم، ورغبوا فی کتابة المصاحف علی القواعد الکتابیة، فاستفتوا الإمام مالکا فلم یفتهم بجواز ذلك، وما علینا إلا اتباعهم والإقتداء بهم“(۵۲)

”یعنی ہم جانتے ہیں کہ امام مالک رحمہ اللہ ۹۳ ہجری میں پیدا ہوئے اور ۱۷۹ھ میں وفات ہوئی اور امام احمد رحمہ اللہ ۱۶۴ھ میں پیدا جبکہ ۲۴۱ھ میں فوت ہوئے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ پہلی اور دوسری صدی ہجری میں ہی لوگوں نے قواعدِ کتابت میں رسمِ عثمانی کی مخالفت شروع کر کے عام قواعدِ کتابت پر مصاحف کی کتابت کی طرف رغبت کی۔ جب امام مالک رحمہ اللہ سے اس کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے عام قواعدِ کتابت کے جواز کا فتویٰ نہیں دیا۔ اب ہمارے اوپر ان کی اتباع اور ان کے قول کی پیروی لازم ہے۔“

مسلکِ شافعیہ

”وجاء فی حواشی المنهج فی فقه الشافعیة مانصه: کلمة الربا تکتب بالواو والألف کما جاء فی الرسم العثمانی، ولا تکتب فی القرآن بالیا أو الألف لأن رسمه سنة متبعة“۔(۵۳)

مسلکِ حنفیہ

”وجاء فی المحیط البرهانی فی فقه الحنفیة مانصه: إنه ینبغی ألا یکتب المصحف بغیر الرسم العثمانی“(۵۴)

مذکورہ بالا اقوال اس بات کے شاہد ہیں کہ مسالک اربعہ کے تمام فقہاء رسمِ عثمانی کے التزام کے بارے میں متفقہ موقف رکھتے ہیں۔

التزامِ رسم پر اقوالِ سلف

علامہ عبد الواحد بن عاشر الاندلسی رحمہ اللہ اپنی تصنیف 'تنبیه الخلان علی الأعلان بتکمیل مورد الظمآن' کا آغاز درج ذیل خطبہ سے فرماتے ہیں:

”الحمد لله الذی رسم الآیات القرآنیة علی نحو ما في المصاحف العثمانیة، الواجب اتباعها في رسم کل قراء ة متواتر عن خیر البریة“(۵۵)

قولِ باری تعالیٰ ﴿وَقَالُوا مَالِ هٰذَا الرَّسُوْلِ يَأْكُلُ الطَّعَامَ(۵۶)﴾ کی تفسیر میں علامہ زمخشری رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

”وقعت اللام فی المصحَف مفصولةً عن هٰذَا خارجة عن أوضاع الخط العربی وخط

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

المصحف سنة لا تغیر"(۵۷)

''یعنی مصحف میں حرفِ لام (ل) کلمہ 'ھٰذا' سے علیحدہ لکھا گیا ہے جو عام خطِ عربی سے معدوم ہے۔ خطِ مصحف سنت کی حیثیت رکھتا ہے جس کو تبدیل نہیں کیا جا سکتا۔''

علامہ سیوطی رحمہ اللہ نے امام بیہقی رحمہ اللہ [م ۴۵۸ھ] کا شعب الایمان میں وارد قول اِن الفاظ میں نقل کیا ہے:

"من كتب مصحفاً فينبغي أن يحافظ على الهجاء الذى كتبوا به هذه المصاحف، ولا يخالفهم فيه ولا يغير مما كتبوا شيئا، فإنهم كانوا أكثر علماً، وأصدق قلباً ولساناً، وأعظم أمانة مِنّا۔ فلا ينبغى أن نظن بأنفسنا استدراكا عليهم"(۵۸)

''یعنی جو شخص بھی مصحف لکھے تو اسے چاہئے کہ وہ سلف صحابہ وتابعین کے ہجاء کا لحاظ رکھے، اُن کی مخالفت نہ کرے، کسی چیز کو اُن کی کتابت کے ساتھ تبدیل نہ کرے کیونکہ وہ علم، قلب ولسان کی سچائی اور ایمانداری میں ہم سے بدرجہا بڑھ کر ہیں۔ علامہ قسطلانی رحمہ اللہ نے بھی اِسی قول کو ذکر کیا ہے۔''(۵۹)

محمد غوث الدین ارکانی رحمہ اللہ نے رسمِ عثمانی کے التزام کے بارے میں ملا علی القاری رحمہ اللہ کا حسبِ ذیل قول نقل کیا ہے:

"والذى ذهب اليه مالك هو الحق، إذ فيه بقاء الحالة الأولى، إلى أن تعلّمها الطبقة الأخرى بعد الأخرى، ولا شك أن هذا هو الأحرى، إذ فيه خلاف ذلك، تجهيل الناس بأولية ما فى الطبقة الأولى"(۶۰)

طباعت وکتابتِ قرآن میں رسمِ عثمانی کے التزام پر علامہ زرکشی رحمہ اللہ کی رائے ہے کہ:

"وبمعناه بلغنى عن أبى عبيد فى تفسير ذلك: وترى القراء لم يلتفتوا إلى مذهب العربية فى القراء ة إذا خالف ذلك الخط المصحف، وإتباع الحروف المصاحف عندنا كالسُّنن القائمة التى لا يجوز أن يتعدّاها"(۶۱)

علامہ نظام الدین نیشاپوری رحمہ اللہ التزامِ رسم کے بارے میں فرماتے ہیں:

"إن الواجب على القراء والعلماء وأهل الكتاب أن يتبعوا هذا الرسم فى خط المصحف، فإنه رسم زيد بن ثابت، وكان أمين رسول الله ﷺ وكاتب وحيه، وعَلِم من هذا العلم بدعوة النبى ﷺ ما لم يعلم غيره، فما كتب شيئا من ذلك إلا لعلّة لطيفة وحكمة بليغة"(۶۲)

''یعنی مصحف لکھنے کے لیے قرّاء اور علماء پر اِس رسم کا اتباع لازم ہے کیونکہ یہی وہ رسم ہے جس کو امینِ رسول اور کاتبِ وحی حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے اختیار کیا تھا اور وہ رسول اللہ کے ارشاد کے مطابق ہر کسی کی نسبت اس سے مکمل طور پر واقف تھے۔ چنانچہ انہوں نے جو بھی لکھا وہ کسی لطیف علت اور بلیغ حکمت کی بنیاد پر ہی لکھا ہے۔''

علامہ ابو طاہر السندی رحمہ اللہ نے رسمِ عثمانی کے التزام کی چار وجوہ بیان فرمائی ہیں:

"الراجع من ذلك قول الجمهور، وذلك لوجوه:

❶ إن هذا الرسم الذى كتب به الصحابة القرآن الكريم حظي بإقرار الرسول ﷺ، واتباع الرسول ﷺ واجبٌ على الأمة ❷ أجمع عليه الصحابة ولم يخالفه أحد منهم، وكان هذا الانجاز الكبير الأمة لقوله ﷺ: «عليكم بسنتى وسنة الخلفاء الراشدين المهديين من بعدى......» ❸ أجمعت عليه الأمة منذ عصور التابعين، وإجماع الأمة حجة شرعية، وهو

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

واجب الاتباع لأنه سبیل المومنین، قال تعالیٰ: ﴿وَمَنْ يُشَاقِقِ الرَّسُولَ مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدَىٰ وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيلِ الْمُؤْمِنِينَ نُوَلِّهِ مَا تَوَلَّىٰ وَنُصْلِهِ جَهَنَّمَ وَسَاءَتْ مَصِيرًا﴾[۴] للرسم العثمانی فوائد مهمة، ومزایا کثیرة، خاصة أنه یحوی علی القراء ات المختلفة، والأحرف المنزلة، ففي مخالفته تضیع لتلك الفوائد وإهمال لها"[۹۳]

یعنی جمہور کا مذہبِ التزام راجح ہے اس کی حسبِ ذیل وجوہ ہیں:

اَولاً: کہ رسول اللہ ﷺ کے تقرر کے باعث صحابہ کرام نے اسی رسم میں قرآن مجید کی کتابت کی اور رسول اللہ ﷺ کا اتباع اُمت پر واجب ہے۔

ثانیاً: اسی رسم پر عہد خلفاء میں جماعت صحابہ کا اجماع منعقد ہوا، کسی ایک صحابی سے بھی اس کی مخالفت منقول نہیں۔ چنانچہ خلفاء راشدین کا اتباع بھی امت پر واجب ہے، کیونکہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے کہ ''تم پر میری اور میرے بعد میرے خلفاءِ راشدین مہدیین کی سنت لازم ہے''۔

ثالثاً: زمانۂ تابعین سے اُمت کا اسی رسم پر اجماع ہے۔اُمت کا اجماع حجتِ شرعی اور مسلمانوں کیلئے واجب العمل ہے، کیونکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: کہ جس نے ہدایت واضح ہونے کے بعد رسول اللہ ﷺ کی نافرمانی کی اور مومنین کے راستے سے ہٹ کر چلا تو ہم اس کو اسی طرف پھیر دیں گے اور اس کو جہنم میں ڈالیں گے اور وہ برا ٹھکانہ ہے۔

رابعاً: رسمِ عثمانی میں بہت سے اہم فوائد شامل ہیں خصوصاً یہ کہ رسمِ عثمانی میں مختلف قراء ات اور منزل من اللہ حروف شامل ہو سکتے ہیں۔اس رسم کی مخالفت سے یہ تمام فوائد متروک ہو جاتے ہیں۔

التزامِ رسمِ عثمانی کی وضاحت کرتے ہوئے علامہ کردی رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

"فخلاصة ما تقدم أن الواجب علینا اتباع رسما المصحف العثماني وتقلید أئمة القراء ات خصوصاً علماء الرسم منهم ، والرجوع إلی دواوینهم العظام کالمقنع لأبی عمرو الدانی والعقیلة للشاطبی ، فإن ائمة القراء ات المتقدمین قد حصروا مرسوم القرآن الکریم کلمة کلمة علی هیئة ما کتبه الصحابة فی المصاحف العثمانیة ، ونقلوا ذلك بالسند المتصل عن الثقات العدول الذین شاهدوا تلك المصاحف"[۹۴]

''یعنی ہماری گزشتہ بحث کا خلاصہ یہ ہے کہ رسمِ مصحفِ عثمانی کے ساتھ ساتھ ائمۂ قراءات خصوصاً علماءِ رسم کا اتباع ہم پر واجب ہے۔ ہمارے لیے ضروری ہے کہ اس معاملہ میں ہم ان کی عظیم تصانیف کی طرف رجوع کریں جیسے علامہ دانی رحمہ اللہ کی المقنع اور علامہ شاطبی رحمہ اللہ کی تصنیف العقیلہ وغیرہ۔بے شک متقدمین ائمہ قراءات نے قرآنی کلمات میں سے ایک ایک کلمہ کا رسم اور اس کے احکام بیان کیے ہیں جیسا کہ صحابہ کرام نے مصاحفِ عثمانیہ میں اِن کلمات کو کتابت فرمایا۔مزید برآں قرّاء نے ثقہ وعادل اور مصاحفِ عثمانیہ کے عینی شاہدین سے سندِ متصل کے ساتھ اِس رسم کو نقل فرمایا۔''

فقہاء اور مفسرین کے علاوہ اہلِ لغت نے بھی ہمیشہ رسمِ عثمانی کے التزام کو اختیار کیا ہے اور اسی کا حکم دیا ہے۔ ڈاکٹر لبیب السعید رحمہ اللہ نے 'دار الکتب والوثائق القومية قاهره' میں موجود علامہ ابو البقاء العکبری رحمہ اللہ کے مخطوط 'اللباب فی علل البناء والإعراب' کے ورق:۳۰ سے اُن کا ایک اقتباس نقل کیا ہے کہ اہلِ لغت کی

www.KitaboSunnat.com

ایک جماعت بھی یہی سمجھتی ہے کہ کلمہ کی کتابت اُس کے تلفظ کے مطابق ہونی چاہیے، لیکن قرآنی رسم اس سے مستثنیٰ ہے :

" ذهب جماعة من أهل اللغة إلى كتابة الكلمة على لفظها إلا فى خط المصحف، فإنهم اتبعوا فى ذلك، ما وجدوه فى الإمام ـ والعمل على الأول" ⑮

رسمِ عثمانی کے التزام کے بارے میں محقق مناع القطان رحمہ اللہ کی رائے حسبِ ذیل ہے:

"والذى أراه أن الرأي الثانى هو الرأي الراجح، وأنه يجب كتابة القرآن بالرسم العثمانى المعهود في المصحف......ولو أبيحت كتابته بالاصطلاح الأملائي لكل عصر لأدى هذا إلى تغيير خط المصحف من عصر لآخر، بل إن قواعد الإملاء نفسها تختلف فيها وجهات النظر في العصر الواحد، وتتفاوت في بعض الكلمات من بلد آخر" ⑯

''یعنی میرے خیال میں التزامِ رسمِ عثمانی کی رائے راجح ہے اور اب قرآن مجید میں رسمِ عثمانی کے مطابق کتابت ہونی چاہئے۔ اگر مروّجہ املائی کتابت کے ساتھ قرآن مجید لکھنے کی اجازت دے دی جائے تو ہر زمانہ میں قرآن مجید کا رسم دوسرے زمانہ سے مختلف ہوگا، بلکہ قواعدِ املائی خود ایک ہی زمانہ میں مختلف جہات سے متغیر ہوتے ہیں جس کی وجہ سے ایک شہر کے مصاحف کے کلمات دوسرے شہر کے مصاحف سے مختلف ہوں گے۔''

مذکورہ اَقوال کے علاوہ یہ بات بھی نہایت اہم ہے کہ جس طرح دیگر اسلامی علوم اور ورثہ کی حفاظت مسلم معاشرہ پر ضروری ہے اسی طرح قرآن مجید سے منسوب ایک رسم اور طرزِ کتابت کی حفظ وصیانت بطریقِ اولیٰ لازمی امر ہوگا۔

اس کے بارے میں حافظ احمد یار رحمہ اللہ رقمطراز ہیں:

''یہ 'حفاظت ورثہ' والی بات جذباتی ہی نہیں اپنے اندر ایک تہذیبی بلکہ قانونی اہمیت بھی رکھتی ہے۔ بر سبیل تذکرہ مصر کے ایک ناشر کے خلاف رسمِ قیاسی کے ساتھ لکھا ہوا ایک مصحف چھاپنے پر مقدمہ چلا۔ عدالت نے ناشر کے خلاف فیصلہ دیا اور نسخہ کی ضبطی کا حکم جاری کیا۔ عدالت نے اپنے فیصلے میں ایک 'نقطۂ توجہ' یہ لکھا کہ (آثارِ سلف کی حفاظت ترقی یافتہ اقوام کا فریضۂ اوّلین ہے)۔ یہی وجہ ہے کہ انگریز شیکسپئر (یا دوسرے قدیم شعراء مثل چوسر وغیرہ) کا کلام انہی کے زمانے کے ہجاء وغیرہ کے ساتھ چھاپنا ضروری خیال کرتے ہیں اور وہ کسی طابع یا ناشر کو اس کی خلاف ورزی کی اجازت نہیں دیتے حالانکہ تین چار سو سال میں انگریزی زبان بدل کر کچھ سے کچھ ہو چکی ہے تو پھر قرآن کے بارے میں یہ اِجازت کیسے دی جا سکتی ہے؟'' ⑰

دورِ جدید کے علماء کے فتاویٰ جات

مصری تحقیقی جریدے 'المنار' نے ۱۹۰۹ء میں محمد رشید رضا رحمہ اللہ کا فتویٰ شائع کیا جس میں ملا صادق الایمانقولی القزانی رحمہ اللہ، جو کہ روسی ممالک میں طباعتِ مصاحف کے سلسلہ میں رسمِ مصاحف کی کمیٹی کے تفتیشی سربراہ تھے، نے حسبِ ذیل استفتاء کیا:

"هل يجب اتباع الرسم العثمانى فى كتابة المصحف؟ أم هل تجوز مخالفته للضرورة التى من أمثلها: كلمة (ء اتٰن) فى الآية ٣٦ من سورة النمل، حيث كُتبتْ فى المصحف العثمانى بغير ياء بعد النون ـ وكلمات: (الأعلام) و (الأحلام) و (الأقلام) و (الأزلام) و (الأولاد)، حيث كُتبت ايضًا فى بعض المصاحف بحذف (الألف) بعد اللام؟" ⑱

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''یعنی کیا مصحف کی کتابت کے دوران رسمِ عثمانی کی اتباع واجب ہے؟ کیا کسی ضرورت کے تحت اس کی مخالف جائز ہے؟ مثلاً: کلمہ (ء اتن) مصحفِ عثمانی میں نون کے بعد بغیر یاء کے لکھا ہے۔ اسی طرح دیگر کلمات مثلاً: (الأعلام) و(الأحلام) و(الأقلام) و(الأزلام) و(الأولاد) وغیرہ بعض مصاحف میں الف کے بعد لام کے حذف کے ساتھ مرسوم ہیں۔''

اس کے علاوہ سائل نے محولہ بالا الفاظِ قرآنی میں الف کے بارے میں یہ وضاحت پیش کی کہ روسی شہر پیٹرزبرگ (بترسبورج) کے 'مکتبۂ امبراطوریۂ' میں محفوظ مصحف ِعثمانی میں اِن تمام الفاظ(الأعلام)،(الأحلام)، (الأقلام)،(الأزلام)اور(الأولاد) میں 'الف' محذوف ہیں۔[۶۹]

امام محمد رشید رضا رحمہ اللہ نے پانچ نکات پر مشتمل جو جواب صادر فرمایا اس کو من وعن پیش کیا جاتا ہے:

(۱) أن الاسلام يمتاز على جميع الاديان بحفظ أصله منذ الصدر الأول، وأن التابعين وتابعيهم وائمة العلم أحسنوا باتّباع الصحابة فى رسم المصحف، وعدم تجويز الكتابته بما استحدث الناس من فنّ الرسم ، وإن كان أرقى مما كان عليه الصحابة، إذ لو فعلوا لجاز أن يحدث اشتباه فى بعض الكلمات باختلاف رسمها وجهل أصلها.

(ب) وأن الاتباع فى رسم المصحف يفيد مزيد ثقة واطمئنان فى حفظه كما هو، وفى إبعاد الشُبهات أن تحوم حوله، وفى حفظ شيء من تاريخ الملّة وسلف الأمة كما هو۔

(ج) وأنه ـــ كنصّ الفتوىٰ ـــ لو كان لمثل الأمة الإنكليزية هذا الأثر لما استبدلت به ملك كسرى وقيصر، ولا أسطول الألمان الجديد الذى هو شغلها الشاغل اليوم.

(د) وأن ما احتج به العز بن عبد السلام لما رآه من (عدم جواز كتابة المصاحف الآن على المرسوم الاول خشية الالتباس، ولئلا يوقع فى تغيير من الجهّال) ليس بشئ، لأن الاتباع إذا لم يكن واجباً فى الأصل ـــ وهو ما لا ينكره ـــ فترك الناس له لا يجعله حرامًا أو غير جائز لما ذكره من الالتباس.

(هـ) وأن الحلّ لكل العُقد فى مشكلات الرسم التى تواجه السائل هو فى الرجوع إلى طبعة المصحف الصّادرة فى سنة ١٣٠٨هـ من مطبعة محمد أبى زيد بمصر، فقد توقف على تصحيح هذه الطبعة وضبطها الشيخ رضوان بن محمد المخلانى أحد علماء هذا الشأن وصاحب المصنفات فيه، والذى وضع للطبعة مقدمة شارحة ونافعة''[۷۰]

رسمِ مصحف کے متعلق، ابوالخطب رحمہ اللہ کی تصنیف 'الفرقان' کے سلسلہ میں صفر ۱۳۶۸ھ کے مجلّہ الازہر ۱۹۳۷ء میں صادر ہونے والے مصری فتویٰ میں حسبِ ذیل الفاظ بھی تھے:

''أن المصاحف ـــ وخاصة فى العصر الحديث ـــ مضبوطة بالشكل التام، ومذيلة ببيانات إرشادية تيسّر للنّاس ـــ إلى حدّ ما ـــ قراءة الكلمات المخالفة فى رسمها للإملاء العادىّ، ثم إن رسم المصحف العثمانى لا يخالف قواعد الإملاء المعروفة إلا فى كلمات لا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

يصعب على أحد ــ إذا لقنها ــ أن ينطق بها صحيحة"(41)

''یعنی دورِ حاضر میں خصوصاً تمام مصاحف حرکات واعراب کے لحاظ سے مکمل ہیں اور عام املاء سے مخالف کلماتِ قرآنیہ کے بارے میں لوگوں کی آسانی کیلئے ممکنہ وضاحتی بیانات سے پر ہیں۔مزید برآں مصحفِ عثمانی کا رسم سوائے چند کلمات کے عام قواعدِ املاء کے موافق ہے،تو اِن چند کلمات کا کسی سے سیکھ کرادا کرنا کچھ مشکل نہیں۔''

علامہ محمد بن حبیب اللہ الشنقیطی رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

"والذى اجتمعت عليه الأمة: أن من لا يعرف الرسم المأثور يجب عليه أن لا يقرأ فى المصحف، حتى يتعلم القراءة على وجهها، ويتعلم مرسوم المصاحف"(42)

''یعنی اِس بات پر علماءِ امت کا اتفاق ہے کہ جو شخص قدیم رسمِ قرآنی سے واقفیت نہ رکھتا ہو وہ مصحف سے دیکھ کر تلاوت نہ کرے یہاں تک کہ وہ قراءۃ کے ساتھ ساتھ مصاحف کے رسم کے بارے میں بھی تعلیم حاصل کرے۔''

حافظ احمد یار رحمہ اللہ جامعہ الازہر کی مجلسِ فتویٰ کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

''الازہر کی مجلسِ فتویٰ کی طرف سے ۱۳۵۵ھ میں (بذریعہ مجلۃ الازہر) یہ فتویٰ جاری ہوا تھا کہ رسمِ عثمانی کی پابندی کے بغیر قرآن کریم کی طباعت ناجائز ہے۔اس کے بعد سے طباعتِ مصاحف میں اس التزام کے بارے میں ایک تحریک سی پیدا ہوگئی ہے''۔(43)

مفتیٔ ہند مولانا محمد غنی رحمہ اللہ (معدنی) نے ایک استفتاء کا جواب حسبِ ذیل الفاظ سے ارشاد فرمایا:

"فإن الكتابة بخلاف المصاحف العثمانية بدعة مذمومة وفعل شنيع باتفاق الأمة "(44)

''یعنی مصاحفِ عثمانیہ(کے رسم) کے خلاف (مصاحف کی) کتابت، باتفاقِ اُمت قابل مذمت بدعت اور برا کام ہے۔''

الغرض علماءِ سلف کی طرح دورِ جدید کے جید علماء و محققین بھی اس بات کے قائل ہیں کہ دورِ حاضر میں مصاحف کی کتابت وطباعت کے دوران رسمِ عثمانی کی اتباع ہی لازمی وضروری ہے۔عربی زبان کے علاوہ دیگر لغاتِ عالم میں قرآن مجید کی کتابت (Translateration) دورِ حاضر کا ایک توجہ طلب مسئلہ ہے۔چنانچہ آئندہ بحث میں اس مسئلہ کی تحقیق پیشِ خدمت ہے۔

عجمی لغات میں کتابت مصحف اور اس کا حکم

عربی رسم الخط کے علاوہ دیگر زبانوں اوران کے رسم الخط میں قرآنی کتابت کو جمہور نے پسندیدگی کی نگاہ سے نہیں دیکھا۔اس کی سب سے بڑی وجہ رسمِ عثمانی کا عدمِ التزام ہے کیونکہ اگر قرآن مجید کو کسی عجمی رسم الخط میں لکھا جائے تو اِس سے کئی حروف وکلمات کا سقوط لازم آتا ہے جو کہ قراءتِ قرآن کیلئے کسی طور جائز نہیں۔

مثلاً:اگر قرآن مجید کو انگریزی زبان میں Transliteration کے ساتھ لکھا جائے جیسے: وَالضُّحٰی کو Wazuha لکھنا۔مثالِ مذکور میں حرفِ Z عربی ہجاء میں سے ذ،ز،ض کی آواز دیتا ہے۔عربی حروف کے مخارج سے واقف یا کسی استاذ کے سامنے زانوئے تلمذ طے کرنے والا شخص جانتا ہے کہ ذ،ز اور ض تینوں کے مخارج علیحدہ علیحدہ ہیں۔جبکہ غیر عربی زبان میں عربی حروفِ ہجاء کے مخارج کا لحاظ رکھنا ناممکن ہے:

"وكيف يمكن كتابته او ترجمته حرفيا باللغات الأجنبية ومخارج حروفها ليست كمخارج الحروف العربية، وعدد حروف هجائها قد يزيد عنها وقد ينقص"(45)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''یعنی عجمی لغات میں قرآن کی کتابت اور اس کا حروف کے اعتبار سے ترجمہ کیونکر ممکن ہوسکتا ہے؟ جبکہ اِن اجنبی لغات کے مخارجِ حروف عربی حروف کے مخارج کی طرح نہیں بلکہ بسا اوقات ان کی تعداد زیادہ ہو جاتی ہے اور کبھی یہ کم ہو جاتے ہیں۔''

اس طرح اگر ایک حرف کی جگہ کوئی دوسرا حرف پڑھ دیا جائے تو یہ تجوید کی اصطلاح میں 'لحنِ جلی' کہلاتی ہے۔ نیز کسی حرف کے بدلنے سے معنی کی تبدیلی لازم آتی ہے جو سخت ترین تحریفِ قرآن ہے [۷۵]۔ جمہور فقہاءِ اسلام نے مذکورہ اور اِن جیسی دیگر مکروہات کی بنیاد پر قرآن مجید کو دیگر زبانوں میں لکھنے کی ممانعت بیان فرمائی ہے۔

غیر عربی میں کتابت قرآن کی ممانعت کے حوالے سے خود رسول اللہ کا ارشادِ گرامی بھی موجود ہے جس میں مختلف زبانوں کے التباس سے قرآن کریم کو محفوظ کہا گیا ہے۔ امام ترمذی رحمہ اللہ نے روایت کو نقل کیا ہے:

"هو حبل الله المتين وهو الذكر الحكيم وهو الصراط المستقيم وهو الذي لا تزيغ به الأهواء ولا تلتبس به الألسنة ولا تشبع منه العلماء ولا يخلف عن كثرة الرد ولا تنقضى عجائبه" [۷۶]

علامہ کردی رحمہ اللہ نے غیر عربی میں قرآنی کتابت وقراءت کو ناجائز قرار دینے پر ائمہ کا اتفاق ذکر کیا ہے:

"اتفقت الأئمة على عدم جواز ترجمة القرآن وكتابته وقراء ته بغير العربية، لأن ذلك يؤدى إلى التحريف والتبديل بلا شك" [۷۷]

''یعنی قرآن مجید کے غیر عربی میں ترجمہ، کتابت اور قراءت کے عدمِ جواز پر ائمہ کا اتفاق ہے کیونکہ اس کی وجہ سے بغیر کسی شک کے تحریف وتبدیل لازم آتی ہے۔''

محقق مشہور، امام حفنی ناصف رحمہ اللہ (۱۸۶۰ء۔۱۹۱۹ء)، تاریخ رسم المصحف میں رسمِ املائی کے مطابق کتابتِ قرآن کے قائلین پر اعتراض کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"ولا يبعد ـ إذا سلم كلام هؤلاءِ العلماء ـ أن يذهب غيرهم إلى استحسان كَتْب المصاحف بالحروف اللاتينية، وآخرون إلى اختصاره، وآخرون إلى إرجاعه للغة العامية ليعم نفعه، إلى غير ذلك من الرَقَاعات والمَخْرَفَة، وما ذا بعد الحق إلا الضلال؟" [۷۹]

مفتی محمد شفیع رحمہ اللہ کا رسالہ تحذير الانام عن تغيير رسم الخط من مصحف الامام مذکورہ عنوان پر جامع تصنیف ہے جس میں عربی کے علاوہ دیگر زبانوں میں قرآن مجید کی کتابت (Transliteration) کے تفصیلی اَحکام بیان کیے گئے ہیں۔ یہ رسالہ دراصل ٹامل زبان میں ترجمۂ قرآن کے بارے میں استفتاء کے جواب میں تحریر کیا گیا۔ مفتی صاحب رحمہ اللہ غیر عربی میں کتابت قرآن کے بارے میں صحابہ کا طرزِ عمل بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

''ان سب مشکلاتِ مزعومہ کے باوجود صحابہ وتابعین نے کہیں یہ تجویز نہیں کیا کہ قرآن کو ملکی رسم الخط میں لکھوا کر ان لوگوں کو دیا جائے۔ بلکہ ان حضرات نے جس طرح قرآن کے معانی اور الفاظ اور زبان کی حفاظت کو ضروری سمجھا اسی طرح اُس کے رسم الخط کی بھی مصحفِ عثمانی کے موافق حفاظت کرنا ضروری سمجھا۔ اور ان مشکلات کو حفاظت مذکورہ کے مقابلہ میں نا قابلِ التفات قرار دیا''۔ [۸۰]

رسمِ عثمانی کے التزام اور اجماعِ امت سے استدلال کرتے ہوئے غیر عربی میں کتابت قرآن کی حرمت اِن الفاظ میں بیان کرتے ہیں:

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

''خلاصہ یہ ہے کہ رسم خط عثمانی کا اتباع لازم وواجب ہے، اس کے سوا کسی دوسرے رسمِ خط میں اگرچہ وہ بھی عربی ہی کیوں نہ ہو، قرآن کی کتابت جائز نہیں۔ مثلاً اوائل سورت میں بسم اللہ کو مصاحفِ عثمانیہ میں بحذفِ الف لکھا گیا ہے اور اِقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ میں بشکل الف ظاہر کیا گیا ہے۔ اگرچہ پڑھنے میں دونوں یکساں بحذفِ الف پڑھے جاتے ہیں مگر باجماعِ امت اسی کی نقل واتباع کرنا ضروری ہے۔ اس کے خلاف کرنا عربی رسمِ خط میں بھی جائز نہیں تو ظاہر ہے کہ سرے سے پورا رسم خط غیر عربی میں بدل دینا کیسے جائز ہوسکتا ہے''۔ (۸۱)

مصحفِ عثمانی کی حجیت کے بارے میں رقمطراز ہیں:

''.....قرآن محفوظ وہی ہے جو مصحفِ امام اور مصحف عثمانی کہلاتا ہے۔ جو چیز اُس میں نہیں وہ قرآن نہیں اور جو چیز اس میں ہے وہ نہ مٹائی جاسکتی ہے اور نہ اُس میں کوئی ادنیٰ تغیر کرنا جائز ہوسکتا ہے۔ یہی راز ہے اُس اجماع کا جو اوپر نقل کیا گیا کہ مصحفِ عثمانی کے رسمِ خط کی بھی حفاظت واجب ہے''۔ (۸۲)

حضرت مفتی صاحب رحمہ اللہ نے اس کے بعد حجۃ الاسلام حضرت شاہ ولی اللہ رحمہ اللہ کا إزالۃ الخفاء [۲۶/۱] کے حوالہ سے ایک اقتباس نقل کیا ہے:

''لہٰذا محققین علماء آں رفتہ اند کہ درصلوات وغیراں خواندہ نشود مگر قراءت متواترہ وقراءت متواترہ آن ست کہ دردے دو شرط بہم آیند یکے آں کہ بسلسلہ روایت آں ثقۃً عن ثقۃٍ تا صحابہ کرام ثرسد نہ مجرد محتمل خطّے، دوم آن کہ خط مصاحف عثمانیہ محتمل آن باشد زیرا کہ چوں صورت حفظ آں تدوین بین اللوحین جمع است براں مقرر شد ہر چہ غیر آن ست غیر محفوظ است غیر قرآن ست لان اللہ تعالیٰ قال: وَاِنَّا لَه' لَحٰفِظُوْنَ وقال اِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَه'......الخ'' (۸۳)

''یعنی محققین علماء کا خیال ہے کہ نمازوں وغیرہ میں قراءاتِ متواترہ کے علاوہ اور کوئی قراءت نہیں کی جاسکتی۔ قراءتِ متواترہ سے مراد وہ قراءات ہیں جو (عربیت کی موافقت کے ساتھ) مزید شرائط یعنی ثقہ روات کے ذریعے اس کی سند کا صحابہ تک اتصال اور مصاحفِ عثمانیہ کے خط کے مطابق ہوں۔ کیونکہ جو چیز بھی بین اللوحین جمع ہے وہ انہی کے مطابق ہے، اس کے علاوہ کوئی چیز قرآن نہیں۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے: وَاِنَّا لَه' لَحٰفِظُوْنَ وقال اِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَه'۔''

مفتی صاحب رحمہ اللہ نے صاحبِ نور الایضاح علامہ حسن شرنبلالی رحمہ اللہ کے ایک رسالہ ''النفحۃ القدسیۃ فی أحکام قراء ۃ القرآن وکتابته بالفارسیة'' کا ذکر کیا ہے جس میں مصنف نے مذاہبِ اربعہ: حنفیہ، شافعیہ، مالکیہ اور حنابلہ کی مستند کتب سے اجماعِ اُمت اور ائمہ اربعہ رحمہ اللہ کا اس پر اتفاق نقل کیا ہے کہ قرآن کی کتابت میں مصحفِ امام کے رسمِ خط کا اتباع واجب ولازم ہے، غیر عربی عبارات میں اس کا لکھنا حرام ہے اور اسی طرح غیر عربی خط میں اس کی کتابت ممنوع وناجائز ہے۔ (۸۴) اس کے بعد علامہ حسن رحمہ اللہ کا ایک طویل اقتباس نقل کیا ہے، جس کے چند جملے حسبِ ذیل ہیں:

''وأما کتابة القرآن بفارسية فقد نص عليها فی غير ما کتاب من کتب ائمتنا الحنفيةالمعتمدة منها ما قاله مؤلف الهداية الامام المرغينانی فی کتابه التنجنيس والمزيد ما نصه ويمنع من کتابة القران بالفارسية بالإجماع......ويحرم ايضاً کتابته بقلم غير العربی'' (۸۵)

مولانا مفتی محمد شفیع رحمہ اللہ فقہ حنبلی کے مشہور امام، ابن قدامہ رحمہ اللہ کی تصنیف المغنی کے حوالے سے لکھتے ہیں:

''اور حنابلہ کے مشہور فقیہ وامام ابن قدامہ رحمہ اللہ کی کتاب مغنی کی حواشی میں اس کو اور بھی زیادہ واضح کر دیا گیا ہے کہ جب سے قرآن دنیا میں آیا اور رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی دعوت عجم کے سامنے پیش کی کہیں ایک واقعہ بھی اس کا مذکور نہیں کہ آں حضرت نے عجمیوں کی وجہ سے اُس کا ترجمہ کر کے بھیجا ہو یا عجمی رسم خط لکھوایا ہو۔ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مکاتیب جو ملوکِ عجم کسریٰ وقیصر ومقوقس وغیرہ کی طرف بھیجے جن میں سے بعض کے فوٹو بھی چھپ گئے ہیں اور آج تک محفوظ ہیں، اُن کو دیکھا جا سکتا ہے کہ نہ اُن میں عجمی زبان اختیار کی گئی نہ عجمی رسم خط اختیار کیا گیا''۔(۸۶)

دار العلوم دیوبند کے اکابر علماء کے ایک فتویٰ کا ذکر کرتے ہوئے مفتی صاحب لکھتے ہیں:

''۱۳۵۹ھ میں جب جمعیۃ تبلیغ الاسلام صوبہ متحدہ ناظر باغ کانپور سے قرآن مجید کو ہندی رسم الخط میں شائع کرنے کی یہ تجویز ہوئی تو علماء نے مخالفت کی۔ دار العلوم دیوبند میں بھی اس وقت استفتاء اس کے بارہ میں آیا۔ اُس وقت احقر دار العلوم کی خدمتِ فتویٰ انجام دیتا تھا۔ اس سوال کی اہمیت کے خیال سے احقر نے دار العلوم کی مجلس علمی کے مشورہ میں رکھا۔ مجلسِ علمی کے صدر حضرت مولانا حسین احمد صاحب مدنی رحمہ اللہ شیخ الحدیث دار العلوم دیوبند نے اپنے قلم سے اس پر مضمونِ ذیل تحریر فرمایا''۔(۸۷)

پھر اس کے بعد شیخ الاسلام مولانا حسین احمد مدنی رحمہ اللہ کی تحریر نقل کی ہے:

''ہندی رسم الخط میں بہت سے وہ حروف نہیں جو کہ عربی زبان اور قرآن میں پائے جاتے ہیں اور اسی لئے ہندی میں اُن کے لئے کوئی صورت تجویز نہیں کی گئی ہے۔ مثلاً: (ذ، ز، ظ، ض) کو ایک ہی نقش سے ادا کیا جاتا ہے حالانکہ ان حروف کے فرق سے معانی بدل جاتے ہیں اس لئے قرآن مجید کو رسم الخط ہندی میں لکھنا تحریف ہوگا جو قطعاً حرام اور ناجائز ہے (۱۴؍شعبان ۱۳۵۹ھ)''۔(۸۸)

مذکورہ فتویٰ میں حضراتِ ذیل شریک تھے:

① حضرت مولانا سید حسین احمد (مدنی) رحمہ اللہ — صدر مدرس دار العلوم دیوبند
② حضرت مولانا سید اصغر حسین احمد رحمہ اللہ — محدث دار العلوم
③ حضرت مولانا شبیر احمد صاحب عثمانی رحمہ اللہ — شیخ الحدیث والتفسیر صدر مہتمم دار العلوم
④ حضرت مولانا محمد طیب صاحب رحمہ اللہ — مہتمم دار العلوم
⑤ حضرت مولانا اعزاز علی صاحب رحمہ اللہ — مدرس دار العلوم (۸۹)

فقہائے اسلام کے اقوال کی روشنی میں عربی کے علاوہ کسی دوسری زبان میں قرآن مجید کی کتابت تحریف کے زمرہ میں آتی ہے جس کی بنا پر غیر عربی میں قرآن مجید کی کتابت کی اجازت نہیں دی جا سکتی۔

رسمِ عثمانی سے اختلاف اور اس کے اِنکار کا حکم

کتابت وطباعتِ مصحف میں رسمِ عثمانی کی ضروریت وافادیت کے پیش نظر کچھ قدیم وجدید فقہاء وعلماء نے رسمِ عثمانی کے مخالف پر فتویٰ کفر نافذ فرمایا ہے۔ جیسا کہ قاضی عیاض رحمہ اللہ، کتاب الشفاء میں فرماتے ہیں:

''أجمع المسلمون أن من نقص حرفا قاصداً لذلك أو بدّله بحرف مكانه أو زاد فيه حرفا مما لم يشمل عليه المصحف الذى وقع عليه الإجماع وأجمع على أنه ليس من القرآن عامداً لكل هذا أنه كافر''(۹۰)

علامہ کردی نے الشیخ محمد العاقب الشنقیطی رحمہ اللہ کا ایک قطعہ بھی نقل کیا ہے۔(۹۱)

رسم الكتاب سنة متبعةٌ كما نحا أهل المناحى الأربعة
لأنه إما بأمر المصطفىٰ أو باجتماع الراشدين الخلفاء

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وکلّ مَن بدّل منه حرفلَّاءَ بكُفر أو عليه أشفا ⑲

لیکن جس طرح دیگر فقہی وشرعی ابحاث میں بین الائمۃ والسلف اختلاف موجود رہا ہے، اسی طرح التزامِ رسم کو بھی انہی مسائل حقہ پر قیاس کرتے ہوئے اِس کے منکر کو کافر قرار دینا مناسب نہیں، کیونکہ فروعی معاملات میں تنقید وتحقیق کی حدود میں رہتے ہوئے اختلافِ رائے کا حق بہر حال موجود ہے۔ڈاکٹر لبیب السعید رحمہ اللہ اِس پر اپنی رائے بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

”......أن بعض العلماء يذهب الى تكفير المخالفين فى الرسم الاصطلاحى المصحف، نقرر أننا نخالف ذلك الرأى، ونرى أن الأمر لا يستدعى هذ ا التكفير، طالما أن العلماء اختلفوا فى هذه المسألة منذ قديم، وقد سار على هذا القضاء العربى الحديث أيضًا“۔⑳

”بعض علماء نے رسمِ اصطلاحی کے مخالفین پر تکفیر کا حکم لگایا ہے لیکن ہم اس رائے کے حق میں نہیں اور ہمارا خیال ہے کہ یہ معاملہ ایسا نہیں جس میں کسی پر فتویٰ کفر لگایا جائے، کیونکہ قدیم علماء کے مابین بھی یہ اختلاف موجود رہا ہے اور اسی طرح اب دورِ حاضر کے ماہرین بھی اس میں اختلافِ رائے کا اظہار کر سکتے ہیں۔“

اگرچہ رسمِ عثمانی کے منکر پر کفر کا فتویٰ نہیں لگایا جا سکتا لیکن اس کے ساتھ ساتھ اس بات کی بھی قطعًا اجازت نہیں دی جا سکتی کہ کوئی اِس رسم پر تنقید وتشنیع کا ایسا طریقہ اختیار کرے جس سے رسمِ مذکور کے تقدس کے علاوہ صحابہ کی معیارِ حق شخصیات پر حرف آئے۔

حوالہ جات

① قاضی عبدالفتاح رحمہ اللہ نے الشیخ حسین والی رحمہ اللہ اور احمد حسن زیات رحمہ اللہ کو بھی اسی نظریہ کے قائلین میں شمار کیا ہے......ملاحظہ ہو: القاضی، عبدالفتاح، تاريخ المصحف الشريف:ص۸۲

② لطائف الاشارات لفنون القراء ات:۲۷۹/۱

③ إتحاف فضلاء البشر:ص۹

④ البرهان فى علوم القرآن:۳۷۹/۱

⑤ مناهل العرفان:۳۷۸/۱

⑥ مباحث فى علوم القرآن:ص۲۸۰

⑦ الجمع الصوتى الاول:ص۲۹۲

⑧ قرآن وسنت چند مباحث(۱):ص۲۰۱

⑨ غانم: رسم المصحف:ص۲۰۱

⑩ مرجع سابق

⑪ مناهل العرفان

⑫ رسم المصحف:۲۰۱

⑬ لطائف الاشارات لفنون القراء ات:۲۸۵/۱

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

⑭ مناهل العرفان:۱/۳۷۳۔۳۷۴

⑮ مرجع سابق

⑯ احمد ابن المبارک: ابریز (مترجم): ص۱۱۶

⑰ الدکتور احمد مختار عمر، الدکتور عبدالعال سالم مکرم: معجم القراء ات القرآنية: ۱/۴۲ و۴۳، ط ا، انتشارات اسوہ (التابعة لمنظمة الاوقاف والشؤون الخيرية)، ایران، ۱۴۱۲ھ/۱۹۹۱ء

⑱ مقدمہ ابن خلدون: ۱/۷۴۷ و مابعد

⑲ دليل الحيران: ص۲۶

⑳ اتحاف فضلاء البشر: ص۹

㉑ صفحات فی علوم القراء ات: ص۱۸۰

㉒ مناهل العرفان: ۱/۳۸۵

㉓ ملخص از: حافظ احمد یار ①: قرآن وسنت چند مباحث (ا): ص۸۵

㉔ مرجع سابق

㉕ نفس المصدر: ص۸۷

㉖ نفس المصدر: ص۹۷ و۹۸

㉗ صفحات فی علوم القراء ات: ص۱۸۲

㉘ حضرت مولانا محمد شفیع: جواہر الفقہ: ۱/۷۶، ط ا، مکتبہ دار العلوم کراچی، جمادی الاولیٰ ۱۳۹۵ھ

㉙ قرآن کریم اور اس کے چند مباحث: ۱۰۴

㉚ رسم المصحف: ص۲۱۱۔۲۱۲

㉛ مرجع سابق

㉜ مرجع سابق

㉝ الفرقان: ص۵۷...... بحوالہ: مرجع سابق

㉞ الجمع الصوتی الاول: ص۲۹۳

㉟ غانم قدوری: رسم المصحف: ص۲۱۲

㊱ الجمع الصوتی الاول: ص۳۰۱

㊲ رسم المصحف: ۱۹۹...... الکردی: تاریخ القرآن: ۱۰۳

㊳ مفتی محمد شفیع: جواهر الفقه: ۱/۸۵

㊴ دليل الحيران: ص۲۵

㊵ رسم المصحف: ص۱۹۹

㊶ صفحات فی علوم القراء ات: ص۱۷۸

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

۴۲ أدب الکاتب:ص۲۵۳
۴۳ کتاب الکتّاب:۱۳۵
۴۴ مرجع سابق......السیوطی: الاتقان فی علوم القرآن: ۱۴۶/۴ (تحقیق: محمد ابوالفضل ابراہیم)...... صفحات فی علوم القراء ات:ص۱۷۸
۴۵ إرشاد الحیران:ص۴۱
۴۶ الجمع الصوتی الاول:ص۲۹۸
۴۷ احمد بن المبارک رحمہ اللہ: الإبریز: ص۵۹، الکردی: تاریخ القرآن:ص۱۰۴......المقری اظہار احمد تھانوی رحمہ اللہ: ایضاح المقاصد:۱۱...... صفحات فی علوم القراء ات:ص۱۷۹
۴۸ المقنع:ص۹۔۱۰
۴۹ مرجع سابق
۵۰ مناھل العرفان:۳۷۲/۱
۵۱ مرجع سابق......البرھان فی علوم القرآن:۳۷۹/۱
۵۲ القراء ات واللھجات:۱۰۲
۵۳ مناھل العرفان:۳۷۲/۱
۵۴ مرجع سابق
۵۵ الشیخ عبدالواحد بن عاشرالاندلسی ①: تنبیہ الخلان علی الاعلان بتکمیل مورد الظمآن: ص۱ (نوٹ: مذکورہ کتاب علامہ المارغنی① کی تصنیف 'دلیل الحیر ان' کے آخر میں منسلک ہے)
۵۶ الفرقان:۷
۵۷ جار اللہ ابوالقاسم محمود بن عمر الزمخشری①(۵۳۸ھ): الکشاف عن حقائق غوامض التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوہ التأویل:۲۰۹/۳
۵۸ الاتقان فی علوم القرآن: ۱۴۶/۴...... البرھان فی علوم القرآن: ۳۷۹/۱...... الکردی: تاریخ القرآن وغرائب رسمہ وحکمہ:ص۱۰۳
۵۹ لطائف الاشارات لفنون القراء ات:۲۷۹/۱
۶۰ محمد غوث ناصر الدین محمد نظام الدین النائطی الارکانی: نثر المرجان فی رسم نظم القرآن:۱۰/۱
۶۱ البرھان فی علوم القرآن:۳۸۰/۱
۶۲ غرائب القرآن ورغائب الفرقان:۴۰/۱
۶۳ صفحات فی علوم القراء ات:ص۱۸۰و۱۸۱
۶۴ تاریخ القرآن وغرائب رسمہ وحکمہ:ص۱۱۱

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

65. الجمع الصوتی الاول:ص۲۹۸
66. مباحث فی علوم القرآن:ص۱۴۹
67. قرآن وسنت چند مباحث (۱):ص۹۵و۹۶
68. الجمع الصوتی الاول:ص۳۰۲
69. فتاویٰ امام محمد رشید رضا:۷۸۹/۲تا۷۹۴بحوالہ مرجع سابق
70. مراجع سابقہ
71. نفس المصدر:ص۳۰۳
72. محمد بن حبیب اللہ الشنقیطی:ایقاظ الأعلام لوجوب اتباع رسم المصحف الإمام:ص۱۶
73. قرآن وسنت چند مباحث (۱):ص۹۷
74. جواهر الفقه:۹۳/۱
75. تاریخ القرآن وغرائب رسمه وحکمه:ص۱۶۶
76. مفتی محمد شفیع،جواهر الفقه:ص:۸۷
77. السنن:۱۱۴/۲
78. تاریخ القرآن وغرائب رسمه وحکمه:ص۱۶۶و۱۶۷
79. حفنی ناصف:تاریخ المصحف: مقدمة کتاب فی قواعد رسم المصحف:۲۰۳/۸۳(الجزء الثانی)،۸ربیع الاول۱۳۵۲ھ
80. حضرت مولانا محمد شفیع:جواهر الفقه:۷۶/۱
81. نفس المصدر:۷۸/۱
82. نفس المصدر:۷۹/۱
83. مرجع سابق
84. نفس المصدر:ص۸۰
85. نفس المصدر:ص۸۲و۸۳
86. نفس المصدر:۸۴/۱
87. نفس المصدر:۸۹/۱
88. مرجع سابق
89. مرجع سابق
90. منقول از: الکردی:تاریخ القرآن،ص۱۰۵
91. مرجع سابق
92. مرجع سابق
93. الجمع الصوتی الأول،ص۳۰۰

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قاری حبیب الرحمٰن ☆

وقف و اِبتداء

ترتیل

اللہ جل شانہٗ کاارشادگرامی ہے : ﴿وَرَتِّلِ الْقُرْآنَ تَرْتِيلًا﴾ [المزمّل:۴] ''قرآن کوصاف اورکھول کھول کر پڑھ'' ترتیل کا حکم اس آیت مبارکہ میں بیان کیا گیاہے۔حضرت علی رضی اللہ عنہ کی تفسیر کے مطابق ترتیل کے دو جزء ہیں:''الترتيل هو تجويد الحروف ومعرفة الوقوف''

''یعنی ترتیل کا جزءاوّل تجوید الحروف ہےاورجزءثانی معرفۃ الوقوف ہے۔''

گویا جس آیت مبارکہ سے تجوید کا ثبوت ملتا ہےاسی سے وقف کا بھی ثبوت ملتا ہے۔علم تجوید سے قرآن مجید کی صحت معلوم ہوتی ہے تو علم وقف سے اس کی معرفت حاصل ہوتی ہے۔اسی وجہ سے ابوحاتم السجستانی رحمہ اللہ کا قول ہے:

''من لم يعرف الوقف لم يعرف القرآن''

''جسے وقف کی پہچان نہیں اُسے قرآن کی پہچان نہیں۔''

علم تجوید وقراءات کے ساتھ وقف کا اتنا گہرا تعلق ہے جیسے چولی دامن کا ساتھ۔علم وقف کی اہمیت کو سامنے رکھتے ہوئے بعض علماء کا قول ہے کہ جب تک قاری کو وقف وابتداء کی معرفت حاصل نہ ہوجائے اُسے سند نہ دی جائے، کیونکہ قاری کے لیے یہ بات انتہائی معیوب ہے کہ ترتیل کے جزء پرتو عمل کرے اور دوسرے سے غفلت برتے۔

مگر مقام افسوس یہ ہے کہ مجودین وقراء کی تجوید وقراءات کی جانب توجہ ہوتی ہے اور وقف کے معاملہ میں تغافل و تساہل برتا جاتا ہے۔بعض مجودین وقراء کی تجوید وقراءت میں پختگی اور اَدائیگی کے حسن کی وجہ سے ان کی تلاوت میں لطف آرہا ہوتاہے کہ یکا یک نامناسب یا غلط وقف وابتداء کی وجہ سے سارا مزہ جاتا رہتا ہے۔

اَفضلیت قراءت

قراءت، وقف سے افضل ہے، کیونکہ ہرحرف پرنیکیاں ملتی ہیں جتنی دیر وقف میں لگے گی اتنی دیر میں کئی نیکیاں کمائی جاسکتی ہیں۔گویا یہ کہا جاسکتا ہے کہ قراءت میں اصل وصل ہے حتیٰ کہ علماء نے لکھا ہے کہ اگر کوئی ایک سانس میں مکمل قرآن مجید پڑھ سکے تو پڑھ لے مگر ایسا چونکہ محال ہے اور وقف کی ضرورت بہرحال پڑتی ہے اور یہ ضرورت کبھی تو استراحت کی وجہ سے ہوتی ہے تاکہ قراءت سکون سے اَدا ہوسکے اور کبھی یہ ضرورت اِضطراری ہوتی ہے جیسے کھانسی، چھینک وغیرہ اور کبھی یہ ضرورت کسی مسئلہ تجوید یا وجہ قراءت کو سمجھنے کی خاطر ہوتی ہے اور کبھی یہ ضرورت جمع الجمع پڑھتے ہوئے اختلاف قراءت کو پورا کرنے کی وجہ سے پیش آتی ہے۔

☆ مدیر ماہنامہ القاری، لاہور

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قاری مثل مسافر

علماء نے قاری کو مثل مسافر کے کہا ہے کہ جیسے مسافر ہر ہر منزل پر نہیں ٹھہرتا، کیونکہ ہر ہر منزل پر ٹھہرنا فعل عبث اور منزل مقصود پر پہنچنے میں تاخیر کا سبب ہے،البتہ مسافر اپنی ضروریات کو پورا کرنے کے لیے کہیں نہ کہیں ضرور رُکتا ہے بالخصوص جب سفر دور کا اور لمبا ہو۔ اسی طرح قاری کو بھی ہر ہر موقف پر نہ ٹھہرنا چاہیے بلکہ جہاں ضرورت ہو وہاں ٹھہرنا چاہیے۔

اور جیسے مسافر کو اس جگہ رُکنا چاہئے جہاں اس کی ضروریات اُسے میسر ہوسکیں ورنہ رُکنا باعث تاخیر ہوگا اور حرج لازم ہوگا اور منزل سے پہلے یا بعد میں رُکنے سے ضروریات پوری نہیں ہوتیں۔ اسی طرح قاری کو بھی اس جگہ رُکنا چاہیے جہاں کلام پورا ہو رہا ہو۔ کلام پورا ہونے سے پہلے رُکنا یا کلام پورا ہونے کے کچھ بعد رُکنا تحسین کے خلاف ہے۔

اور جس طرح مسافر صحیح منزل پر رُکے اور اُسے ضروریات میسر ہو جائیں تو وہ اگلی منزل کی جانب گامزن رہتا ہے اُسے پیچھے نہیں آنا پڑتا اسی طرح قاری صحیح مقام پر وقف کرلے تو اُسے بھی آگے پڑھنا ہوتا ہے یعنی ابتداء کرنا ہوتی ہے، پیچھے سے پڑھنے کی ضرورت نہیں ہوتی یعنی اِعادہ نہیں کرنا پڑتا۔

اور اگر مسافر اُس منزل سے گذر جائے جہاں ضروریات میسر ہوتی ہیں تو بعد میں ضرورت کے وقت اُسے پیچھے آنا پڑتا ہے، کیونکہ وہ اگلی منزل تک اپنی ضروریات کو پورا نہیں کرسکتا، اسی طرح قاری بھی اگر کلام تام کو چھوڑ کر آگے پڑھے اور اگلے موقف تک اس کا سانس نہ پہنچ سکے تو اُسے بھی درمیان کلام میں وقف کر کے پھر پیچھے سے پڑھنے یعنی اِعادہ کی ضرورت ہوتی ہے۔

اور جیسے مسافر کے سفر میں ایسے مقامات آتے ہیں کہ وہاں رُکنا خطرے کا باعث ہوتا ہے اور بعض اَوقات جان چلی جاتی ہے ایسے ہی قاری کی تلاوت میں ایسے مقامات بھی آتے ہیں کہ اگر وہاں وقف کردے تو ایہام معنی غیر مراد لازم آتا ہے اور اگر خود قاری عمداً اس غلط وقف سے پیدا ہونے والے معنی کا عقیدہ رکھے یا کوئی سامع اس کا عقیدہ رکھے تو ایمان کے چلے جانے کا خطرہ ہوتا ہے یا سرے سے ایمان ہی چلا جاتا ہے۔

ملحقات قراءات

جب یہ بات یقینی ہے کہ قاری کو دورانِ تلاوت کہیں نہ کہیں کسی نہ کسی ضرورت کی وجہ سے وقف کرنا ہی پڑتا ہے تو وقف کی پہچان اس کے لیے از حد ضروری ہوئی۔ وقف واقع ہونے کی چار حالتیں ہیں:

1. وقف 2. سکتہ 3. سکوت 4. قطع

پھر ان کے ساتھ ابتداء، اعادہ اور وصل کی معرفت کو بھی ملا دیا جائے تو وقف کی معرفت کامل ہوجاتی ہے انہیں سات کو قراء کرام ملحقات قراءات کہتے ہیں۔

وقف وابتداء

وقف کرنے کے بعد ابتداء ہوتی ہے یا اِعادہ۔ لہٰذا ہر مجود وقاری کو ان تین کا جاننا ضروری ہے۔ وقف میں کیفیت

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وقف اورمحل وقف، ابتداء میں کیفیت ابتداء اورمحل ابتداء اور اِعادہ میں کیفیت اِعادہ اورمحل اِعادہ کا جاننا ضروری ہے۔

پھر ان چھ میں سے کیفیت وقف، کیفیت ابتداء اور کیفیت اِعادہ کی جانب کسی نہ کسی درجہ میں توجہ ہوتی ہے اور اس پر چنداں عمل بھی ہوتا ہے۔مگرمحل وقف،محل ابتداء اورمحل اعادہ کی طرف توجہ نہ ہونے کے برابر ہوتی ہے اور اکثر انہی تینوں میں کوتاہی ہوتی ہے حالانکہ مذکورہ بالا چھ باتوں میں سے مؤخر الذکر تین (محل وقف،محل ابتداء،محل اِعادہ) کے متعلق ائمہ وقف خاص طور پر بحث کرتے ہیں۔

اِعادہ چونکہ ابتداء کے ساتھ بعض باتوں میں مشترک بھی ہے اس لیے وقف وابتداء کو زیادہ تفصیل کے ساتھ بیان کیا جاتا ہے کہ ابتداء میں اِعادہ بھی شامل ہوجاتا ہے۔محل اِعادہ اورمحل ابتداء میں صرف قبلیت و بعدیت کا فرق ہے اسی وجہ سے وقف کے موضوع پر لکھی گئی اکثر کتب کے ناموں میں وقف و ابتداء کا ہی ذکر ہوتا ہے۔جس طرح قراء کرام کے نزدیک قرآن مجید میں کلمہ وکلام کی تصحیح اصل مقصود ہے اور مفسرین کے نزدیک توضیح وتصحیح معنی اصل مقصود ہے ایسے ہی ائمہ وقف کے نزدیک لفظ ومعنی دونوں مقصود ہیں۔

محل وقف

جس جگہ وقف کیا جاسکے اُسے محل وقف کہتے ہیں۔محل وقف کی رعایت سے قرآن مجید کے معنی میں تفہیم اور قراءت میں تحسین پیدا ہوتی ہے اور غیر محل پر وقف سے معنی کی وضاحت نہیں ہوتی یا ابہام معنی غیر مراد لازم آتا ہے۔

سورۃ الشّمس کے شروع میں شمس وقمر،نھار ولیل،سماء وارض تین جوڑے ہیں۔اگر ان کو ایک ہی سانس میں پڑھا جائے اور تیسرے جوڑے کے بعد وقف کیا جائے یا ہر جوڑے پر وقف کیا جائے یا دو جوڑے ایک سانس میں اور ایک جوڑا الگ سانس میں پڑھا جائے تو معنی میں تفہیم اور تحسین قراءت ہوتی ہے۔

اور اگر دوسرے جوڑے میں سے نہار (تیسری آیت) کو شمس وقمر والے جوڑے کے ساتھ اور لیل (چوتھی آیت) کو سماء وارض کے ساتھ پڑھا جائے تو وہ تحسین نہیں رہتی جو پہلی ترتیب کے وقت تھی۔

اسی طرح ﴿وَرَبُّكَ يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ وَيَخْتَارُ﴾ [القصص:٦٨] پر وقف کرنے سے تحسین پیدا ہوتی ہے۔اور مذہب اہل السنۃ والجماعۃ کی ترجمانی ہوتی ہے اور معتزلہ کی نفی ہوتی ہے۔اسی طرح آیاتِ رحمت اور آیاتِ عذاب کو الگ الگ سانس میں پڑھنا چاہیے تاکہ تفہیم معنی اور تحسین قراءت حاصل ہو۔محل وقف کو اختیار کرنے میں قراء کا اختلاف ہے چند اَقوال درج ذیل ہیں:

- بعض قراء صرف حسن وقف کو پسند کرتے ہیں۔
- بعض قراء صرف حسن ابتداء کو پسند کرتے ہیں۔
- بعض قراء ختم کلام کو پسند کرتے ہیں۔
- بعض قراء مطلقاً آیت پر وقف پسند کرتے ہیں۔
- بعض قراء ختم سانس کو پسند کرتے ہیں۔

امام عاصم رحمہ اللہ ختم کلام کو پسند فرماتے تھے، کیونکہ اُس میں حسن وقف بھی ہے اور حسن ابتداء بھی ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

غیر محل وقف

غیر محل پر وقف کرنے سے بسا اوقات جملہ کا معنی ظاہر نہیں ہوتا یا کلام الٰہی کا مقصودی معنی ظاہر نہیں ہوتا اور بعض دفعہ معنی غیر مراد کا وہم پیدا ہوجاتا ہے۔ وما من الٰہ إلا اللہ میں لفظ إلٰہ پر وقف اور إن اللہ لا یستحی اور إن اللہ لا یھدی وغیرہ پر وقف کرنے سے معنی فاسد ہوجاتا ہے۔ غیر محل پر وقف کرنے کے چند مواقع درج ذیل ہیں:

① وقف مضاف پر بلا مضاف الیہ کے
② فعل پر بلا فاعل یا نائب فاعل کے
③ فاعل پر بلا مفعول کے
④ مبتدا پر بلا کسی خبر کے
⑤ کان و إن وغیرہ کے اسم پر بلا خبر کے۔
⑥ موصول پر بغیر صلہ کے
⑦ موصوف پر بلا صفت کے
⑧ شرط پر بلا جزا کے
⑨ معطوف علیہ پر بلا معطوف مفرد کے
⑩ قسم پر بلا جواب قسم کے
⑪ اسم اشارہ پر بلا مشار الیہ کے
⑫ مستثنیٰ منہ پر بلا مستثنیٰ کے
⑬ ممیّز پر بلا تمیز کے
⑭ مفسر پر بلا تفسیر کے
⑮ ذوالحال پر بلا حال کے
⑯ مؤکد پر بلا تاکید کے
⑰ مبدل منہ پر بلا بدل کے
⑱ افعال متعدی (دو مفعول والے) میں، پہلے مفعول پر بلا دوسرے مفعول کے
⑲ تمنی و استفہام اور امر و نہی پر بلا ان کے جوابات کے
⑳ ہر عامل پر بلا اس کے معمول کے
㉑ ہر متبوع پر بلا اس کے تابع کے
㉒ ہر منفی پر بلا ایجاب کے (معرفۃ الوقوف)

اُردو کی ایک مثال سے محل وقف اور غیر محل وقف کو بخوبی سمجھا جاسکتا ہے۔

ایک جملہ بولا جاتا ہے 'اُٹھو مت بیٹھو'۔ مت کا تعلق 'اُٹھو' کے ساتھ بھی ہوتا ہے اور 'بیٹھو' کے ساتھ بھی۔

اگر بولا جائے اُٹھو مت، بیٹھو۔ اس کا مطلب ہے کہ اٹھنا نہیں بیٹھے رہو (اُٹھنے کی نفی اور بیٹھنے کا حکم) اور اگر بولا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جائے اُٹھو، مت بیٹھو۔ تو اس کا مطلب ہے کہ اُٹھ جاؤ، بیٹھنا نہیں ہے (اُٹھنے کا حکم اور بیٹھنے کی نفی) مت کو اُٹھو یا بیٹھو کے ساتھ بولا جائے تو معنی الگ الگ واضح طور پر سمجھ میں آ جاتے ہیں۔

اور اگر 'اُٹھومت بیٹھو' اکٹھے کہا جائے تو جملہ کا معنی ظاہر اور واضح نہیں ہوتے کہ مت کا تعلق اُٹھو کے ساتھ ہے یا بیٹھو کے ساتھ۔ اب اگر کوئی شخص کسی کو اُٹھنے کا حکم دینا چاہتا ہے تو اُسے یوں کہنا چاہئے (اُٹھو۔ مت بیٹھو) اور اگر بیٹھنے کا حکم دینا چاہتا ہے تو اُسے یوں کہنا چاہئے (اُٹھومت۔ بیٹھو) تاکہ سامع کو کسی قسم کا وہم نہ ہو۔

اسی طرح ہاتھ کی لکیریں پڑھنے والے جن کو اپنے مستقبل کی خبر نہیں ہوتی وہ دوسروں کے مستقبل کی خبریں بتاتے پھرتے ہیں اور لوگوں کو بے وقوف بناتے ہیں ان کی ایک کہاوت ہے 'لڑکا نہ لڑکی' یعنی اُن میں سے کسی کے پاس کوئی شخص جاتا ہے اور پوچھتا ہے کہ میرے ہاں لڑکا ہوگا یا لڑکی؟ تو وہ نجومی اُسے ''لڑکا نہ لڑکی' لکھ کر دے دیتا ہے اور کہتا ہے اتنے عرصہ بعد یہ پرچی لے کر میرے پاس آنا۔ چنانچہ بتائے ہوئے عرصہ کے بعد وہ شخص پرچی لاتا ہے اگر اس کے ہاں لڑکا ہوا تو نجومی یوں پڑھتا ہے (لڑکا۔ نہ لڑکی) یعنی دیکھا میں نے کہا تھا کہ لڑکا پیدا ہوگا۔ اور اگر لڑکی پیدا ہوئی تو نجومی یوں پڑھتا ہے (لڑکا نہ۔ لڑکی) یعنی میں نے کہا تھا ناں کہ لڑکی پیدا ہوگی اور اگر سائل کے ہاں کچھ بھی پیدا نہ ہو تو نجومی پڑھتا ہے 'لڑکا نہ لڑکی' یعنی کچھ بھی نہیں۔ گویا وقف کی کمائی سے اپنا 'بوجا' بھرتے ہیں۔

ابتداء

وقف کے بعد جہاں سے ابتداء ہوسکتی ہے اُسے محل ابتداء کہتے ہیں ائمہ وقف اس سے بحث کرتے ہیں۔ ہر وہ مقام جہاں وقف کرنے کے بعد ابتداء کرنے میں کلام میں حسن وخوبی پیدا ہو وہ محل ابتداء ہے جیسے یوم الدین پر وقف اور إیاك سے ابتداء، المفلحون پر وقف اور إن الذین سے ابتداء، عظیم پر وقف اور ومن الناس سے ابتداء وغیرہ۔

بعض مقامات سے ابتداء کرنے سے معنی کی وضاحت نہیں ہوتی یا غیر مرادی معنی کا وہم ہوتا ہے جیسے وَقَالَتِ الْیَھُوْدُ پر وقف اور یَدُ اللهِ مَغْلُوْلَة سے ابتداء یا لَقَدْ کَفَرَ الَّذِیْنَ قَالُوْا پر وقف اور إنَّ اللهَ ثَالِثُ ثَلٰثَةٍ سے ابتداء وغیرہ۔

اِعادہ

وقف کرنے کے بعد کلمہ موقوف علیہ یا اُس سے ماقبل سے شروع کرنا، اسے اِعادہ کہتے ہیں۔ اعادہ سے افادۂ وصل ہوتا ہے۔ کلام کو مربوط کرنے کے لیے اِعادہ کی ضرورت پڑتی ہے اس لیے ہر اس مقام سے اِعادہ کرنا چاہئے جہاں سے کلام میں ربط پیدا ہو سکے، مثلاً لَقَدْ سَمِعَ اللهُ قَوْلَ الَّذِیْنَ قَالُوْا إنَّ اللهَ فَقِیْرٌ پر وقف ہوگیا تو اعادہ قالوا سے کرنا چاہئے۔

غیر محل اِعادہ

غیر محل اعادہ سے لوٹانا معنی میں فساد کا سبب یا غیر مرادی معنی کا وہم پیدا کرتا ہے جیسے مذکورہ بالا مثال میں إن الله فقیر سے اِعادہ غلط ہے۔ غیر محل اعادہ سے لوٹانے کے چند مواقع درج ذیل ہیں:

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

① اعادہ مضاف الیہ سے بلا مضاف کے
② فاعل یا نائب فاعل سے بلا فعل کے
③ مفعول سے بلا فاعل کے
④ کسی خبر سے بلا مبتداء کے
⑤ کان وان وغیرہ کی خبر سے بلا اسم کے
⑥ صلہ سے بلا موصول کے
⑦ صفت سے بلا موصوف کے
⑧ جزا سے بلا شرط کے
⑨ معطوف مفرد سے بلا معطوف علیہ کے
⑩ جواب قسم سے بلا قسم کے
⑪ مشارالیہ سے بلا اسم اشارہ کے
⑫ مستثنیٰ سے بلا مستثنیٰ منہ کے
⑬ تمیز سے بلا ممیّز کے
⑭ تفسیر سے بلا مفسر کے
⑮ حال سے بلا ذوالحال کے
⑯ تاکید سے بلا مؤکد کے
⑰ بدل سے بلا مبدل منہ کے
⑱ افعال متعدی میں دوسرے مفعول سے بلا پہلے مفعول کے
⑲ تمنی، استفہام اور امر ونہی کے جوابات سے
⑳ معمول سے بلا عامل کے
㉑ تابع سے بلا متبوع کے
㉒ ایجاب سے بلا منفی کے

اللہ جل شانہٗ ہمیں ترتیل کے مطابق قرآن مجید پڑھنے کی توفیق عنایت فرمائیں۔ آمین ثم آمین

وآخر دعوانا أن الحمد للہ رب العلمین

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محدثین، مفسرین، فقہاء، نحاۃ اور مؤلفین میں سے قراء کرام

قرآن مجید اللہ تعالیٰ کی عظیم الشان کتاب ہے، جسے اللہ تعالیٰ نے نبی کریمﷺ پر تیئس (۲۳) سال کے عرصہ میں بالتدریج نازل فرمایا۔ نزولِ قرآن سے لے کر آج تک، نبی کریمﷺ، صحابہ کرام﷢، تابعین عظام﷭، تبع تابعین﷭ اور محدثین کرام﷭ سمیت پوری اُمت اس کی حفاظت وقراءات وغیرہ سمیت جملہ اُمور کا خصوصی اہتمام کرتی چلی آئی ہے اور عہد نبوی سے لے کر آج تک ہر دور اور ہر طبقہ میں قرآن مجید پڑھنے، پڑھانے اور سکھانے والوں کی ایک کثیر تعداد موجود رہی ہے، جن کو شمار کرنا محال ہے۔ مختلف علوم وفنون کا مطالعہ کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ متعدد محدثین کرام، فقہاء، نحاۃ، اہل لغت اور مفسرین اپنے مخصوص فن میں مہارت کے ساتھ ساتھ قرآن مجید کے قاری اور قراءاتِ قرآنیہ کے ماہر بھی تھے۔ یہاں ہم محدثین، فقہاء، مفسرین اور اہل لغت میں سے چند کے اسمائے گرامی نقل کر رہے ہیں جو اپنے متعلقہ مہارت کے ساتھ ساتھ قراءات کے بھی ماہر تھے۔

اس سلسلے میں ہم نے اختصار کے پیش نظر تمام فنون کے ماہرین کے طبقات میں سے ایک ایک نمایاں کتاب کا انتخاب کیا ہے اور اس میں موجود محدث، مفسر، فقیہ اور نحوی قراء کرام کی تخریج کر دی ہے۔ محدثین قراء کرام کی تخریج کے لئے إمام شمس الدين محمد بن أحمد بن عثمان الذهبی﷫ کی کتاب سير أعلام النبلاء کو منتخب کیا ہے، جبکہ مفسرین قراء کرام کی تخریج کے لئے حافظ شمس الدين محمد بن علی بن أحمد الداوودی﷫ کی کتاب طبقات المفسرين، فقہاء حنابلہ کی تخریج کے لئے قاضی أبو الحسين محمد بن أبو يعلی﷫ کی کتاب طبقات الحنابلة، فقہاء حنفیہ کی تخریج کے لئے قاضی أبو محمد عبد القادر بن محمد بن محمد بن نصر الله ابن سالم بن أبو الوفاء القرشی الحنفی﷫ کی کتاب الجواهر المضيَّة فی طبقات الحنفية، فقہاء شافعیہ کی تخریج کے لئے عبد الرحيم الأسنوی (جمال الدين)﷫ کی کتاب طبقات الشافعية، فقہاء مالکیہ کی تخریج کے لئے الشيخ محمد بن محمد مخلوف﷫ کی کتاب شجرة النور الزكية فی طبقات المالكية اور نحاۃ ولغویین کی تخریج کے لئے إمام جلال الدين عبد الرحمن بن أبو بكر السيوطی﷫ کی کتاب بغية الوعاة فی طبقات اللغويين والنحاة کو منتخب کیا گیا ہے۔

مزید برآں اِتمام فائدہ کے لیے مختلف علوم وفنون میں قلم اٹھانے والے متعدد مؤلفین کے علم تجوید وقراءات سے تعلق سے متعارف کروانے کے لیے ہم نے معجم المولفین از الشیخ عمر رضا کَحالَہ کا انتخاب کیا ہے، جس میں انتہائی عرق ریزی سے اُن تمام حضرات مؤلفین کی فہرستیں تیار کی گئیں ہیں، جنہوں نے مختلف علوم پر قلم اٹھایا ہے، لیکن وہ تجوید وقراءات کی مہارت تامہ بھی رکھتے تھے۔

اس مضمون کا مطالعہ کرنے سے آپ کو اندازہ ہوگا کہ ہر طبقہ میں محدثین، مفسرین، فقہاء اور نحاۃ کے ساتھ ساتھ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مختلف علوم وفنون کے نامور مؤلفین میں ماہرین تجوید وقراءات کی ایک بڑی تعداد موجود ہے، نیز یہ وہ اسماء گرامی ہیں جو فقط ہر طبقہ کی ایک ایک کتاب سے ماخوذ ہیں۔ اگر مزید کتب کی تخریج کی جائے تو یہ نام اس سے کئی گنا زیادہ ہوسکتے ہیں۔ مذکورہ مضمون کے مطالعہ سے بنیادی طور پر دو چیزیں معلوم ہوئی ہیں:

- ہر دور اور ہر طبقہ میں قراء کرام کی ایک کثیر تعداد موجود رہی ہے، جن کو شمار کرنا محال ہے۔ ہم نے تمام محدثین، مفسرین، فقہاء، لُغویین، نحاۃ اور مؤلفین قراء کرام کے نام کے آخر میں تاریخ وفات بھی لکھ دی ہے، جس سے آپ اندازہ لگا سکتے ہیں کہ کوئی بھی زمانہ ان قراء کرام سے خالی نہیں رہا۔
- مشہور ومعروف قراء کرام کے علاوہ متعدد مؤلفین، محدثین، فقہاء، نحاۃ، اہل لغت اور مفسرین کریم اپنے مخصوص فن میں مہارت رکھنے کے ساتھ ساتھ قرآن مجید کے قاری اور قراءاتِ قرآنیہ کے ماہر بھی تھے۔

مذکورہ کتب سے قراء کرام کے اسمائے گرامی کی تخریج کا یہ منفرد کام استاذ القراء قاری محمد ادریس العاصم ﷾ کے ارشاد پر شروع کیا گیا تھا، جسے مجلس التحقیق الاسلامی، لاہور کے چار ارکان: محمد سلیم صادق، قاری عبدالوحید، قاری کلیم اللہ فاروقی اور ابو عویمر قاری عبدالرحمٰن نے، سینئر ریسرچ اسکالر قاری محمد مصطفیٰ راسخ ﷾ کی راہنمائی اور نگرانی میں مکمل کیا۔ عملی نوعیت کے سارے کام کے بعد محدث قراء کرام کے طبقہ کو قاری محمد مصطفیٰ راسخ ﷾ نے مرتب کرکے مضمون کی شکل دی، جو اس وقت آپ کے سامنے ہے۔ نیز بقیہ طبقات [مثلاً طبقات مالکیہ، طبقات حنفیہ، طبقات شافعیہ، طبقات حنابلہ، طبقات مفسرین اور طبقات نحاۃ ولغات] کو مذکورہ دیگر حضرات نے مرتب کرنے کی سعادت حاصل کی ہے، جن کے ناموں کی تفصیل ہر طبقے کے ساتھ ساتھ ہی درج کی جارہی ہے۔ [اِدارہ]

سير أعلام النبلاء

[إمام شمس الدين محمد بن أحمد بن عثمان الذّهبی رحمہ اللہ (م:۷۴۸ھ)]

پہلا طبقہ: صحابہ رضی اللہ عنہم

- سيدنا سالم بن معقل مولى أبی حذيفة رضی اللہ عنہ (توفی فی غزوة يمامة) [سير أعلام النبلا:۱/۱۶۶]
- سيدنا أبی بن كعب رضی اللہ عنہ: ابن قيس بن عبيد بن زيد بن معاوية بن عمرو بن مالك بن النجار [م۲۲ھ] [أیضاً:۱/۳۸۹]
- سيدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ: ابن عمرو بن أوس بن عدی بن كعب بن عمرو بن ادی بن سعد بن علی بن اسد بن ساردة بن يزيد بن جشم بن الخزرج [م:۱۸ھ] [ایضاً:۱/۴۴۳]
- سيدنا عبد الله بن مسعود رضی اللہ عنہ بن غافل بن حبيب بن شمخ بن فار بن مخزوم بن صاهلة بن كاهل بن الحارث بن تميم بن سعد بن هذيل بن مدركة بن الياس ابن حضر بن نزار

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

[م:۳۲ھ] [ایضاً:۱/۴۶۱]

مذکورہ چاروں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے بارے میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:«خذوا القرآن من أربعة: ابن مسعود، وأبي، ومعاذ بن جبل، وسالم مولى أبی حذيفة»

[صحیح البخاري:۴۹۹۹، ترمذي :۳۸۱۲]''

چار آدمیوں سے قرآن مجید سیکھو۔ سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے، ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے، معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے اور سالم مولی ابی حذیفہ رضی اللہ عنہ سے۔

- سیدنا زید بن ثابت رضی اللہ عنہ: ابن الضحاك بن زيد بن لوذان بن عمرو بن عبد عوف بن غنم بن مالك بن النجار بن ثعلبة۔ الامام الكبير، شيخ المقرئين والفرضيين، فقهى المدينة و كاتب الوحى۔[م۴۵ھ][ایضا:۲/۴۲۶]
- سیدنا عقبة بن عامر الجهنى رضی اللہ عنہ الامام المقرى أبو عبس۔[م:۵۸ھ][ایضاً:۲/۴۶۷]

تابعین

- زر بن حبیش رحمہ اللہ:ابن حباثة بن أوس، الامام القدوة، مقرئ الكوفة مع السلمى[م۱۲۷ھ] [ایضاً:۴/۱۶۶]
- **أبو العالية** رحمہ اللہ:رفيع بن مهران الامام المقرى الحافظ المفسر[م۹۰یا۹۳یا۱۰۶][ایضاً:۴/۲۰۷]

دوسرا طبقہ

- **سعید بن جبیر** رحمہ اللہ: ابن هشام، الامام الحافظ المقرئ المفسر الشهير، أبومحمد [م:۹۵ھ][ایضاً:۴/۳۲۱]
- **يحيى بن وثاب** رحمہ اللہ:الامام القدوة المقرئ، الفقيه، شيخ القراء، الأسدى الكاهلى، مولاهم، الكوفى أحد الأئمة الأعلام۔[ایضاً:۴/۳۷۹]
- **يحيى بن يعمر** رحمہ اللہ: الفقيه العلامة المقرئ، أبو سليمان العدوانى البصرى، قاضى مرو ويكنى أباعدى۔[م:۹۰ھ سے قبل][ایضاً:۴/۴۴۱]
- **مجاهد بن جبير** رحمہ اللہ:الامام، شيخ القراء والمفسرين، أبو الحجاج المكى، الأسود، مولى السائب بن أبى السائب المخزومى۔[م:۱۰۲ھ،۱۰۳ھ،۱۰۴ھ،۱۰۸ھ][ایضاً:۴/۴۴۹]
- **سليمان بن قتة التيمي** رحمہ اللہ: مولاهم البصرى، المقرئ، من فحول الشعراء [ایضاً:۴/۵۹۶]
- **الإعرج** رحمہ اللہ:الامام الحافظ الحجة المقرئ أبوداؤد عبدالرحمن بن هرمز المدنى الأعرج مولى محمد بن ربيعة بن الحارث بن عبد المطلب بن هاشم۔[م:۱۱۷ھ][ایضاً:۵/۶۹]

تیسرا طبقہ

- **طلحة بن مصرف** رحمہ اللہ: ابن عمرو بن كعب، الامام الحافظ المقرئ المجود، شيخ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

الاسلام، ابو محمد اليامى الهمدانى الكوفى[م:۱۱۲ھ][ایضاً:۱۹۱/۵]

- **عاصم بن أبى النجود**رحمہ اللہ: الامام الكبير مقرئ العصر، أبوبكر الأسدى مولاهم الكوفى واسم أبيه بهدلة۔[م:۱۲۷ھ یا۱۲۸ھ][ایضاً:۲۵۶/۵]
- **عبد الله بن عامر**رحمہ اللہ: ابن يزيد بن تميم الامام الكبيرمقرئ الشام و احد الأعلام ابوعمران اليحصبى [م:۱۱۸][ایضاً:۲۹۲/۵]
- **عبد الله بن كثير**رحمہ اللہ: ابن عمرو بن عبد الله بن زاذان بن فيروزان، بن هرمز، الامام العَلَم، مقرئ مكة، واحد القراء السبعة أبو معبد الكنانى الدارى المكى مولى عمرو بن علقمة۔[م:۱۲۰ھ یا۱۲۲ھ][ایضاً:۳۱۸/۵]

چوتھا طبقہ

- **الأعمش**رحمہ اللہ: سليمان بن مهران، الامام شيخ الاسلام، شيخ المقرئين والمحدثين، أبو محمد الأسدى[م:۱۴۷ھ یا۱۴۸ھ][ایضاً:۲۲۶/۶]

پانچواں طبقہ

- **أبان بن تغلب**رحمہ اللہ: الامام المقرئ أبوسعد[م۱۴۱ھ][ایضاً۳۰۸/۶]
- **أبوعمرو بن العلاء**رحمہ اللہ: ابن عمار، بن العريان التيميمى، ثم المازنى البصرى، شيخ القراء والعربية۔[م:۱۵۴ھ یا۱۵۷ھ][ایضاً:۴۰۷/۶]

چھٹا طبقہ:

- **هشام بن الغاز** رحمہ اللہ: ابن ربيعة الجرشى الدمشقى، الامام المقرئ، المحدث، ابو العباس [م۱۵۳ھ یا۱۵۶ھ][ایضاً:۶۰/۷]
- **حمزة بن حبيب**رحمہ اللہ: ابن عمارة بن إسماعيل، الإمام القدوة، شيخ القراء ة، أبو عمارة التيمى، مولاهم الكوفى الذيات، مولى عكرمة بن ربعى۔[م۱۵۶ھ][ایضاً:۹۰/۷]
- **عيسى بن عمر**رحمہ اللہ: الامام المقرئ، العابد أبوعمر الهمدانى الكوفى، عرف بالهمدانى، وإنما هو من موالى بنى أسد[م۱۵۶ھ][ایضاً:۱۹۹/۷]

ساتواں طبقہ

- **نافع**رحمہ اللہ : ابن أبى نعيم، الإمام، حبر القرآن، أبو رويم، مولى جعونة بن شعوب الليثى۔[م۱۶۹ھ][ایضاً:۳۳۶/۷]

آٹھواں طبقہ:

- **عبد الوارث بن سعيد**رحمہ اللہ: ابن ذكوان، الامام، الثبت، الحافظ، أبو عبيدة العنبرى،

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

مولاهم البصری، التفدی، المقرئ۔[م ۱۸۰ھ][ایضاً:۳۰۰/۸]

- **یحییٰ بن یمان** رحمہ اللہ: الإمام الحافظ الصادق العابدالمقرئ، أبوزکریا العجلی الکوفی۔ [م:۱۸۹ھ][ایضاً:۳۵۷/۸]
- **أبوبکر بن عیاش** رحمہ اللہ: ابن سالم الأسدی، مولاهم الکوفی الحفاظ، المقرئ، الفقیه، المحدث، شیخ الاسلام، وبقیة الأعلام، مولیٰ واصل الحرب۔[م ۱۹۳ھ][ایضاً:۴۹۵/۸]
- **سوید** رحمہ اللہ: ابن عبد العزیز قاضی بعلبك، أبو محمد السلمی، مولاهم الدمشقی، الفقیه المقرئ۔[م:۱۹۴ھ][ایضاً:۱۸/۹]

نواں طبقہ

- **عبد الله بن ادریس** رحمہ اللہ : ابن یزید بن عبدالرحمن، الامام الحافظ المقرئ القدوة، شیخ الاسلام، أبومحمد الأدوی الکوفی۔[م ۱۹۲ھ][ایضاً:۴۲/۹]
- **الکسائی** رحمہ اللہ: الامام، شیخ القراء ة والعربیة، أبو الحسن علی بن حمزة بن عبد الله بن بهمن بن فیروز الأسدی، مولاهم الکوفی، الملقب بالکسائی۔[م:۱۸۹ھ][ایضاً:۱۳۱/۹]
- **عمر بن هارون** رحمہ اللہ: ابن یزید، بن جابر، بن سلمة، الامام عالم خراسان، أبوحفص الثقفی، مولاهم البلخی المقرئ المحدث۔[م ۱۹۴ھ][ایضاً:۲٦۷/۹]
- **ورش** رحمہ اللہ: شیخ الإقراء بالدیار المصریة، أبوسعید، وأبو عمرو، عثمان بن سعید بن عبدالله بن عمرو۔[م:۱۹۷ھ][ایضاً:۲۹۵/۹]
- **الغازی** رحمہ اللہ: ابن قیس، الإمام شیخ الأندلس، أبو محمد الأندلسی المقرئ۔[ایضاً:۳۲۲/۹]

دسواں طبقہ

- **سلیم بن عیسی** رحمہ اللہ: ابن سلیم بن عامر، شیخ القراء، ابوعیسیٰ، أبومحمد الحنفی، مولاهم الکوفی، تلمیذ حمزه، واحذق اصحابه، وهو خلفه فی الاقراء۔ [م ۱۸۸ھ یا ۱۸۹ھ][ایضاً:۳۷۵/۹]
- **الحسین بن علی الجعفی** رحمہ اللہ: ابن الولید، الامام القدوة الحافظ المقرئ المجود الزاهد، بقیة الأعلام، أبوعبد الله وأبو محمد الجعفی مولاهم الکوفی [م ۲۰۳ھ] [ایضاً:۳۹۷/۹]
- **المقرئ**: الامام العالم الحافظ المقرئ المحدث الحجة، شیخ الحرم، أبو عبدالرحمن، عبد الله بن یزید بن عبد الرحمن الأهوازی الأصل البصری ثم المکی رحمہ اللہ مولی آل عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ۔[م ۲۱۲ھ یا ۲۱۳ھ][ایضاً:۱۲٦/۱۰]
- **یعقوب** رحمہ اللہ: ابن اسحق بن زید بن عبد الله بن أبی اسحق، الإمام المجود الحافظ، مقرئ البصرة، أبومحمد الحضرمی مولاهم البصری، أحد العشرة۔[م ۲۰۵ھ]

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

[ایضاً:۱۰/۱۶۹]

گیارہواں طبقہ

- **عبد اللہ بن صالح** رحمہ اللہ: ابن مسلم بن صالح، الامام، الثقة، المقرئ، أبو أحمد العجلى الكوفى، والد الحافظ أحمد بن عبد الله العجلى صاحب التاريخ۔[م:۲۱۱ھ][ایضاً:۱۰/۴۰۳]

بارہواں طبقہ

- **الزهرانى** رحمہ اللہ: الامام الحافظ المقرئ المحدث الكبير، أبو الربيع، سليمان بن داؤد الأزدى، العتكى الزهرانى البصرى، أحد الثقات۔[م۲۳۴ھ][ایضاً:۱۰/۶۷۶]
- **عمرو بن زرارة** رحمہ اللہ: ابن واقد المحدث الامام الثبت، أبومحمد الكلابى النيسابورى المقرئ۔[م ۲۳۸ھ][ایضاً:۱۱/۴۰۶]
- **هشام بن عامر** رحمہ اللہ: ابن نصير بن ميسره بن أبان، الامام الحافظ العلامة المقرئ [م:۲۴۵ھ][ایضاً:۱۱/۴۲۰]

تیرھواں طبقہ:

- **الدورى** رحمہ اللہ: الامام العالم الكبير، شيخ المقرئين، أبو عمر حفص بن عمر بن عبد العزيز بن صهبان۔[م۲۴۶ھ][ایضاً:۱۱/۵۴۱]
- **أبو حاتم السجستانى** رحمہ اللہ: الامام العلامة، أبو حاتم، سهل بن محمد بن عثمان، السجستانى ثم البصرى، المقرئ النحوى اللغوى، صاحب التصانيف۔
[م۲۵۰ھ یا ۲۵۱ھ)][ایضاً:۱۲/۲۶۸]

چودہواں طبقہ:

- **أبونشيط** رحمہ اللہ: محمد بن هارون، الامام المقرئ المجود الحافظ الثقة، ابونشيط، ابو جعفر، الربعى المروزى ثم البغدادى الحربى۔[م:۲۵۸ھ][ایضاً:۱۲/۳۲۴]
- **يونس بن عبد الأعلى** رحمہ اللہ: ابن ميسرة بن حفص بن حيان، الامام، شيخ الاسلام، ابوموسىٰ الصدفى، المصرى المقرئ الحافظ۔[م:۲۶۴ھ][ایضاً:۱۲/۳۴۸]
- **البيروتى** رحمہ اللہ: الامام الحجة المقرئ الحافظ، أبوالفضل، العباس بن الوليد بن مزيد، العذرى البيروتى۔[م۲۷۰ھ یا ۲۷۱ھ][ایضاً:۱۲/۴۷۱]
- **محمد بن عيسى بن حيان** رحمہ اللہ: المحدث، المقرئ، الامام، أبوعبد الله المدائنى، بقية الشيوخ۔[م۲۷۴ھ][ایضاً:۱۳/۲۱]
- **أبو البخترى** رحمہ اللہ: الشيخ، المحدث، الثقة، أبو البخترى عبد الله بن محمد بن شاكر، العنبرى، البغدادى، المقرئ۔[م۲۷۰][ایضاً:۱۳/۳۳]

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

- **أحمد بن الفرج** رحمہ اللہ: ابن عبد الله:المحدث، المعمر، أبو علی الجشمی، البغدادی، المقرئ۔[م قبل ۲۷۰ھ][ایضاً:۴۰/۱۳]
- **محمش** رحمہ اللہ: المحدث، أبو إسحاق، إبراھیم بن محمد بن عبد الله النیسابوری، المقرئ، الزاھد المعروف محمش ۔[م ۲۶۲][ایضاً:۴۴/۱۳]

پندرہواں طبقہ:

- **ابوحمزة البغدادی** رحمہ اللہ: شیخ الشیوخ، ابوحمزة، محمد بن إبراھیم البغدادی الصوفی، کان بصیراً بالقراء ات [م:۲۶۹ھ][ایضاً:۱۶۶/۱۳]
- **الجلاجلی** رحمہ اللہ: المحدث، المقرئ، أبوالسری، موسیٰ بن الحسن بن عباد النسائی، ثم البغدادی، الملقب بالجلاجلی لطیب صوته۔[م:۲۸۷ھ][ایضاً:۳۷۸/۱۳]
- **الخزاز** رحمہ اللہ:الشیخ، الامام، المقرئ، المحدث، ابوجعفر أحمد بن علی البغدادی الخزاز۔[م:۲۸۶ھ][ایضاً:۳۱۸/۱۳]

سولہواں طبقہ:

- **بکر بن سهل** رحمہ اللہ: ابن اسماعیل بن نافع، الامام، المحدث، أبو محمد الھاشمی، مولاھم الدمیاطی، المفسر، المقرئ۔[م ۲۸۷ھ][ایضاً:۴۲۵/۱۳]
- **موسیٰ بن اسحاق** رحمہ اللہ: ابن موسیٰ بن عبد الله بن موسیٰ بن الصحابی عبد الله بن یزید، الانصاری الخطمی، الامام، العلامة، القدوة، المقرئ، القاضی۔

[م ۲۹۷][ایضاً:۵۷۹/۱۳]
- **إدریس بن عبدالکریم** رحمہ اللہ: الحداد، مقرئ العراق، ابوالحسن البغدادی[م:۲۹۲] [ایضاً: ۴۴/۱۴]
- **الأصبھانی** رحمہ اللہ:امام القراء، أبوبکر، محمد بن عبدالرحیم بن ابراھیم بن ثبیب الأصبھانی۔[م:۲۹۶ھ][ایضاً:۸۰/۱۴]
- **المری** رحمہ اللہ: الامام، ابوبکر، احمد بن محمد بن الولید بن سعد المرّی الدمشقی المقرئ۔(م: ۲۹۷ھ)[ایضاً: ۸۱/۱۴]
- **البراثی** رحمہ اللہ: الامام المقرئ، المحدث، المجود، أبوالعباس، أحمد بن محمد بن خالد البغدادی البراثی۔[م:۳۰۰ھ][ایضاً:۹۲/۱۴]

سترھواں طبقہ

- **المطرز** رحمہ اللہ:الامام العلامة المقرئ، المحدث الثقة، أبوبکر، القاسم بن زکریا ابن یحییٰ البغدادی، المعروف بالمطرز[م ۳۰۵ھ][ایضاً:۱۴۹/۱۴]

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

◉ **ابن فرح** رحمہ اللہ: العلامة الامام، المقرئ، المفسر، أبوجعفر، أحمد بن فرح بن جبريل العسكرى ثم البغدادى، الضرير۔[م۳۰۳ھ][ایضاً:۱۴/۱۶۳]

◉ **الأشنانی** رحمہ اللہ: الامام، شيخ القراء ببغداد، أبوالعباس، احمد بن سهل بن فيروزان، الأشنانى، صاحب عبيد بن الصباح۔[م۳۰۷ھ][ایضاً:۱۴/۲۲۶]

◉ **رُوَيم** رحمہ اللہ: الامام الفقيه المقرئ، الزاهد العابد، أبوالحسن، رويم بن أحمد [م۳۰۳ھ][ایضاً:۱۴/۲۳۴]

◉ **الجندی** رحمہ اللہ: المقرئ المحدث الكبير، أبوسعيد، المفضل بن محمد بن إبراهيم بن مفضل بن سعيد بن الامام عامر بن شراحيل الشعبى الكوفى ثم الجندى۔ [م۳۰۸ھ][ایضاً:۱۴/۲۵۷]

◉ **محمد بن شاذل** رحمہ اللہ: ابن على، الامام المحدث المقرئ المعمر، ابوالعباس الهاشمى، مولاهم النيسابورى۔[م۳۰۹ھ یا ۳۱۱ھ][ایضاً:۱۴/۲۶۳]

◉ **الخزاعی** رحمہ اللہ: الامام المقرئ، المحدث، ابومحمد، اسحاق بن احمد بن اسحاق ابن نافع الخزاعى المكى، شيخ الحرم، جود القرآن على العنبرى وعبد الوهاب بن فليح۔ [م۳۰۸][ایضاً:۱۴/۲۸۹]

◉ **ابن سیف** رحمہ اللہ: الامام المقرئ الكبير، أبوبكر، عبد الله بن مالك بن عبد الله بن سيف التعبيى، صاحب أبى يعقوب الأزرق۔[م۳۰۷ھ][ایضاً:۱۴/۴۴۰]

اٹھارواں طبقہ

◉ **الفرائضی** رحمہ اللہ: الامام العلامة المحدث المقرئ، أبو الليث، نصر بن القاسم بن نصر البغدادى الفقيه الفرائضى۔[م۳۱۴ھ][ایضاً:۱۴/۴۶۵]

◉ **العلاف** رحمہ اللہ: الامام المقرئ الأديب، أبوبكر، الحسن بن على بن أحمد بن بشار النهروانى، ثم البغدادى الضرير۔[م۳۱۸ھ][ایضاً:۱۴/۵۱۴]

◉ **أحمد بن خطیب** رحمہ اللہ **دمشق**: وعالمها ابى الوليد هشام بن عمار بن نصير، الامام المقرئ، المحدث المعمر، ابوعبدالله السلمى الدمشقى۔[م۳۱۶][ایضاً:۱۴/۵۲۷]

◉ **الخاقانی** رحمہ اللہ: الامام المقرئ المحدث، ابو مزاحم موسى بن عبيد الله بن يحيىٰ بن خاقان، الخاقانى الحافظ البغدادى۔[م۳۲۵ھ][ایضاً:۱۵/۹۴]

◉ **یوسف بن یعقوب** رحمہ اللہ: ابن الحسين، الامام المجود، مقرئ واسط، أبوبكر الواسطى الأصم، إمام الجامع۔[م۳۱۳ھ][ایضاً:۱۵/۲۱۸]

◉ **ابن شنبوذ** رحمہ اللہ: شيخ المقرئين، أبو الحسن، محمد بن أحمد بن ايوب بن الصلتبن شنبوذ، المقرئ، اكثر الترحال فى الطلب۔[م۳۲۸ھ][ایضاً:۱۵/۲۶۴]

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

- **ابن مجاهد** رحمہ اللہ: الامام المقرئ النحوی، شیخ المقرئین، أبوبکر أحمد بن موسیٰ بن العباس بن مجاهد البغدادی، مصنف کتاب السبعة۔[م۳۲۴ھ][ایضاً: ۲۷۲/۱۵]
- **ابن الأنباری** رحمہ اللہ: الإمام الحافظ البغوی ذوالفنون، أبوبکر محمد بن قاسم بن بشار ابن الانباری المقرئ النحوی۔[م۳۲۸ھ][ایضاً: ۲۷۴/۱۵]

انیسواں طبقہ

- **الأثرم** رحمہ اللہ: الامام المقرئ المحدث، أبوالعباس، محمد بن أحمد بن أحمد بن حماد بن إبراهیم، البغدادی الأثرم۔[م۳۳۶ھ][ایضاً: ۳۰۳/۱۵]
- **ابن المنادی** رحمہ اللہ: الإمام المقرئ الحافظ، أبو الحسین، أحمد بن جعفر بن المحدث أبی جعفر محمد بن عبید اللہ بن أبی داؤد بن المنادی، البغدادی، صاحب التوالیف۔ [م۳۳۶ھ][ایضاً: ۳۶۱/۱۵]
- **ابن زبان** رحمہ اللہ: المقری العابد المعمر، أبوبکر أحمد بن سلیمان بن زبان الکندی، الدمشقی، الضریر ویعرف أیضا بابن أبی هریرة۔[م۳۳۸ھ][ایضاً: ۳۷۸/۱۵]
- **الأنطاکی** رحمہ اللہ: الامام مقرئ الشام، أبو إسحاق، إبراهیم بن عبد الرزاق بن حسن، الأنطاکی۔[م۳۳۹ھ][ایضاً: ۳۸۴/۱۵]
- **ابن أوس** رحمہ اللہ: الامام المقری، أبو عبد اللہ أحمد بن محمد بن أوس، الهمذانی۔ [م۳۳۳ھ][ایضاً: ۳۸۸/۱۵]
- **ابن شوذب** رحمہ اللہ: المقرئ المحدث، أبو محمد عبد اللہ بن عمر بن أحمد بن علی بن شوذب الواسطی۔[م:۳۴۲ھ][ایضاً: ۴۶۶/۱۵]

بیسواں طبقہ:

- **السُکری** رحمہ اللہ: الامام الحجة، أبوالعباس، أحمد بن إبراهیم بن محمد بن جامع، المصری، السکری المقرئ۔[م۳۴۷ھ][ایضاً: ۵۲۹/۱۵]
- **النقاش** رحمہ اللہ: العلامة المفسر، شیخ القراء، ابوبکر محمد بن الحسن بن محمد بن زیاد، الموصلی ثم البغدادی النقاش۔[م۳۵۱ھ][ایضاً: ۵۷۳/۱۵]
- **ابن أبی هاشم** رحمہ اللہ: امام المقرئین، أبوطاهر، عبد الواحد بن عمر بن محمد بن ابی هاشم البغدادی صاحب "جامع البیان"۔[م۳۴۹ھ][ایضاً: ۲۱/۱۶]
- **ابن مقسم** رحمہ اللہ: العلامة المقرئ، أبو بکر، محمد بن الحسن بن یعقوب بن الحسن ابن مقسم البغدادی العطار، شیخ القراء۔[م۳۵۴ھ][ایضاً: ۱۰۵/۱۶]
- **الشمشاطی** رحمہ اللہ: الخطیب المقرئ، أبوبکر، محمد بن جعفر بن أحمد الشمشاطی [ایضاً: ۱۴۵/۱۶]

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

- **السراج** رحمہ اللہ :الإمام المحدث القدوة، شیخ الاسلام، أبو الحسن، محمد بن الحسن بن أحمد بن إسماعیل النیسابوری المقرئ۔[م۳۶۶ھ][ایضاً:۱۶/۲۶۱]
- **غندر** رحمہ اللہ: الشیخ المقرئ، أبوبکر، محمد بن جعفر بن العباس النجار[م۳۷۹ھ] [ایضاً: ۱۶/۲۱۶]
- **الغزال** رحمہ اللہ: الامام الحافظ المقرئ، أبوعبد الله، محمد بن عبد الرحمن بن سهل بن مخلد الأصبهانی، شیخ القراء، وصاحب التصانیف۔[م۳۶۹ھ][ایضاً:۱۶/۲۱۷]
- **الحجاجی** رحمہ اللہ:الامام الحافظ الناقد، المقرئ المجود، شیخ خراسان، أبوالحسین، محمد بن محمد بن یعقوب بن إسماعیل بن الحجاج الحجاجی، النیسابوری، صدر المقرئین والمحدثین۔[م۳۶۸ھ][ایضاً:۱۶/۲۴۰]
- **القباب** رحمہ اللہ:الامام الکبیر المقرئ، مسند أصبهان، أبوبکر عبد الله بن محمد بن محمد بن فورك بن عطاء الأصبهانی۔[م۳۷۰ھ][ایضاً:۱۶/۲۵۷]
- **المطوعی** رحمہ اللہ: الشیخ الامام، شیخ القراء، مسند العصر، أبوالعباس، الحسن بن سعید بن جعفر العبادانی۔[م۳۷۱ھ][ایضاً:۱۶/۲۶۰]

اکیسواں طبقہ

- **ابن حیان** رحمہ اللہ: الامام الفقیه، المحدث المجود، أبوبکر، محمد بن خلف بن محمد ابن حیان البغدادی الخلال المقرئ۔[م۳۷۱ھ][ایضاً:۱۶/۳۵۹]
- **ابن البواب** رحمہ اللہ: الامام المقرئ المحدث، أبو الحسین، عبید الله بن أحمد بن یعقوب البغدادی بن البواب۔[م۳۷۶ھ][ایضاً:۱۶/۳۶۹]
- **طلحة بن محمد** رحمہ اللہ: ابن جعفر الشاهد، الشیخ العالم الأخباری المؤرخ، أبو القاسم البغدادی المقرئ۔[م۳۸۰ھ][ایضاً:۱۶/۳۹۶]
- **ابن مهران** رحمہ اللہ: الامام القدوة المقرئ، شیخ الاسلام، أبوبکر، أحمد بن الحسین بن مهران الأصبهانی الأصل، النیسابوری، مصنف"الغایة فی القراء ات"۔
[م۳۸۱ھ][ایضاً:۱۶/۴۰۶]
- **القزوینی** رحمہ اللہ: الامام المعمر، شیخ القراء، أبو الحسن، علی بن أحمد بن صالح ابن حماد القزوینی۔[م۳۸۱ھ][ایضاً:۱۶/۴۱۰]
- **الدارقطنی** رحمہ اللہ: الامام الحافظ المجود، شیخ الاسلام، علم الجهابذة، أبو الحسن، علی بن عمر بن أحمد بن مهدی بن مسعود بن النعمان بن دینار بن عبد الله البغدادی المقرئ المحدث۔[م۳۸۵ھ][ایضاً:۱۶/۴۴۹]
- **زاهر بن احمد** رحمہ اللہ: ابن محمد بن عیسیٰ، الامام العلامة، فقیه خراسان، شیخ القراء

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

والمحدثین ابوعلی السرخسی۔[م۳۸۹ھ][ایضاً:۱۶/۴۷۶]

- **الکتانی**رحمہ اللہ: الامام المقرئ المحدث المعمر، أبوحفص، عمر بن إبراهيم بن أحمد بن کثیر البغدادی الکتانی۔[م۳۹۰ھ][ایضاً:۱۶/۴۸۲]
- **أبو مسلم الکاتب**رحمہ اللہ: الشیخ العالم المقرئ، المسند الرحلة، ابومسلم، محمد بن احمد بن علی بن الحسین البغدادی الکاتب، نزیل مصر۔(م:۳۹۹ھ)[ایضاً:۱۶/۵۵۹]

بائیسواں طبقہ

- **ابن النجار**رحمہ اللہ:الامام المقرئ،المعمر المسند،أبوالحسن، محمد بن جعفر ابن محمد بن ھارون بن فروة،التمیمی النحوی الکوفی، ابن النجار۔[م۴۰۲ھ][ایضاً:۱۷/۱۰۰]
- **الجیزی**رحمہ اللہ: القاضی الامام المقرئ الأوحد،أبو عبد الله أحمد بن عمر بن محمد بن عمر بن محفوظ المصری الجیزی۔[م۴۰۰ھ][ایضاً:۱۷/۱۱۰]
- **ابن اللیث**رحمہ اللہ: الامام الحافظ الفقیه،العلامه أبو علی،الحسن بن أحمد بن محمد ابن اللیث الکشی،ثم الشیرازی الشافعی،من أعیان القراء والحفاظ والفقهاء۔ [م۴۰۵ھ][ایضاً:۱۷/۲۰۹]
- **أبو أحمد الفرضی**رحمہ اللہ: الامام القدوة،شیخ العراق،أبو أحمد،عبید الله بن محمد بن أحمد بن محمد بن علی بن أبی مسلم،البغدادی الفرضی المقرئ ۔[م۴۰۶ھ] [ایضاً: ۱۷/۲۱۲]
- **محمد بن أسد**رحمہ اللہ: ابن علی، الامام المقرئ،شیخ الکتابة،وکبیر المجودین بالعراق، أبو الحسین،البغدادی البزازالکاتب، شیخ ابن البواب۔[م۴۱۰ھ][ایضاً:۱۷/۳۱۵]
- **ابن خواستی**رحمہ اللہ: الشیخ الامام المعمر المقرئ،مسند الأندلس،أبوالقاسم،عبدالعزیز بن جعفر بن محمد بن إسحاق بن محمد بن خواستی، الفارسی ثم البغدادی النحوی۔ [م۴۱۳ھ][ایضاً:۱۷/۳۵۱]
- **أبو أسامة الهروی**رحمہ اللہ: الامام المحدث المقرئ، أبو أسامة، محمد بن أحمد بن محمد بن القاسم الهروی، شیخ الحرم۔[م۴۱۷ھ][ایضاً:۱۷/۳۶۴]
- **الحمامی**رحمہ اللہ:الامام المحدث، مقرئ العراق، أبوالحسن، علی بن احمد بن عمر بن حفص بن الحمامی البغدادی۔[م۴۱۷ھ][ایضاً:۱۷/۴۰۲]

تئیسواں طبقہ

- **ابن بکیر**رحمہ اللہ:الامام المقریٰ المجود،أبوبکر،محمد بن عمر بن بکیر بن ود، البغدادی النجار۔[م۴۳۲ھ][ایضاً:۱۷/۴۷۲]

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

- **الزيدى** رحمه الله: الامام العالم المقرئ المعمر، شيخ مران، أبو القاسم، على ابن محمد بن على، الهاشمى العلوى الحسينى الزيدى، الحرانى الحنبلى السنى۔
[م۴۳۳ھ][ايضاً: ۵۰۵/۱۷]
- **ابن الحارث** رحمه الله: الامام ابوبكر، أحمد بن محمد بن عبد الله بن الحارث، التميمى الأصبهانى، المقرئ النحوى، الزاهد المحدث، نزيل نيسابور۔[م۴۳۰ھ][ايضاً: ۵۳۸/۱۷]
- **الحنائى** رحمه الله: الامام القدوة الحافظ المقرئ، شيخ الاسلام، أبوالحسن، على بن محمد بن إبراهيم بن حسين، الدمشقى الحنائى الزاهد۔[م۴۲۸ھ][ايضاً: ۵۶۵/۱۷]
- **الطلمنكى** رحمه الله: الامام المقرئ المحقق المحدث الحافظ الأثرى، أبوعمر، أحمد بن محمد بن عبد الله بن أبى عيسىٰ لب بن يحيىٰ، المعافرى الاندلسى الطلمنكى۔
[م۴۲۹ھ][ايضاً: ۵۶۶/۱۷]
- **الأزهرى** رحمه الله: المحدث الحجة المقرئ، ابوالقاسم، عبيد الله بن أحمد بن عثمان، الأزهرى البغدادى الصيرفى، ابن السوادى، وهو عبيد الله بن أبى الفتح۔[م۴۳۵ھ][ايضاً: ۵۷۸/۱۷]
- **الربعى** رحمه الله: الشيخ الامام الحافظ المفيد، المقرئ المجود، أبو الحسن، على ابن الحسن بن على بن ميمون بن أبى زروان، الربعى الدمشقى۔[م۴۳۶ھ][ايضاً: ۵۸۰/۱۷]
- **مكى** رحمه الله: العلامة المقرئ، أبو محمد، مكى بن أبى طالب حموش بن محمد بن مختار، القيسى القيروانى، ثم القرطبى، صاحب التصانيف۔[م۴۳۷ھ][ايضاً: ۵۹۱/۱۷]
- **الباقلانى** رحمه الله: الشيخ الامام الصادق، أبو الحسن، على بن إبراهيم بن عيسىٰ، البغدادى الباقلانى المقرئ۔[م۴۴۸ھ][ايضاً: ۶۶۴/۱۷]
- **الطفال** رحمه الله: الشيخ الامام الثقة المقرئ، مسند مصر، أبو الحسن، محمد بن الحسين بن محمد بن الحسين بن أحمد بن السرى، النيسابورى، ثم المصرى، البزاز التاجر۔
[م۴۴۸ھ][ايضاً: ۶۶۴/۱۷]

چوبیسواں طبقہ:

- **الأهوازى** رحمه الله: وهو الشيخ الامام، العلامة، مقرئ الآفاق، أبوعلى، الحسن بن على بن إبراهيم بن يزداد بن هرمز الأهوازى، نزيل دمشق۔[م۴۴۶ھ][ايضاً: ۱۳/۱۸]
- **أبوعمرو الدانى** رحمه الله: الامام الحافظ، المجود المقرئ، الحاذق، عالم الأندلس، ابوعمرو، عثمان بن سعيد بن عثمان بن سعيد بن عمر الأموى، مولاهم الأندلس، القرطبى ثم الدانى، و يعرف قديما بابن الصيرفى، مصنف "التسير" و "جامع البيان" وغير ذلك۔[م۴۴۴ھ][ايضاً: ۷۷/۱۸]

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

◉ **النرسی** رحمہ اللہ: الشیخ العالم، المقرئ، المسند، أبو الحسین، محمدبن الشیخ أبی نصر أحمد بن محمد بن أحمد بن حسنون، ابن النرسی البغدادی۔[م۴۵۶ھ][ایضاً:۱۸/۸۳]

◉ **ابن أبی شمس** رحمہ اللہ: الشیخ الامام، الفقیہ، الرئیس، شیخ القراء، ابوسعد، احمد بن ابراھیم بن موسیٰ بن احمد بن منصور النیسابوری الشاماتی، المقرئ، عرف بابن ابی شمس۔[م۴۵۴ھ][ایضاً:۱۸/۱۲۲]

◉ **الکازرونی** رحمہ اللہ: الامام الأوحد، شیخ الشافعیة، أبو عبد اللہ، محمد بن بیان بن محمد الکازرونی، المقرئ، فقیہ أھل آمد۔[م۴۵۵ھ][ایضاً:۱۸/۱۷۱]

◉ **الباطرقانی** رحمہ اللہ: الامام الکبیر، شیخ القراء، ابوبکر، احمد بن الفضل بن محمد بن أحمد بن محمد بن جعفر الأصبھانی، الباطرقانی۔[م۴۶۰ھ][ایضاً:۱۸/۱۸۲]

◉ **غالب بن عبد اللہ** رحمہ اللہ: ابن أبی الیمن، العلامة، شیخ القراء والنحاة، أبو تمام القیسی، القرطبی القطینی الأصل، نزیل دانیة۔[م۴۶۵ھ][ایضاً:۱۸/۳۲۶]

◉ **ابن طلاب** رحمہ اللہ: الشیخ الامام، الثقة، المقرئ، خطیب دمشق، ابونصر، الحسین بن محمد بن أحمد بن الحسین بن أحمد بن طلاب القرشی الدمشقی، مولیٰ عیسیٰ بن طلحہ بن عبید اللہ التمیمی۔[م۴۷۰ھ][ایضاً:۱۸/۳۷۵]

پچیسواں طبقہ:

◉ **ابن شریح** رحمہ اللہ: الامام شیخ القراء، أبو عبد اللہ، محمد بن شریح بن أحمد بن شریح بن یوسف الرعینی، الاشبیلی، مصنف کتاب: ”الکافی“۔[م۴۷۶ھ][ایضاً:۱۸/۵۵۴]

◉ **ابن منتاب** رحمہ اللہ: الامام الثقة، أبو محمد، أحمد بن أبی عثمان الحسن بن محمد ابن عمرو بن منتاب البصری، ثم البغدادی، الدقاق، المقرئ، مقرئ مجود مکثر، دین مھیب، لقن جماعة ختموا علیہ۔[م۴۷۴ھ][ایضاً:۱۸/۵۵۹]

◉ **الکرکانجی** رحمہ اللہ: شیخ القراء بخراسان، أبو نصر، محمد بن أحمد بن علی بن حامد المروزی۔[م۴۸۴ھ][ایضاً:۱۸/۶۰۰]

◉ **التفلیسی** رحمہ اللہ: الامام القدوة المقرئ، ابوبکر، محمد بن إسماعیل بن محمد السری ابن بنون، التفلیسی، ثم النیسابوری، الصوفی۔[م۴۸۳ھ][ایضاً:۱۹/۱۱]

◉ **ابن البطر** رحمہ اللہ: الشیخ المقرئ الفاضل، مسند العراق، أبو الخطاب نصر بن أحمد بن عبداللہ بن البطر البغدادی البزاز القارئ۔[م۴۹۴ھ][ایضاً:۱۹/۴۶]

◉ **السیبی** رحمہ اللہ: الامام المقرئ المعمر الکبیر، أبوالقاسم، یحییٰ بن أحمد بن محمد بن محمد بن علی السیبی القصری۔[م۴۹۰ھ][ایضاً:۱۹/۹۸]

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

چھبیسواں طبقہ

- **أبوداؤد** رحمہ اللہ: الشیخ الامام العلامۃ، شیخ القراء، ذوالفنون، ابوداؤد سلیمان بن أبی القاسم نجاح مولی صاحب الأندلس الموید باللہ ھشام بن الحکم المروانی الاندلسی، القرطبی نزیل دانیۃ و بلنسیۃ۔[م۴۹۶ھ][ایضاً:۱۶۸/۱۹]
- **ابن الجراح** رحمہ اللہ: الامام الکبیر المقرئ، أبو الخطاب، علی بن عبدالرحمن بن ھارون بن عبد الرحمن بن عیسیٰ بن داؤد بن الجراح، البغدادی، الکاتب۔[م۴۹۷ھ][ایضاً:۱۷۲/۱۹]
- **ثابت بن بندار** رحمہ اللہ: ابن إبراھیم بن بندار، الشیخ الامام، المقرئ المجود، المحدث الثقۃ، بقیۃ المشائخ، ابوالمعالی، الدینوری، ثم البغدادی۔[م۴۹۸ھ][ایضاً:۲۰۵/۱۹]
- **أبو الفتح الحداد** رحمہ اللہ: الشیخ العالم المقرئ، مسندالوقت، أبوالفتح، أحمد بن محمد بن أحمد ابن سعید الأصبھانی، الحداد، التاجر، سبط الحافظ أبی عبد اللہ بن مندہ۔ [م۵۰۰ھ][ایضاً:۲۱۶/۱۹]
- **الخیاط** رحمہ اللہ: الامام القدوۃ المقرئ، شیخ الاسلام أبومنصور، محمد بن احمد بن علی بن عبدالرزاق البغدادی الخیاط الزاھد۔[م۴۹۹ھ][ایضاً:۲۲۲/۱۹]
- **ابن سوار** رحمہ اللہ: الامام، مقرئ العصر، أبوطاھر، أحمد بن علی بن عبید اللہ بن عمر ابن سوار، البغدادی، المقرئ، الضریر، أحد الخداق۔[م۴۹۶ھ][ایضاً:۲۲۵/۱۹]
- **السراج** رحمہ اللہ: الشیخ الامام، البارع المحدث المسند، بقیۃ المشائخ، ابومحمد، جعفر بن أحمد بن الحسن بن أحمد البغدادی، السراج، القارئ، الأدیب۔
[م۵۰۰ھ][ایضاً:۲۲۸/۱۹]
- **الحداد** رحمہ اللہ: الشیخ الامام، المقرئ المجود، المحدث العمر، مسند العصر، أبوعلی، الحسن بن أحمد بن الحسن بن محمد بن علی بن مھرۃ الأصبھانی الحداد، شیخ أصبھان فی القراء ات والحدیث جمیعا۔[م۵۱۵ھ][ایضاً:۳۰۳/۱۹]
- **المعبر** رحمہ اللہ: الامام المقرئ، أبو غالب، أحمد بن عبید اللہ بن أبی الفتح محمد بن أحمد البغدادی المعبر ابن خال شیخ القراء ابن سوار۔[م۵۰۸ھ][ایضاً:۳۱۳/۱۹]

ستائیسواں طبقہ:

- **الغسال** رحمہ اللہ: الامام المقرئ النحوی، أبو الخیر، المبارک بن الحسین بن أحمد الغسال البغدادی الشافعی، أحد الأئمۃ الأثبات۔[م۵۱۰ھ][ایضاً:۳۵۷/۱۹]
- **ابن الفحام** رحمہ اللہ: الامام شیخ القراء، أبوالقاسم، عبدالرحمن بن أبی بکر عتیق بن خلف القرشی الصقلی المقرئ النحوی ابن الضمام، مؤلف ”التجرید فی القراء ات“
[م۵۱۶ھ][ایضاً:۳۸۷/۱۹]

- **الدرزيجانى** رحمه الله: الامام، شيخ الاسلام، أبو الفضل، جعفر بن الحسن، الفقيه الحنبلى المقرئ، صاحب القاضى ابى يعلى۔[م۵۰۶ھ][ایضاً:۱۹/۴۱۴]
- **القيروانى** رحمه الله: العلامة الأصولى، شيخ القراء، أبو عبد الله، محمد بن عتيق بن محمد ابن هبة الله بن مالك التميمى القيروانى، المعروف بابن أبى كدية۔[م۵۱۲ھ][ایضاً:۱۹/۴۱۷]
- **خوروست** رحمه الله: الشيخ المسند، المقرئ الصالح، بقية المشيخة، أبوبكر، محمد بن عبد الله بن محمد بن حسين بن الحارث الاصبهانى المجلد، يعرف بخوروست، ويكنى أيضاً أبا الفتح۔[م۵۱۳ھ][ایضاً:۱۹/۴۱۹]
- **ابن الموازينى** رحمه الله: الشيخ العالم المسند، المقرئ الثقة، شيخ دمشق، ابوالحسن، على بن الحسن بن الحسين بن على السلمى الدمشقى ابن الموازينى۔[م۵۱۴ھ][ایضاً:۱۹/۴۳۷]
- **أبو سعد بن الطيورى** رحمه الله: الشيخ الصدوق المسند، أبوسعد أحمد بن عبد الجبار بن أحمد ابن القاسم الصيرفى بن الطيورى البغدادى، المقرئ الدلال فى الكتب، أخو المحدث ابى الحسين۔[م۵۱۷ھ][ایضاً:۱۹/۴۶۷]
- **ابن الأنف** رحمه الله: الامام الفقيه، العابد المقرئ، بقية السلف، ابوبكر، محمد بن على بن عبيدالله بن الانف البغدادى الحنبلى السكاف۔[م۵۱۵ھ][ایضاً:۱۹/۴۸۵]
- **القلانسى** رحمه الله: الامام الكبير، شيخ القراء، أبوالعز، محمد بن الحسين بن بندار الواسطى القلانسى، صاحب التصانيف فى القراء ات۔[م۵۲۱ھ][ایضاً:۱۹/۴۹۶]

اٹھائیسواں طبقہ:

- **البارع** رحمه الله: الامام النحوى، شيخ القراء، أبوعبد الله، الحسين بن محمد بن عبد الوهاب بن أحمد بن محمد بن الحسن بن الوزير القاسم بن عبيد الله ابن سليمان الحارثى البغدادى، الملقب بالبارع۔[م۵۲۴ھ][ایضاً:۱۹/۵۳۳]
- **ابن الطبر** رحمه الله: الشيخ الامام، المقرئ المعمر، مسند القراء والمحدثين، أبو القاسم، هبة الله بن أحمد بن عمر البغدادى الحريرى۔[م۵۳۱ھ][ایضاً:۱۹/۵۹۳]
- **عبد الكريم بن حمزة** رحمه الله: ابن الخضر بن العباس، الشيخ الثقة المسند، أبومحمد السلمى الدمشقى، الحداد وكيل المقرئين۔[م۵۲۶ھ][ایضاً:۱۹/۶۰۰]
- **بنت زعبل** رحمها الله: الشيخة العالمة، المقرئة الصالحة المعمرة، مسندة نيسابور، أم الخير فاطمة بنت على بن مظفر بن الحسن بن زعبل بن عجلان البغدادية، ثم النيسابورية۔ [م۵۳۲ھ][ایضاً:۱۹/۶۲۵]
- **المزرفى** رحمه الله: الامام، شيخ القراء، أبوبكر، محمد بن الحسين بن على البغدادى، ومزرفة، دون عكبرا۔[م۵۲۷ھ][ایضاً:۱۹/۶۳۱]

- **القارئ** رحمہ اللہ:الشیخ الصدوق المعمر المسند،أبو محمد إسماعیل بن أبو القاسم، عبدالرحمن بن أبی بکر صالح، النیسابوری القارئ۔[م۵۳۱ھ][ایضاً:۱۹/۲۰]
- **ابن توبة** رحمہ اللہ: الشیخ الامام المقرئ المسند، أبو الحسن، محمد بن أحمد بن محمد بن عبدالجبار بن توبة الأسدی العکبری۔[م۵۳۵ھ][ایضاً:۳۴/۲۰]
- **عبد الجبار** رحمہ اللہ: الامام المقرئ الفقیه القدوة، ابومنصور، عبد الجبار بن أحمد بن محمد بن عبدالجبار بن توبة، العکبری الشافعی۔[م۵۳۵ھ][ایضاً:۳۵/۲۰]
- **ابن بطریق** رحمہ اللہ: المسند المقرئ، أبوالقاسم، یحییٰ بن بطریق، الطرطوسی، ثم الدمشقی۔[م۵۳۴ھ][ایضاً:۵۳/۲۰]
- **ابن البدن** رحمہ اللہ: الشیخ الثقة المقرئ الصالح، أبوالمعالی، عبدالخالق بن عبدالصمد بن علی بن البدن البغدادی الصفار۔[م۵۳۸ھ][ایضاً:۶۰/۲۰]
- **ابن خیرون** رحمہ اللہ: الشیخ الامام المعمر، شیخ القراء، أبومنصور، محمد بن عبد الملك بن الحسن بن خیرون البغدادی المقرئ الدباس، مصنف کتاب "المفتاح" فی القراء ات العشر و کتاب "الموضح" فی القراء ات۔[م۵۳۹ھ][ایضاً:۹۴/۲۰]
- **ابن العریف** رحمہ اللہ: أحمد بن محمد بن موسیٰ بن عطاء الله، الامام الزاهد العارف، أبوالعباس ابن العریف الصنهاجی الأندلسی المربی المقرئ صاحب المقامات والاشارات۔[م۵۳۶ھ][ایضاً:۱۱۱/۲۰]
- **ابن المهتدی بالله** رحمہ اللہ: الخطیب، شیخ القراء، ابوالفضل، محمد بن عبد الله بن احمد بن محمد بن عبد الله بن عبد الصمد بن الخلیفة المهتدی بالله محمد بن الواثق هارون، الهاشمی العباسی الرشیدی البغدادی۔[م۵۳۷ھ][ایضاً:۱۱۵/۲۰]
- **سبط الخیاط** رحمہ اللہ: الشیخ الامام المسند المقرئ الصالح، بقیة السلف، أبوعبد الله، الحسین بن علی بن احمد بن عبدالله البغدادی۔[م۵۳۷ھ][ایضاً:۱۲۹/۲۰]
- أخوه:الشیخ الامام العلامة، مقرئ العراق، شیخ النحاة، أبو محمد، عبد الله بن علی بن أحمد، سبط الامام الزاهد العابد أبی منصور الخیاط، إمام مسجد ابن جردة۔[م۵۴۱ھ][ایضاً:۱۳۰/۲۰]
- **شریح بن محمد** رحمہ اللہ: ابن شریح بن أحمد بن محمد بن شریح بن یوسف بن شریح، الشیخ الامام الاوحد المعمر الخطیب، شیخ المقرئین والمحدثین، أبو الحسن الرعینی الاشبیلی المالکی، خطیب أشبیلیة۔[م۵۳۹ھ][ایضاً:۱۴۲/۲۰]
- **الزیدی**: الشیخ العلامة المقرئ النحوی، عالم الکوفة، وشیخ الزیدیة، أبوالبرکات، عمر بن ابراهیم بن محمد...... العلوی الزیدی الکوفی الحنفی۔[م۵۳۹ھ][ایضاً:۱۴۵/۲۰]

اٹھیسواں طبقہ

- **عمر بن ظفر** رحمہ اللہ: ابن احمد، الامام، مفید بغداد، ابوحفص الشیبانی المغازلی المقرئ۔ [م ۵۴۲ھ] [ایضاً: ۲۰/۱۷۰]
- **عبدان** رحمہ اللہ: المقرئ، أبومحمد، عبدان بن زرین بن محمد الدوینی الضریر، نزل دمشق۔ [م ۵۴۴ھ] [ایضاً: ۲۰/۲۵۶]
- **الشهرزوری** رحمہ اللہ: الامام المقرئ المجود الأوحد، شیخ القراء، أبوالکرم، المبارک بن الحسن بن أحمد بن علی بن فتحان الشهرزوری البغدادی، مصنف کتاب "المصباح الزاهر فی العشرة البواهر" [م ۵۵۰ھ] [ایضاً: ۲۰/۲۸۹]
- **بکبرة** رحمہ اللہ: الشیخ الفاضل العابد الخیر، أبوالفتح، عبدالسلام بن أحمد بن إسماعیل الهروی الاسکاف المقرئ۔ [م ۵۵۰ھ تقریباً] [ایضاً: ۲۰/۳۰۳]
- **ابن محموية** رحمہ اللہ: الامام العلامة الفقیه المقرئ، أبوالحسن، علی بن أحمد بن الحسین بن أحمد بن الحسین بن محمویه، البزدی الشافعی، نزیل بغداد۔ [م ۵۵۱ھ] [ایضاً: ۲۰/۳۳۴]
- **ابن الحطیئة** رحمہ اللہ: الشیخ الامام العلامة القدوة، شیخ الاسلام، أبوالعباس، أحمد بن عبدالله بن أحمد بن هشام اللحمی المغربی الفأسی المقرئ الناسخ ابن الحیطئة۔ [م ۵۶۰ھ] [ایضاً: ۲۰/۳۴۴]
- **ابن الصابونی** رحمہ اللہ: المقرئ الامام، أبوالفتح، عبدالوهاب بن محمد بن الحسین المالکی، من قریة المالکیة، البغدادی الصابونی أبوه الخفاف الحنبلی۔ [م ۵۵۶ھ] [ایضاً: ۲۰/۳۵۴]
- **ابن قفرجل** رحمہ اللہ: الشیخ الثقة المسند، أبوالقاسم، أحمد بن مبارک بن عبد الباقی بن محمد بن قفرجل البغدادی الذهبی القطان المقرئ۔ [م ۵۵۶ھ] [ایضاً: ۲۰/۳۵۶]
- **الزیادی** رحمہ اللہ: الشیخ ابوعبد الله، محمد بن یوسف البغوی المقرئ الصوفی، بقیة الکبار۔ [م ۵۶۰ھ] [ایضاً: ۲۰/۳۹۵]
- **خزیفة** رحمہ اللہ: الامام المقرئ المجود، أبوالمعمر، عبد الله بن سعد بن الحسین ابن الهاطر، البغدادی العطارالوزان الأزجی، یعرف بخزیفة۔ [م ۵۶۰ھ] [ایضاً: ۲۰/۴۳۸]
- **الکیزانی** رحمہ اللہ: الامام المقرئ الزاهد الأثری، أبوعبد الله، محمد بن إبراهیم بن ثابت، المصری الکیزانی الواعظ، له تلامذه وإصحاب۔ [م ۵۶۲ھ] [ایضاً: ۲۰/۴۵۴]

تیسواں طبقہ

- **ابن هذیل** رحمہ اللہ: الشیخ الامام المعمر، مقرئ العصر، ابوالحسن، علی بن محمد ابن علی بن هذیل البلنسی۔ [م ۵۶۴ھ] [ایضاً: ۲۰/۵۰۶]

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

- **ابن الرخلة** رحمہ اللہ: الشیخ العالم المقرئ المعمر، أبومحمد، صالح بن المبارك بن محمد بن عبد الواحد، البغدادی الکرخی القزاز، عرف بابن الرخلة۔[م۵۷۲ھ][ایضاً:۵۴۰/۲۰]
- **علی بن حمید بن عمار** رحمہ اللہ: الشیخ الصدوق الجلیل، أبوالحسن، الطرابلسی، ثم المکی النحوی المقرئ، راوی "صحیح" البخاری عن عیسیٰ بن أبی ذر الهروی، والمنفرد بذلك۔[م۵۷۵ھ][ایضاً:۵۴۱/۲۰]
- **ابن ماشاذه** رحمہ اللہ: الشیخ الامام المعمر المقرئ المجودالمحرر، مسند اصبهان، ابوبکر، محمد بن أحمد بن أبی الفرج بن ماشاذه الاصبهانی السکری المقرئ۔

[م۵۷۲ھ][ایضاً:۵۴۳/۲۰]
- **القرطبی** رحمہ اللہ: الامام، شیخ الموصل، أبوبکر، یحییٰ بن سعدون بن تمام، الازدی القرطبی المقرئ النحوی۔[م۵٦۷ھ][ایضاً:۵۴٦/۲۰]
- **البطائحی** رحمہ اللہ: الامام، مقرئ العراق، ابوالحسن، علی بن عساکر بن المرحب البطائحی الضریر۔[م۵۷۲ھ][ایضاً:۵۴۸/۲۰]
- **ابوالعلاء الهمذانی** رحمہ اللہ: الامام الحافظ المقرئ العلامة شیخ الاسلام، ابوالعلاء، الحسن بن احمد بن الحسن بن احمد بن محمد بن سهل بن سلمة بن عثکل بن اسحاق ابن حنبل الهمذانی العطار، شیخ همذان بلامدافعة۔[م٦۰۵ھ][ایضاً:۴۰/۲۱]
- **ابن حنین** رحمہ اللہ: الامام الکبیر، مسند المغرب، أبوالحسن، علی بن أحمد بن حنین الکنانی القرطبی المالکی المقرئ، نزیل مدینة فاس۔[م۵٦۹ھ][ایضاً:۵٦/۲۱]
- **ابن خیر** رحمہ اللہ: الشیخ الامام البارع الحافظ المجود المقرئ الاستاذ، ابوبکر، محمد ابن خیر بن عمر بن خلیفة اللمتونی الإشبیلی عالم الأندلس۔[م۵۷۵ھ][ایضاً:۸٦/۲۱]
- **ابن ابی عصرون** رحمہ اللہ: الشیخ الامام العلامة، الفقیه البارع، المقرئ الأوحد، شیخ الشافعیة، قاضی القضاة، شرف الدین، عالم أهل الشام، أبوسعد عبد الله بن محمد بن هبة الله ابن المطهر بن علی بن أبی عصرون بن أبی السری التمیمی الحدیثی والأصل، الموصلی، الشافعی۔[م۵۸۵ھ][ایضاً:۱۲۵/۲۱]
- **الحلاوی** رحمہ اللہ: الشیخ الامام المقرئ المعمر، أبوعبد الله، محمد بن أبی السعود المبارك بن الحسین بن طالب الحربی الحلاوی۔[م۵۸٦ھ][ایضاً:۱۳۱/۲۱]
- **ابن زرقون** رحمہ اللہ: الشیخ الفقیة، الامام، المعمر، المقری، بقیة السلف، أبوعبد الله، محمد بن أبی الطیب سعید بن أحمد بن سعید بن عبد البر بن مجاهد ابن زرقون الأنصاری الأندلسی الاشبیلی المالکی۔[م۵۸٦ھ][ایضاً:۱۴۷/۲۱]

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

اکتیسواں طبقہ

◎ **ابن عیاد** رحمہ اللہ: الامام الشیخ القراء والمحدثین، ابوعمر یوسف بن عبداللہ بن سعید بن ابی زید ابن عیاد الأندلسی الرّیّی [م۵۷۵ھ][ایضاً:۱۸۰/۲۱]

◎ **ابن الباقلانی** رحمہ اللہ: الشیخ الامام، المقرئ البارع، مسند القراء، أبوبکر، عبد اللہ بن منصور بن عمران بن ربیعۃ، الربعی، الواسطی، ابن الباقلانی۔[م۵۹۳ھ][ایضاً:۲۴۶/۲۱]

◎ **الحجری** رحمہ اللہ: الشیخ الامام، العلامۃ المعمر، المقرئ المجود، المحدث الحافظ، الحجۃ، شیخ الاسلام، أبومحمد، عبد اللہ بن محمد بن علی بن عبد اللہ بن عبید اللہ، الرعینی الحجری الأندلسی...... [م۵۹۱ھ][ایضاً:۲۵۱/۲۱]

◎ **الشاطبی** رحمہ اللہ: الشیخ الامام، العالم العامل، القدوۃ، سید القراء، ابومحمد، وأبوالقاسم، القاسم بن فیرۃ بن خلف بن احمد الرعینی، الأندلسی، الشاطبی، الضریر، ناظم ''الشاطبیۃ'' و ''الرائیۃ'' [م۵۹۰ھ][ایضاً:۲۶۱/۲۱]

◎ **الصابونی** رحمہ اللہ: الامام المقرئ، المسند، ابومحمد عبدالخالق ابن الشیخ ابی الفتح عبدالوھاب بن محمد بن الحسین ابن الصابونی، البغدادی، الخفاف۔

[م۵۹۲ھ][ایضاً:۲۷۴/۲۱]

◎ **ابن مأمون** رحمہ اللہ: الامام، المقرئالمجود، النحوی، المحدث، قاضی بلنسۃ، أبوعبد اللہ، محمد بن جعفر بن أحمد بن حمید بن مأمون، الأموی۔[م۵۸۶ھ][ایضاً:۲۷۶/۲۱]

◎ **الویرج** رحمہ اللہ: الشیخ المسند، أبوالفتح، ناصر بن محمد بن أبی الفتح الأصبھانی المقرئ القطان المعروف بالویرج۔[م۵۹۳ھ][ایضاً:۳۰۶/۲۱]

◎ **ابن المقرون** رحمہ اللہ: الامام القدوۃ العابد، شیخ القراء، أبوشجاع، محمد بن أبی محمد ابن أبی المعالی ابن المقرون، البغدادی، اللوزی۔[م۵۹۷ھ][ایضاً:۳۲۴/۲۱]

◎ **ابن زریق الحداد** رحمہ اللہ: الامام، شیخ المقرئین، ابوجعفر، المبارک ابن الامام ابی الفتح المبارک بن احمد بن زریق، الواسطی، ابن الحداد، امام جامع واسطہ بعد والدہ۔[م۵۹۶ھ][ایضاً:۳۲۷/۲۱]

بتیسواں طبقہ

◎ **ابن کامل** رحمہ اللہ: الشیخ المسند، أبوالفتوح، یوسف ابن المحدث أبی بکر المبارک بن کامل بن أبی غالب البغدادی الخفاف المقرئ۔[م۶۰۱ھ][ایضاً:۴۱۷/۲۱]

◎ **ابن القارص** رحمہ اللہ: الشیخ المعمر العالم المقرئ المسند، ابوعبد، الحسین بن أبی نصر ابن حسن بن ھبۃ اللہ بن أبی حنیفۃ الحریمی الضریر المعروف بابن القارص۔

[م۶۰۵ھ][ایضاً:۴۳۳/۲۱]

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

- **أبوالجود** رحمہ اللہ: الامام المحقق، شیخ المقرئین، أبوالجود، غیاث بن فارس بن مکی اللخمی المنذری المصری الفرضی النحوی العروضی الضریر۔[م:۶۰۵ھ][ایضاً:۴۷۳/۲۱]
- **الشیخ ابو عمر** رحمہ اللہ: الامام العالم الفقیہ المقرئ المحدث البرکۃ شیخ الاسلام، ابوعمر، محمد بن احمد بن محمد بن قدامۃ بن مقدام بن نصر المقدسی الجماعیلی الحنبلی الزاھد۔[م۶۰۷ھ][ایضاً:۵/۲۲]
- **الحصار** رحمہ اللہ: الامام مقرئ الوقت، ابوجعفر، احمد بن علی بن یحییٰ بن عون اللہ الدانی ثم المرسی الحصار۔[م۶۰۹ھ][ایضاً:۱۶/۲۲]
- **زاھر بن رستم** رحمہ اللہ: ابن أبی رجاء، الامام العالم المفتی المقرئ المجود القدوۃ، ابوشجاع، الاصبھانی ثم البغدادی الشافعی الصوفی المجاور إمام المقام۔
[م۶۰۹ھ][ایضاً:۱۷/۲۲]
- **ابن نوح** رحمہ اللہ: الامام شیخ القراء، القاضی أبوعبد اللہ، محمد بن أیوب بن نوح الغافقی البلنسی۔[م۶۰۸ھ][ایضاً:۱۸/۲۲]
- **ابن مندویہ** رحمہ اللہ: الشیخ الامام شیخ القراء، بقیۃ السلف، أبومسعود، عبدالجلیل بن أبی غالب بن أبی المعالی بن محمد بن حسین بن مندویہ الأصبھانی السریجانی الصوفی۔[م۶۱۰ھ][ایضاً:۲۱/۲۲]
- **التجیبی** رحمہ اللہ: الشیخ الامام العالم الحافظ المحدث، أبوعبد اللہ، محمدبن عبدالرحمن بن علی بن محمد بن سلیمان التجیبی المرسی، محدث تلمستان، أخذ القراء ات وجودھا۔[م۶۱۰ھ][ایضاً:۲۵/۲۲]
- **الکندی** رحمہ اللہ: الشیخ الامام العلامۃ المغنی، شیخ الحنفیۃ، وشیخ العربیۃ، وشیخ القراء ات ومسند الشام، تاج الدین ابوالیمن زید بن الحسن بن زید بن الحسن بن زید بن الحسن بن سعید بن عصمۃ بن حمیر الکندی البغدادی المقرئ النحوی اللغوی الحنفی۔[م۶۱۳ھ][ایضاً:۳۴/۲۲]
- **ابن جبیر** رحمہ اللہ: العلامۃ أبو الحسین محمد بن أحمد بن جبیر بن محمد بن جبیر الکنانی البلنسی ثم الشاطبی الکاتب البلیغ، حمل القراء ات عن أبی الحسن علی بن أبی العیش المقرئ صاحب أبی داؤد۔[م۶۱۴ھ][ایضاً:۴۵/۲۲]
- **ابن الجلاجلی** رحمہ اللہ: التاجر الرئیس المقرئ، کمال الدین أبو الفتوح، محمد بن علی بن المبارک البغدادی ابن الجلاجلی۔[م۶۱۲ھ][ایضاً:۵۲/۲۲]
- **ابن الناقد** رحمہ اللہ: شیخ القراء، أبو محمد، عبد العزیز بن أبی الرضا، أحمد بن مسعود ابن الناقد البغدادی الجصاص۔[م۶۱۶ھ][ایضاً:۹۳/۲۲]

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

- **ریحان** رحمہ اللہ: شیخ القراء، أبوالخیر، ریحان بن تیکان بن موسک الکردی البغدادی الحربی الضریر۔[م۶۱۶ھ][ایضاً:۹۵/۲۲]
- **الشقوری** رحمہ اللہ:الامام المقرئ المسند المعمر، أبو الحسن، علی بن أحمد بن علی بن عیسیٰ الغافقی القرطبی الشقوری ۔[م۶۱۶ھ][ایضاً:۹۵/۲۲]
- **الطوسی** رحمہ اللہ: الشیخ الامام المقرئ المعمر مسند خراسان، رضی الدین، أبو الحسن المؤید بن محمد بن علی بن حسن بن محمدبن ابی صالح الطوسی ثم النیسابوری۔ [م۶۱۷ھ][ایضاً:۱۰۴/۲۲]
- **مسمار بن عمر** رحمہ اللہ: ابن محمد بن عیسیٰ الشیخ العالم المقرئ الصالح الخیر المسند أبوبکر ابن العولیس النیار، بغدادی مشہور۔[م۶۱۹ھ][ایضاً:۱۵۴/۲۲]

تینتیسواں طبقہ

- **الواسطی** رحمہ اللہ: الشیخ المقرئ أبوالفرج، محمد بن عبدالرحمن أبی العز الواسطی السفار۔[م۶۱۸ھ][ایضاً:۱۵۹/۲۲]
- **ابن الحصری** رحمہ اللہ: الشیخ الامام العالم الحافظ المتقن المقرئ المجود شیخ الحرم وإمام الحطیم برهان الدین أبو الفتوح نصر بن أبی الفرج محمد بن علی بن أبی الفرج البغدادی الحنبلی، ابن الحصری۔[م۶۱۹ھ][ایضاً:۱۶۳/۲۲]
- **خزعل** رحمہ اللہ:العلامة الأوحد تقی الدین، أبو المجد خزعل بن عسکر بن خلیل الشسنائی المصری الشافعی المقرئ النحوی اللغوی نزیل دمشق۔[م۶۲۳ھ][ایضاً:۱۸۱/۲۲]
- **ابن عبد السمیع** رحمہ اللہ: الامام العدل المأمون المقرئ المجود المحدث، شیخ واسط، ابوطالب، عبدالرحمن بن محمد بن عبد السمیع بن أبی تمام عبد الله بن عبد السمیع القرشی الهاشمی الواسطی المعدل۔[م۶۲۱ھ][ایضاً:۱۸۵/۲۲]
- **ابن عیسی** رحمہ اللہ:شیخ القراء بالإسکندریة، هو مطول فی ”طبقات القراء“ الامام، ابوالقاسم عیسیٰ بن المحدث عبدالعزیز بن عیسیٰ بن عبدالواحد الشریشی۔[م۶۲۹ھ][ایضاً:۳۱۵/۲۲]
- **ابن شداد** رحمہ اللہ: الشیخ الإمام العلامة قاضی القضاة بقیة الأعلام، بهاء الدین أبو العز وأبو المحاسن یوسف بن رافع بن تمیم بن عتبة بن محمد بن عتاب الأسدی الحلبی الاصل والدار الموصلی المولد والمنشأ الفقیه الشافعی المقرئ المشهور بابن شداد، وهو جده لأمه۔[م۶۳۲ھ][ایضاً:۳۸۳/۲۲]
- **مرتضی** رحمہ اللہ: ابن العفیف أبی الجود حاتم بن المسلم بن أبی العرب، الشیخ الامام المقرئ المحدث أبوالحسن الحارثی المصری الحوفی۔[م۶۳۴ھ][ایضاً:۱۱/۲۳]

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

چوبیسواں طبقہ

- **الهمدانی** رحمہ اللہ: الشیخ الامام المقرئ المجود المحدث المسند الفقیه بقية السلف، ابوالفضل، جعفر بن علی بن هبة الله ابی البرکات بن جعفر بن یحییٰ بن أبی الحسن بن منیر بن ابی الفتح الهمدانی الاسکندرانی المالکی۔[م۶۳۶ھ][ایضاً:۳۶/۲۳]
- **الصفراوی** رحمہ اللہ: الشیخ الامام العالم المفتی المقرئ المجود عالم الاسکندرية جمال الدین، ابوالقاسم، عبدالرحمن بن عبدالمجید بن اسماعیل بن عثمان بن یوسف بن الحسین بن حفص ابن الصفراوی، الاسکندری الفقیه المالکی شیخ المقرئین۔ [م۶۳۶ھ][ایضاً:۴۱/۲۳]
- **ابن دلف** رحمہ اللہ: الشیخ الام المقرئ المجود، أبومحمد، عبدالعزیز بن دُلف بن أبی طالب البغدادی المقرئ الناسخ الخازن۔[م۶۳۷ھ][ایضاً:۴۴/۲۳]
- **بهاء الدین** رحمہ اللہ: محمد کاتب الحکم صغیراً فرباه جده لأمه الشیخ علم الدین الاندلسی المقرئ، واقرأه بالسبع۔[م۶۹۹ھ][ایضاً:۵۷/۲۳]
- **الدبیثی** رحمہ اللہ: الامام العالم الثقةالحافظ شیخ القراء حجة المحدثین، ابوعبدالله، محمد بن أبی المعالی، سعید بن یحییٰ بن علی بن حجاج الدبیثی ثم الواسطی الشافعی المعدل صاحب التصانیف۔[م۶۳۷ھ][ایضاً:۶۸/۲۳]
- **ابن المقیر** رحمہ اللہ: الشیخ المسند الصالح رحلة الوقت ابوالحسن علی بن أبی عبید الله الحسین بن علی بن منصور ابن المقیر البغدادی الأزجی المقرئ الحنبلی النجار نزیل مصر۔[م۶۴۳ھ][ایضاً:۱۱۹/۲۳]
- **السخاوی** رحمہ اللہ: الشیخ الامام العلامة، شیخ القراء والأدباء علم الدین، أبوالحسن، علی بن محمد بن عبد الصمد بن عطاس الهمدانی، المصری، السخاوی، الشافعی، نزیل دمشق۔[م۶۴۳ھ][ایضاً:۱۲۲/۲۳]
- **الدباج** رحمہ اللہ: العلامة شیخ القراء والنحاة بالأندلس۔[م۶۴۶ھ][ایضاً:۲۰۹/۲۳]
- **المنتجب** رحمہ اللہ: شیخ القراء منتجب الدین منتجب بن أبی العز بن رشید الهمدانی نزیل دمشق و شیخ القراء بالزنجیلیة۔[م۶۴۳ھ][ایضاً:۲۱۹/۲۳]
- **ابن الخیر** رحمہ اللہ: الشیخ الإمام المقرئ الفقیه المحدث مسند بغداد أبواسحاق، وأبو محمد، إبراهیم بن محمود بن سالم بن مهدی البغدادی الأزجی الحنبلی المشهور بابن الخیر۔[م۶۴۸ھ][ایضاً:۲۳۵/۲۳]
- **ابن الجمیزی** رحمہ اللہ: شیخ الدیار المصرية العلامة المفتی المقرئ بهاء الدین، أبوالحسن، علی بن هبة الله بن سلامة بن المسلم اللخمی المصری الشافعی الخطیب المدرس۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

[م۶۴۹ھ][ایضاً:۲۵۳/۲۳]

◉ **الطراز** رحمہ اللہ: الامام العلامة المقرئ المجود الحافظ المحدث، أبوعبد الله، محمدبن سعيد بن على بن يوسف الأنصارى الأندلسى الغرناطى المقرئ ۔[م۶۴۵ھ] [ایضاً: ۲۵۸/۲۳]

◉ **ابن الحاجب** رحمہ اللہ:شيخ الامام العلامة المقرئ الأصولى الفقيه النحوى جمال الأئمة والملة والدين أبو عمرو عثمان بن عمر بن أبى بكر بن يونس الكردى الدوينى الأصل الاسنائى المولد المالكى صاحب التصانيف۔[م۶۴۶ھ][ایضاً:۲۶۴/۲۳]

◉ **ابن ابى السعادات** رحمہ اللہ: العلامة المفتى، أبوعبد الله، محمد بن أبى بكر عبد الله بن أبى السعادات محمد البغدادى الدباس الحنبلى۔[م۶۴۸ھ][ایضاً:۲۷۲/۲۳]

◉ **الشارى** رحمہ اللہ: الامام الحافظ المقرئ المحدث الأنبل الأمجد شيخ المغرب، أبوالحسن، على بن محمدبن على بن محمد بن يحيىٰ بن يحيىٰ الغافقى الشارى ثم السبتى۔[م۶۴۹ھ][ایضاً:۲۷۵/۲۳]

پینتیسواں طبقہ

◉ **الطوسى** رحمہ اللہ:المقرئ الأديب أبو ابراهيم إسحاق بن إبراهيم بن عامر الطوسى۔ [م۶۵۵ھ][ایضاً:۳۰۰/۲۳]

◉ **ابن وثيق** رحمہ اللہ: الامام المجود شيخ القراء، أبو إسحاق، إبراهيم بن محمد بن عبدالرحمن ابن محمد بن وثيق الأموى، مولاهم المغربى الاشبيلى المقرئ۔[م۶۵۴ھ] [ایضاً:۳۰۳/۲۳]

◉ **الرشيد العراقى** رحمہ اللہ: أبوالفضل، إسماعيل ابن الامام المقرئ نزيل دمشق أبى العباس، أحمد بن الحسين العراقى الأوانى، ثم الدمشقى الحنبلى، من حباة دارالطعم۔[م۶۵۲ھ][ایضاً:۳۰۵/۲۳]

◉ **البلخى** رحمہ اللہ: الشيخ العالم المسند المقرئ صاحب الألحان نجم الدين أبوعبد الله محمد بن أبى بكر بن أحمد بن خلف ابن النور البلخى الدمشقى۔[م۶۵۳ھ] [ایضاً: ۳۰۷/۲۳]

◉ **ابن قطرال** رحمہ اللہ:القاضى العلامة القدوة، أبو الحسن، على بن عبد الله بن محمد بن يوسف بن يوسف الأنصارى القرطبى المالكى أخذ قراء ة نافع۔[م۶۵۱ھ][ایضاً:۳۰۴/۲۳]

◉ **عبدالعظيم** رحمہ اللہ: الامام العلامة الحافظ المحقق، شيخ الاسلام زكى الدين، أبومحمد، عبدالعظيم بن عبد القوى بن عبد الله بن سلامة بن سعد المنذرى الشامى الأصل المصرى الشافعى قرأ القراء ات على أبى الثناء حامد بن أحمد

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

الأرتاحی۔[م۶۴۶ھ][ایضاً:۳۲۱/۲۳]

- **ابن الأبار**رحمہ اللہ:الامام العلامة البلیخ الحافظ المجود المقری مجد العلماء أبوعبد الله، محمد بن عبد الله بن أبی بکر بن عبد الله بن عبدالرحمن القضاعی الأندلسی البلنسی الکاتب المنشیء۔[م۶۵۸ھ][ایضاً:۳۳۶/۲۳]
- **العماد** رحمہ اللہ: الشیخ العالم المقرئ الفقیه المسند المعمر عماد الدین،أبو محمد،عبدالحمید بن عبد الهادی بن یوسف بن محمد بن قدامة بن مقدام بن نصر المقدسی الجماعیلی۔[م۶۵۸ھ][ایضاً:۳۳۹/۲۳]
- **ابن الهنی**: المقرئ المجود المحدث الرحال،أبو منصور،محمد بن علی بن عبدالصمد البغدادی الخیاط۔[م۶۵۵ھ][ایضاً:۳۴۱/۲۳]
- **محمد بن عبد الهادی**: ابن یوسف بن محمد بن قدامة بن مقدام الفقیه المقرئ المعمر المسند شمس الدین، أبوعبد الله، المقدس الجماعیلی الحنبلی۔ [م۶۵۸ھ][ایضاً:۳۴۲/۲۳]
- **ابن عمه**: الامام المقرئ،ابوالعباس،أحمد بن حامد بن أحمد بن حمد بن حامد الأرتاحی، ثم المصری، الحنبلی۔[م۶۵۹ھ][ایضاً:۳۵۱/۲۳]
- **شعلة**: الامام المجود الذکی،أبوعبد الله،محمد بن أحمد بن محمد بن أحمد ابن حسین الموصلی الحنبلی المقرئ شعلة، ناظم "الشمعة فی السبعة" وشارح "الشاطبیه" و اشیاء۔[م۶۵۶ھ][ایضاً:۳۶۰/۲۳]
- **الفاسی**:شیخ القراء العلامة جمال الدین،أبوعبد الله،محمد بن حسن بن محمد ابن یوسف الفاسی مصنف"شرح الشاطبیه"[م۶۵۶ھ][ایضاً:۳۶۱/۲۳]

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

قاری کلیم حیدر ☆

طبقات المفسرين

[لحافظ شمس الدين محمد بن على بن أحمد الداوودى رحمہ اللہ (م:۹۴۵ھ)]

- إبراهيم بن عبد الله بن على بن يحيى بن خلف المقرى رحمہ اللہ [م۷۴۹][۳/۱]
- أحمد بن إبراهيم بن الفرج بن أحمد بن سابور بن على بن عتيمه المقرى رحمہ اللہ [۲۹/۱]
- أحمد بن جعفر بن محمد بن عبيد الله بن صبيح رحمہ اللہ [م۳۲۰][۳۵/۱]
- أحمد بن صدقة بن أحمد بن حسن بن عبد الله بن محمد بن محمد الشيخ الإمام العلامة رحمہ اللہ [م۹۰۵][۴۵/۱]
- أحمد بن على بن أحمد بن محمد بن عبد الله الربعى المقرى رحمہ اللہ [م۴۰۱][۵۳/۱]
- ابن سحنون المرسى الفقيه المالكى المقرى رحمہ اللہ [م۵۴۲][۵۴/۱]
- احمدبن على المهرجانى المقرى رحمہ اللہ [۵۵/۱]
- أحمد بن على بن أبى جعفر بن أبى صالح الامام ابوجعفر البيهقى رحمہ اللہ [م۵۴۴][۵۵/۱]
- أحمد بن فرح ابن جبريل أبوجعفر البغدادى العسكرى رحمہ اللہ [م۳۰۳][۶۴/۱]
- أحمد بن محمد بن إبراهيم بن محمد أبو العباس العشاب المرادى القرطبى رحمہ اللہ [م۷۳۶][۶۷/۱]
- أحمد بن محمد بن إسماعيل بن يونس أبوجعفر المعروف بابن المرادى رحمہ اللہ [م۳۳۴][۶۸/۱]
- أحمد بن محمد بن عبد الله بن أبى عيسى بن لب بن يحى بن يحى أبوعمر المعاضرى رحمہ اللہ [م۴۲۹][۷۹/۱]
- أحمد بن محمد بن عبد الولى بن جبارة المقدسى المقرى رحمہ اللہ [م۷۲۸][۸۱/۱]
- أحمد بن محمد بن محمد بن سعيد أبو العباس بن الخروبى رحمہ اللہ [م۵۲۲][۸۷/۱]
- أحمد بن يحى بن زيد بن سيار الشيبانى رحمہ اللہ [م۲۶۱][۹۶/۱]
- أحمد بن يوسف بن حسن بن رافع بن حسين رحمہ اللہ [م۶۸۰][۱۰۰/۱]
- أحمد بن يوسف بن محمد بن عبد الدائم الحلبى رحمہ اللہ [م۷۵۶][۱۰۱/۱]
- إسماعيل بن أحمدبن عبد الله أبوعبد الرحمن الحيرى رحمہ اللہ [م۴۳۰][۱۰۶/۱]

☆ فاضل كلية القرآن الكريم، جامعہ لاہور الاسلامیہ ورکن مجلس التحقیق الاسلامی، لاہور

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

- إسماعيل بن محمد بن على بن عبد الله بن هانى الأندلسى رحمه الله[م۷۷۱][۱۱۳/۱]
- الحسن بن أحمد بن محمد بن سهل الحافظ العلامة المقرى رحمه الله[م۵۶۹][۱۳۲/۱]
- الحسن بن سعيد الفارسى المقرى رحمه الله[۱۳۷/۱]
- الحسن بن سليمان بن الخير الاستاذ أبو على النافعى المقرى رحمه الله[م۳۹۹][۱۳۷/۱]
- الحسن بن قاسم بن عبد الله بن على المرادى رحمه الله[م۷۴۹][۱۴۲/۱]
- الحسن بن مسلم بن سفيان أبوعلى الضرير المفسر رحمه الله[۱۴۴/۱]
- الحسن بن محمد بن صالح النابلسى الجزرى المقرى رحمه الله [۱۴۷/۱]
- الحسين بن أحمد بن خالويه بن حمدان أبو عبد الله الهمدانى رحمه الله [م۳۷۰][۱۵۱/۱]
- الحسين بن عبد العزيز بن محمد بن عبد العزيز بن محمد رحمه الله[م۶۷۹][۱۵۳/۱]
- خلف بن هشام بن ثعلب رحمه الله[م۲۲۹][۱۶۷/۱]
- أبومحمد التميمى البغدادى الحنبلى المقرى رحمه الله[م۳۰۸][۱۷۷/۱]
- رفيع بن مهران أبوالعالية الرياحى المقرى رحمه الله[م۹۳][۱۷۸/۱]
- سلمة بن عاصم أبو محمد البغدادى النحوى رحمه الله[م۲۷۰][۲۰۱/۱]
- سليمان بن أبى القاسم نجاح أبوداؤد المقرى رحمه الله[م۹۶][۲۱۳/۱]
- عبد الله بن الحسين بن عبد الله بن الحسين الإمام محب الدين أبوالبقاء رحمه الله [م۶۱۶][۲۳۱/۱]
- عبد الله بن سعيد بن محمد أبومحمد الشّقّاق القرطبى المالكى رحمه الله[۲۳۵/۱]
- عبد الله بن عطية بن عبد الله بن حبيب المقرى رحمه الله[م۳۸۳][۲۴۵/۱]
- عبد الله بن محمد بن محمد بن فورك مقرى رحمه الله[م۳۷۰][۲۵۷/۱]
- عبد الله بن يحيى بن المبارك أبوعبد الرحمن بن أبى محمد اليزيدى رحمه الله[۲۵۷/۱]
- عبد الرحمن بن إسماعيل بن إبراهيم بن عثمان بن شهاب الدين أبوالقاسم رحمه الله[م۶۶۵] [۲۶۸/۱]
- عبد الرحمن بن عبد الله بن أحمد بن اصبغ رحمه الله[م۵۸۱][۲۷۲/۱]
- عبد الرحمن بن أبى ليلى الأنصارى الفقيه المقرى رحمه الله [م۳۰۸][۲۷۵/۱]
- عبد الرحمن بن محمد بن عتاب رحمه الله[م۵۲۰][۲۹۱/۱]
- عبد الرحمن بن محمد الحلالى رحمه الله[م۸۳۶][۲۹۳/۱]
- عبد الرحمن بن موسى الهوارى أبوموسى رحمه الله[۲۹۷/۱]
- عبد السلام بن عبد الله بن أبى القاسم الخضر بن محمد بن على رحمه الله[م۶۵۲][۳۰۳/۱]
- عبد السلام بن عبد الرحمن بن أبى الرجال محمد بن عبد الرحمن أبوالحكم اللخمى رحمه الله[۳۰۶/۱]

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

- عبد الصمد بن حامد بن أبی البرکات بن عبد الصمد بن عبد الصمد بن بدل ابن نهش النهشیلیّ رحمہ اللہ [۳۰۹/۱]
- عبد الصمد بن عبد الرحمن بن أبی رجاء الامام أبومحمد البلوی المقری رحمہ اللہ [م۶۱۹][۳۱۰/۱]
- عبد العزیز بن محمد بن إبراهیم بن الواثق باللہ هارون بن إسحاق المعتصم باللہ بن هارون الرشید بن محمد المهدی بن عبد اللہ المنصور ابن محمد بن علی بن عبد اللہ بن العباس أبو علی الهاشمی البغدادی رحمہ اللہ [م۳۵۰][۳۳۰/۱]
- عبد الغنی بن القاسم بن الحسین أبو محمد المصری المقری رحمہ اللہ [م۵۸۲][۳۳۱/۱]
- عبد الکریم بن الحسن بن الحسن بن سوار الاستاذ ابو علی المصری المقری رحمہ اللہ [م۵۲۵][۳۳۸/۱]
- عبد الکریم بن عبد الصمد بن محمد بن علی بن محمد أبو معشر الطبری المقری رحمہ اللہ [م۴۷۸][۳۳۸/۱]
- عبد المنعم بن محمد بن عبد الرحیم بن محمد بن الفرج بن خلف الانصاری رحمہ اللہ [م۵۹۹][۳۶۲/۱]
- عبد الواحد بن محمد بن علی بن أبی السداد الشهیر رحمہ اللہ [م۷۰۵][۳۶۶/۱]
- عبد الوهاب بن یوسف بن إبراهیم بن بیرم بن بهرام بن بختیار ابن السلار الشیخ أمین الدین أبو محمد إمام مقری محقق رحمہ اللہ [۳۷۱/۱]
- عبید اللہ بن محمد بن جرو الاسدی أبو القاسم النحوی رحمہ اللہ [م۳۸۷][۳۷۷/۱]
- علی بن انجب بن عثمان بن عبد اللہ بن عبد اللہ بن عبد الرحمن بن عبد الرحمن ابن عبدالرحیم رحمہ اللہ [م۶۷۴][۴۰۰/۱]
- علی بن حمزه بن عبد اللہ بن عثمان الامام رحمہ اللہ [م۹۰۲][۴۰۴/۱]
- علی بن سلیمان الزهراوی المالکی أبوالحسن رحمہ اللہ [م۴۳۱][۴۰۹/۱]
- علی بن عبد الکافی بن علی بن تمام بن یوسف بن موسی بن تمام بن حامد بن یحییٰ بن عمر بن عثمان بن علی بن سوار بن سلیم السبکی رحمہ اللہ [م۷۵۰][۴۱۶/۱]
- علی بن عقیل الامام أبو الوفاء البغدادی الظفری الحنبلی رحمہ اللہ [م۵۱۳][۴۲۱/۱]
- علی بن عیسی بن علی بن عبد اللہ أبو الحسن الرمانی النحوی رحمہ اللہ [م۳۸۴][۴۲۳/۱]
- علی محمد بن عبد الصمد بن عبد الأحد بن عبد الغالب بن غطاس المقری رحمہ اللہ [م۶۴۳][۴۲۹/۱]
- علی بن یوسف بن حریز بن معضاد بن فضل اللخمی الشطنوفی نور الدین أبوالحسن المقری رحمہ اللہ [۴۴۱/۱]
- عمر بن أحمد بن عثمان بن شاهین رحمہ اللہ [م۳۸۵][۴/۲]

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

- غالب بن عطية الفقيه أبوبكر المحاربى رحمه الله [م٥١٨][٢٦/٢]
- فـرج بن عمـر بن الحسين بن أحمـد بن عبـد الكـريم بن ديـدان أبو الفتح الواسطـى الضرير رحمه الله [م٤٣٦][٢٨/٢]
- القاسم بن سلام أبو عبيد التركى البغدادى رحمه الله [م٢٢٤][٣٧/٢]
- القاسم بن الفتح بن محمد بن يوسف أبو محمد الريولى الاندلسى رحمه الله [م٥٠٩][٤٢/٢]
- محمد بن أحمد بن إبراهيم أبوالفرج الشنبوذى البغدادى المقرى رحمه الله [م٣٨٨][٦٤/٢]
- محمد بن محمد بن محمد بن على بن يوسف الشيخ شمس الدين أبو الخير المعروف بابن الجزرى رحمه الله [م٨٣٣][٦٤/٢]
- محمد بن أحمد بن أبى بكر بن يحيىٰ بن عبد الرحمن بن أبى بكر بن على المقرى رحمه الله [م٧٥٩][٧٠/٢]
- محمد بن أحمد بن عبد الله هلال بن عبد العزيز بن عبد الكريم ابن عبد الله بن حبيب أبوبكر السلمى الجبنى الاطروش رحمه الله [م٧٠٤][٧٤/٢]
- محمد بن أحمد بن عبد المؤمن الاسعردى ثم الدمشقى رحمه الله [م٧٤٩][٨٠/٢]
- محمد بن أحمد بن عبد الهادى بن عبد المجيد بن عبد الهادى بن يوسف بن محمد ابن قدامة رحمه الله [م٧٤٤][٨٣/٢]
- محمد بن أحمد بن محمد بن جزى الكلبى المالكى رحمه الله [م٧٤١][٨٥/٢]
- محمد بن أبى بكر بن عيسى بن بدران بن رحمة رحمه الله [م٧٣٢][١٠٠/٢]
- محمد بن إدريس بن العباس بن عثمان بن شافع بن السائب ابن عبيد بن عبد يزيد بن هاشم بن عبد المطلب بن عبد مناف بن قصى بن كلاب القرشى رحمه الله [م٢٠٤][١٠٤/٢]
- محمد بن جريد بن يزيد بن كثير الاملى الطبرى أبوجعفر رحمه الله [م٣١٠][١١٠/٢]
- محمد بن الحسن بن يعقوب بن الحسن بن الحسين بن محمد بن سليمان بن داؤد بن عبد الله رحمه الله [م٣٥٤][١٣١/٢]
- محمد بن الحسن بن ابى سارة الرؤاسى النيلى النحوى رحمه الله [١٣٤/٢]
- محمد بن الحسن بن محمد بن زياد بن هارون بن جعفر بن المقرى رحمه الله [م٣٥١][١٣٥/٢]
- محمد بن سليمان بن محمد بن سليمان بن عبد الملك بن على بن يوسف بن إبراهيم بن خلف بن عبد الكريم أبو عبد الله بن أبى الربيع بن أبى عبد الله الحميدى المعافرى الشاطبى رحمه الله [م٦٧٢][١٥٠/٢]
- محمد بن سليمان بن داؤد بن عقبة بن رؤية القزوينى أبو جعفر المقرى رحمه الله [م٢٧٥][١٥٤/٢]
- محمد بن طيفور بن الغزنوى أبوعبد الله السجاوندى رحمه الله [١٦٠/٢]
- محمد بن عبد الله بن اشتة اللوذرى أبوبكر لاصبهانى رحمه الله [م٣٦٠][١٦١/٢]

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

- محمد بن عبد الله بن خلف أبوبكر الانصارى البلنسى مقرى رحمہ اللہ [م۳۴۰][۱۶۴/۲]
- محمد بن عبد الله بن محمد بن عبد الله بن أحمد الامام أبو بكر بن العربى المعافرى رحمہ اللہ [م۵۴۳][۱۶۷/۲]
- محمد عبد الله بن محمد بن أبى الفضل المرسى أبوعبد الله رحمہ اللہ [م۶۵۵][۱۷۲/۲]
- محمد بن عبد الله بن ميمون بن إدريس بن محمد العبدى رحمہ اللہ [م۵۶۷][۱۷۶/۲]
- محمد بن عبد الرحمن بن الفضل بن الحسين بن أبوبكر التميمى الجوهرى رحمہ اللہ [م۳۶۰][۱۸۷/۲]
- محمد بن عبد الرحيم بن الطيب أبو العباس القيسى الضرير المقرى المغرب رحمہ اللہ [م۷۰۱][۱۸۷/۲]
- محمد بن عبد الرحمن بن موسى بن عياض أبو عبد الله المخزومى الشاطبى المنتشى رحمہ اللہ [م۵۱۹][۱۸۷/۲]
- محمد بن عبد الملك بن سليمان بن أبى الجعد التسترى الحنبلى يكنى أبو بكر رحمہ اللہ [۹۸/۲]
- محمد بن عبد الوهاب بن عبد الكافى بن عبد الوهاب بن عبد الواحد بن محمد بن على بن أحمد سعد الدين أبوبكر وأبو اليمن وأبو المعالى وأبو سعيد رحمہ اللہ [م۶۵۲][۱۹۲/۲]
- محمد بن عبدوس بن أحمد بن الجنيد أبوبكر المقرى المفسر رحمہ اللہ [م۳۳۸][۱۹۳/۲]
- محمد بن على بن أحمد بن محمد الامام أبوبكر الاذفوى رحمہ اللہ [م۳۸۸][۱۹۷/۲]
- محمد بن على بن شهر أسوب بن أبى نصر أبو جعفر السرورى رحمہ اللہ [م۵۸۸][۲۰۱/۲]
- محمد بن على بن عبد الواحد بن يحيىٰ بن عبد الرحيم الدكالى رحمہ اللہ [م۷۶۳][۲۰۲/۲]
- محمد بن على المصرى أبو عبد الله رحمہ اللہ [م۷۴۵][۲۱۴/۲]
- محمد بن عمر بن محمد بن عمر بن محمد بن إدريس بن سعيد ابن مسعود بن حسن بن محمد بن عمر بن رشيد الفهرى السبتى المالكى رحمہ اللہ [م۷۲۱][۲۱۹/۲]
- محمد بن عمر بن يوسف الامام أبو عبد الله القرطبى رحمہ اللہ [م۶۳۱][۲۲۱/۲]
- محمد بن القاسم بن محمد بن بشار بن الحسن بن بيان بن سماعة بن فروة بن قطن بن دماعة الامام أبوبكر بن الانبارى رحمہ اللہ [م۵۶۲][۲۲۷/۲]
- محمد بن محمد بن أحمد بن هميماه أبونصر الرامشى رحمہ اللہ [م۴۸۹][۲۳۴/۲]
- محمد بن محمد بن عرفة بن حماد الورغمى التونسى المالكى أبو عبد الله رحمہ اللہ [م۷۳۸][۲۳۶/۲]
- محمد بن منصور بن إبراهيم أبوبكر القصرى البغدادى المقرى المفسر رحمہ اللہ [م۵۴۷][۲۵۷/۲]
- محمد بن النضر بن مر بن الحر الربعى بن الامام أبو الحسن بن الأخرم الدمشقى رحمہ اللہ [م۳۴۱-۴۲][۲۶۴/۲]
- محمد بن يوسف بن عبد الله بن محمد بن خلف بن غالى بن محمد بن قيم رحمہ اللہ [۲۸۲/۲]

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

- محمد بن یوسف بن علی بن یوسف بن حیان الامام أثیر الدین أبوحیان الاندلسی رحمہ اللہ [م۷۴۵] [۲۸۷/۲]
- محمد بن یوسف بن علی أبو الفضل الغزنوی رحمہ اللہ [م۵۹۹] [۲۹۱/۲]
- مجاهد بن جبر أبو الحجاج المکی رحمہ اللہ [م۱۰۴] [۳۰۵/۲]
- محمود بن حمزه بن نصر أبو القاسم الکرمانی رحمہ اللہ [۳۱۲/۲]
- مسلم بن سفیان البصری رحمہ اللہ [۳۲۱/۲]
- المنتخب بن ابی العز رشید منتخب الدین ابو یوسف الهمذانی رحمہ اللہ [م۶۴۳] [۳۳۳/۲]
- مکی بن أبی طالب حموش بن محمد بن مختار أبو محمد القیسی رحمہ اللہ [م۴۳۷] [۳۳۷/۲]
- منصور بن سرار بن عیسی بن سلیم أبو علی الانصاری الأسکندری المالکی رحمہ اللہ [م۶۵۱] [۳۳۸/۲]
- هارون بن موسی بن شریك القاری النحوی أبو عبد الله التغلبی رحمہ اللہ [م۲۹۲] [۳۴۸/۲]
- هبة الله بن سلامة بن نصر بن علی بن أبو القاسم الضریر المقری النحوی رحمہ اللہ [م۴۱۰] [۳۴۸/۲]
- هشام بن عمار بن نصیر بن مسیرة ابوالولید السلمی رحمہ اللہ [م۲۴۵] [۳۵۲/۲]
- یحییٰ بن خلف بن نفیس أبو بکر المعروف بابن الخلوف الغرناطی المقری رحمہ اللہ [م۵۴۱] [۳۶۳/۲]
- یحییٰ بن الربیع بن سلیمان بن حراز بن سلیمان أبو علی بن أبی الفضل الفقیه رحمہ اللہ [م۶۰۶] [۳۶۵/۲]
- یحییٰ بن زیاد بن عبد الله بن مروان الدیلمی رحمہ اللہ [م۲۰۷] [۳۶۷/۲]
- یحییٰ بن زیاد سعدون بن تمام بن محمد الأزدی القرطبی رحمہ اللہ [م۵۶۷] [۳۶۹/۲]
- یحییٰ بن سلطان الیغرفی أبو زکریا رحمہ اللہ [۳۷۱/۲]
- یحییٰ بن سلام بن ثعلب أبو زکریا البصری رحمہ اللہ [م۲۰۰] [۳۷۱/۲]
- یحییٰ بن القاسم بن مفرج بن درع بن الخضر بن الحسن بن حامد الثعلبی رحمہ اللہ [م۶۱۶] [۳۷۳/۲]
- یحییٰ بن مجاهد بن عوانة أبوبکر الفزاری الأندلسی الالبیری رحمہ اللہ [م۳۶۶] [۳۷۵/۲]
- یعقوب خطیب حمادة ینعت بالشرف الشافعی رحمہ اللہ [م۷۷۰] [۳۷۷/۲]
- یوسف بن إبراهیم بن عثمان الامام أبو الحجاج العبدری الغرناطی رحمہ اللہ [م۵۷۹] [۳۷۸/۲]
- یوسف بن عبد الرحمن بن علی بن محمد بن علی بن عبید الله بن عبد الله بن حمادی ابن الجوزی رحمہ اللہ [۳۸۰/۲]
- یونس بن حبیب الضبی الولاء البصری أبو عبد الرحمن رحمہ اللہ [م۱۸۲] [۳۸۵/۲]
- یونس بن محمد بن إبراهیم الوفراوندی رحمہ اللہ [۳۸۵/۲]

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حافظ عبدالوحید ساجد ☆

الجواهر المضية فى طبقات الحنفية

[لمحي الدين أبي محمد عبد القادر بن محمد بن محمد
ابن نصر الله بن سالم بن أبى الوفاء القرشى الحنفى رحمه الله]

- إبراهيم بن أحمد بن محمد بن حموية ابن بندار بن مسلمه الفقيه، البيارى، المقرى رحمه الله [۶۸/۱]
- إبراهيم بن يوسف بن محمد بن البوبى، أبو الفرج رحمه الله [م۶۱۲] [۱۱۸/۱]
- أحمد بن البرهان الامام شهاب الدين رحمه الله [م۷۳۸] [۱۴۹/۱]
- أحمد بن زبهراد بن مهران أبو الحسن الفارسى، السيرافىّ رحمه الله [م۳۴۴] [۱۶۹/۱]
- أحمد بن محمد بن الحسين بن داؤد بن على بن عيسى بن محمد بن القاسم بن الحسن بن زيد بن الحسن بن على بن أبى طالب الحسينى رحمه الله [م۴۴۸] [۲۶۶/۱]
- أحمد بن هبة الله بن سعد الله بن سعيد بن الجبرانى، المقرى، النحوى رحمه الله [م۶۲۸] [۳۴۵/۱]
- جعفر بن أبى على الحسن بن إبراهيم الدميرى، الاصل، المصرى رحمه الله [م۶۲۳] [۱۳/۲]
- جعفر بن محمد بن احمد بن إسحاق رحمه الله
- الحسن بن الخطير النعمانى، أبو على، الفارسى رحمه الله [م۵۷۸] [۵۲/۲]
- الحسين بن على بن أبى السعود الكوفى رحمه الله [م۶۳۹] [۷۴/۲]
- الحسن بن محمد بن على بن رجاء، أبو محمد اللغوى، المعروف بابن الدهان رحمه الله [م۴۴۷] [۸۵/۲]
- الحسين بن الحسن بن عبد الله، أبو عبيد الله، المقرى رحمه الله [م۵۴۰] [۱۰۳/۲]
- الحسن بن أبى نصر اسمه محمد، ويقال سعيد بن الحسين بن هبة الله بن أبى حنيفة رحمه الله [م۵۸۹] [۱۳۴/۲]
- خلف بن أبى الفتح بن خلف بن أحمد بن عبد الله، أبو القاسم رحمه الله [م۶۱۰] [۱۷۴/۲]
- شيبان بن الحسن بن شيبان أبو القاسم، الكلبى رحمه الله [م۴۹۳] [۲۵۶/۲]
- عيسى بن موسى بن أبى بكر بن حسن الصَّقلىِّ، أبو الروح رحمه الله [م۶۵۴] [۲۸۰/۲]

☆ فاضل كلية القرآن الكريم، جامعہ لاہور الاسلامیہ ورکن مجلس التحقیق الاسلامی، لاہور

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

- محمد بن أیوب بن عبد القاھر بن برکات الحلبی المقری الملقب بدرالدین رحمہ اللہ [م۷۰۵][۹۴/۳]
- محمد بن الحسن بن محمد بن یوسف أبو عبد اللہ، الفارسی، المغربی رحمہ اللہ [م۶۵۶][۱۳۰/۳]
- نصر اللہ بن علی بن منصور بن علی بن الحسین الواسطی المعروف بابن الکیّال رحمہ اللہ [م۵۸۶][۵۵۰/۳]
- یعقوب بن إسحاق بن البھلول بن حسان بن سنان رحمہ اللہ [م۲۵۱][۶۱۳/۳]
- یوسف بن إسحاق بن إبراھیم بن محسن الرھاوی، أبو المحاسن، عز الدین الجعبریؒ رحمہ اللہ [م۷۳۵][۶۱۹/۳]
- یوسف بن محمد القندی الخوارزمی العلامۃ رشید الدین رحمہ اللہ [۶۴۰/۳]
- أبو الفضل الضریر رحمہ اللہ [م۴۶۹][۷۵/۴]

البدور السبعة أئمة القراء

- عبد اللہ بن کثیر بن المطلب المکی القرشی رحمہ اللہ [م۱۲۰][۵۵۰/۴]
- نافع بن عبد الرحمن بن أبی نعیم رحمہ اللہ [م۱۶۹][۵۵۰/۴]
- ابن عامر، عبد اللہ بن یزید بن تمیم بن ربیعۃ الیحصبی الدمشقی رحمہ اللہ [م۱۱۸][۵۵۰/۴]
- ابوعمرو بن العلاء بن عمار بن عبد اللہ المقری البصری رحمہ اللہ [م۱۵۴][۵۵۱/۴]
- عاصم بن أبی النجود، أبوبکر الأسدی رحمہ اللہ [۱۲۸][۵۵۱/۴]
- حمزہ بن حبیب بن عمارۃ بن اسمٰعیل الزیات التیمی رحمہ اللہ [م۱۵۶][۵۵۱/۴]
- الکسائی أبو الحسن علی بن حمزہ الأسدی رحمہ اللہ [م۱۸۹][۵۵۱/۴]

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حافظ محمد عمر فاروقی ☆

شجرة النُور الزكيّة فى طبقات المالكيّة

[لمحمّد بن محمّد مخلوف رحمه الله]

- شقيقه القاضى أبو إسحاق إسماعيل بن إسحاق رحمه الله [م۲۸۴،۲۸۶][۶۵]
- أبو جعفر أحمد بن صالح يعرف بابن الطبرى رحمه الله [م۲۴۸][۶۷]
- أبو إسحاق إبراهيم بن محمد يعرف بابن القزاز القرطبى رحمه الله [م۲۷۴][۷۵]
- أبو عبد الله محمد بن وضاح بن يزيد القرطبى رحمه الله [م۲۸۰][۷۶]
- أبو عبد الله محمد بن عمر بن خيرون المعافرى الأندلسى رحمه الله [م۳۰۶][۸۱]
- أبو عبد الله محمد بن سفيان الهوارى القروى رحمه الله [م۴۰۸][۱۰۵]
- أبو عمران موسى بن عيسى بن أبى حاج الغفجومى الفاسى رحمه الله [م۴۳۰][۱۰۶]
- أبو محمد مكى بن أبى طالب القيسى القيروانى رحمه الله [م۴۳۰][۱۰۷]
- أبو العباس أحمد بن عمار المهدوى رحمه الله [م۴۴۰][۱۰۸]
- أبو محمد عبد الله بن سعيد بن عبد الله القرطبى رحمه الله [م۴۲۶][۱۱۳]
- أبو عمرو عثمان بن سعيد الدانى الأموى القرطبى رحمه الله [م۴۴۴][۱۱۵]
- أبو القاسم عبد الخالق بن عبد الوارث السيورى رحمه الله [م۴۶۰][۱۱۶]
- أبو الحسن على بن محمد بن ثابت الخولانى المهدوى رحمه الله [م۴۹۷][۱۱۸]
- أبو الحسن على بن عبد الغنى المعروف بالمصرى القيروانى رحمه الله [م۴۸۸][۱۱۸]
- أبو القاسم حاتم بن محمد الطرابلسى رحمه الله [م۴۶۹][۱۲۰]
- أبو جعفر أحمد بن على بن الباذش رحمه الله [م۵۴۲][۱۳۲]
- أبو الحكم عبد الرحمن بن أبى الرجال اللخمى الإشبيلى رحمه الله [م۵۳۰][۱۳۲]
- أبو القاسم عبد الرحيم بن محمد بن فرج الغرناطى الخزرجى رحمه الله [م۵۴۲][۱۳۵]
- أبو الحسن محمد بن عبد الرحمن الطفيل العبيدى رحمه الله [م۵۴۳][۱۳۵]
- أبو القاسم عبد الرحمن بن أبى الرجاء البلوى رحمه الله [م۵۴۵][۱۴۱]
- أبو عبد الله محمد بن الحسن بن محمد رحمه الله [م۵۴۷][۱۴۲]
- أبو عبد الله محمد بن أحمد بن مروان البلنسى رحمه الله [م۵۴۷][۱۴۲]
- أبو الحسن محمد بن خلف بن صاعد الغسانى رحمه الله [م۵۴۷][۱۴۲]

☆ فاضل كلية القرآن الكريم، جامعہ لاہور الاسلامیہ ورکن مجلس التحقیق الاسلامی، لاہور

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

- أبوبكر محمد بن محمد اللخمی الاشبيلی رحمہ اللہ [م۵۵۰][۱۴۵]
- أبو محمد عبد الله بن أحمد بن سعيد العبدری البلنسی رحمہ اللہ [م۵۶۶][۱۴۸]
- أبو جعفر طارق بن موسى بن طارق المعافری البلنسی رحمہ اللہ [م۵۶۶][۱۴۸]
- أبوعبد الله محمد بن عبد الرحيم بن محمد الأنصاری الخزرجی رحمہ اللہ [م۵۶۷][۱۵۰]
- أبوعبد الله محمد بن عبد الله الغرناطی رحمہ اللہ [م۵۷۰][۱۵۱]
- أبو محمد عبد الله بن محمد بن خلف بن سعادة الاصبحی رحمہ اللہ [ص۱۵۱]
- أبو بكر محمد بن خير بن عمر الأموی الاشبيلی رحمہ اللہ [م۵۷۵][ص۱۵۲]
- أبو يحيى اليسع بن عيسى بن حزم المغافقی الجيانی رحمہ اللہ [م۵۷۵][۱۵۴]
- أبو الحجاج يوسف بن إبراهيم بن عثمان العبدری رحمہ اللہ [م۵۷۹][۱۵۵]
- أبو إسحاق إبراهيم ابن الحاج أحمد بن عبد الرحمن الانصاری الغرناطی رحمہ اللہ [م۵۷۹][۱۵۵]
- أبو زيد عبد الرحمن بن الخطيب عبد الله السهيلی الخثعمی رحمہ اللہ [م۵۸۱][۱۵۶]
- أبوصالح علی بن أبی القاسم خلف بن عامر الانصاری رحمہ اللہ [م۵۸۲][۱۵۶]
- أبو القاسم عبد الرحمن بن محمد بن عبد الله الأنصاری رحمہ اللہ [م۵۸۴][۱۵۷]
- أبوعلی الحسن بن محمد الأنصاری رحمہ اللہ [م۵۸۵][۱۵۸]
- أبوالقاسم عبد الرحمن بن محمد بن غالب الأنصاری الغرناطی رحمہ اللہ [م۵۸۶][۱۵۸]
- أبو الطيب عبد المنعم بن يحيىٰ بن خلف بن الخلف الغرناطی رحمہ اللہ [م۵۸۶][۱۵۸]
- أبو محمد قاسم بن فيرة بن أبی القاسم خلف الرعينی الشاطبی رحمہ اللہ [م۵۹۰][۱۵۹]
- أبو الحسن علی بن عتيق الانصاری القرطبی رحمہ اللہ [م۵۹۸][۱۶۱]
- أبو عبد الله محمد بن عبد الرحمن التجيبی رحمہ اللہ [م۶۱۰][۱۷۳]
- أبو العباس أحمد بن منذر بن جمور الاشبيلی رحمہ اللہ [م۶۱۵][۱۷۵]
- أبو العباس أحمد بن عبد الله اليعمری الاشبيلی رحمہ اللہ [م۶۱۸][۱۷۶]
- أخوه ابو الحسن عبيد الله بن عبد الله بن سيد الناس رحمہ اللہ [م۶۳۷][۱۷۶]
- أبومحمد عبد الله بن أبی بكر القضاعی رحمہ اللہ [م۶۱۹][۱۷۶]
- ابو البقاء يعيش بن علی بن يعيش ابن القديم الانصاری رحمہ اللہ [م۶۲۶][۱۷۹]
- أبوالحسن علی بن أحمد بن عبد الله بن خيرة البلنسی رحمہ اللہ [م۶۳۴][۱۸۰]
- أبوعبد الله محمد بن عبد الله الأنصاری الاوسی القرطبی رحمہ اللہ [م۶۴۹][۱۸۳]
- قاضی القضاة ناصر الدين أبو العباس أحمد بن محمد بن منصور بن أبی القاسم الجذامی الاسكندری رحمہ اللہ [م۶۸۳][۱۸۸]
- أبو محمد عبد الله بن أبی جمرة رحمہ اللہ [م۶۹۹][۱۹۹]

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

- أبو العباس أحمد بن محمد بن حسن بن خضر رحمہ اللہ[م۶۷۴][۲۰۱]
- أبو عبد الله محمد بن صالح بن أحمد الكنانی رحمہ اللہ [م۶۹۰][۲۰۲]
- أبوعبد الله محمد بن أحمد اللخمی رحمہ اللہ[م۷۱۲][۲۱۲]
- أبو عبد الله محمد بن محمد بن داؤد الصنهاجی الفاسی رحمہ اللہ[م۷۲۳][۲۱۷]
- زین الدین طاهر بن محمد بن علی النویری رحمہ اللہ[م۸۵۶][۲۴۲]
- أبو إسحاق إبراهيم بن منديل المغيلی رحمہ اللہ[م۸۶۶][۲۶۳]
- أبو العباس أحمد بن محمد المقری رحمہ اللہ [م۱۰۳۲][۲۹۰]
- شهاب الدين أبو العباس أحمد بن محمد المقری رحمہ اللہ[م۱۰۴۶][۳۰۱]
- أبو إسحاق إبراهيم بن أحمد الجمل الصفاقسی رحمہ اللہ [م۱۱۰۷][۳۱۹]
- أبو الحسن علی بن محمد النوری الصفاقسی رحمہ اللہ[م۱۱۱۸][۳۲۱]
- أبو محمد حمودة ابن الشيخ حسن العامری رحمہ اللہ[م۱۱۲۵][۳۲۳]
- مسعود بن محمد جموع رحمہ اللہ [۳۲۷]
- أبو العباس أحمد بن مصطفى بن أحمد رحمہ اللہ [م۱۱۲۶][۳۳۸]
- أبو عبد الله محمد الحركافی الصفاقسی رحمہ اللہ[م۱۱۵۴][۳۴۴]
- أبو عبد الله محمد بن الشيخ محمد عزوز رحمہ اللہ[۳۴۷]
- أبو زيد عبد الرحمن بن أبی العلاء إدريس رحمہ اللہ [م۱۱۷۹][۳۵۴]
- أبوعبد الله الحاج محمد زعفران رحمہ اللہ [م۱۲۳۴][۳۲۸]
- القاضی أبو محمد عبد القادر بن أحمد بن العربی بن شقرون الفاسی رحمہ اللہ [م۱۲۱۹][۳۷۴]
- أبوعبد الله محمد الباجی بن محمد المسعودی البكری رحمہ اللہ[م۱۲۹۷][۳۹۵]
- أبو محمد حسن بن أحمد الرفاعی بن أحمد الشهير بالهواری العدوی رحمہ اللہ[م۱۳۲۹][م۴۱۱]
- شيخ أبو الفلاح صالح بن فرحات التبر سقی رحمہ اللہ[م۱۳۰۹][۴۱۴]
- شيخ أبوعبد الله محمد بشير النوانی رحمہ اللہ[م۱۳۱۱][۴۱۵]
- أبو عبد الله محمد المولدی بن محمد بن عاشور التميمی رحمہ اللہ[م۱۳۲۵][۴۱۹]

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محمد سلیم جٹ ☆

طبقات الشافعية

[لعبد الرحيم الأسنوي (جمال الدين) رحمه الله، المتوفى:٧٧٢ھ]

- أبو الحسن على بن محمد بن إسماعيل الأنطاكي رحمه الله [م٣٧٧][٥١/١]
- القاضى أبو محمد عبد الله بن محمد بن عبد الرحمن الأصبهاني المعروف ابن اللبان رحمه الله [م٤٤٦][٥٤/١]
- أبو محمد عبد الله بن الحسين بن على الكردى الأربلى مجد الدين رحمه الله [م٦٧٧][٨٠/١]
- أبو زكريا يحيىٰ بن القاسم بن مفرج الثعلبى التكريتى رحمه الله [م٦١٦][١٠١/١]
- بهاء الدين أبو الحسن على ابن أبى الفضائل هبة الدين سلامة اللخمى المعروف الجميزى رحمه الله [م٦٤٩][١٨٣/١]
- أبوعبد الله محمد بن يوسف بن أبي بكر الجزرى الملقب شمس الدين المعروف المحجوب رحمه الله [م٧١١][١٨٥/١]
- أبو إسحاق إبراهيم بن عمر بن إبراهيم بالجَعْبَري رحمه الله [م٧٣٢][١٨٦/١]
- عبد الوهاب بن علي بن الحسن المؤدب البغدادي الفارسي المعروف بأبي حنيفة رحمه الله [م٤٣٩][٢٠٤/١]
- أثير الدين أبوحيان محمد بن يوسف بن على بن حيان الأندلسى رحمه الله [م٧٤٥][٢١٨/١]
- برهان الدين إبراهيم بن عبد الله بن على المعروف بالحكرى رحمه الله [م٧٤٩][٢١٩/١]
- أبو عبد الله الختن محمد بن الحسن بن إبراهيم الفارسى رحمه الله [م٣٨٦][٢٢٣/١]
- أبو الحسن بن على بن عمربن أحمد البغدادى المعروف بالدار قطنى رحمه الله [م٣٨٥][٢٤٦/١]
- الوجيه أبوبكر المبارك بن المبارك بن سعيد المعروف بالدهان رحمه الله [م٦١٢][٢٢٠/١]
- أبوعبد الله محمد بن سعيد بن يحيىٰ الواسطى الدبيثى رحمه الله [م٦٣٧][٢٦٣/١]
- شمس الدين أبو الفضل محمد بن أبى الغنائم رحمه الله [م٦٤٠][٢٦٥/١]
- شمس الدين أبو عبد الله محمد بن أحمد بن عثمان التركمانى المعروف بالذهبى رحمه الله [م٧٤٨][٢٧٣/١]

☆ فاضل كلية الشريعة، جامعہ لاہور الاسلامیہ ورکن مجلس التحقیق الاسلامی، لاہور

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

- برهان الدين إبراهيم بن لاجين المعروف بالرشيدى رحمہ اللہ [م۷۴۹][۲۹۸/۱]
- أبو محمد جعفر بن أحمد بن الحسين البغدادى السراج رحمہ اللہ [م۵۰۰][۳۳۱/۱]
- أبوحفص عمر بن محمد بن محمد بن على السرخسى رحمہ اللہ [م۵۲۹][۳۳۳/۱]
- أبو الحسن على بن محمد بن عبد الصمد الهمدانى علم الدين السخاوى رحمہ اللہ [م۶۴۳][۳۴۵/۱]
- تاج الدين أبوطالب على بن أنجب بن عثمان البغدادى المعروف بابن الساعى رحمہ اللہ [م۶۷۴][۳۴۷/۱]
- القاسم بن فيرة بن أبى القاسم الرعينى الضرير رحمہ اللہ [م۵۹۰][۲۷/۲]
- بهاء الدين أبو المحاسن يوسف بن رافع الأسدى المروف بابن شداد رحمہ اللہ [م۶۳۲][۲۸/۲]
- أبو القاسم عبد الرحمن بن إسماعيل بن إبراهيم شهاب الدين المعروف بأبى شامة رحمہ اللہ [م۶۶۵][۳۱/۲]
- تقى الدين محمد بن أحمد بن عبد الخالق المعروف بالصائغ رحمہ اللہ [م۷۲۵][۵۰/۲]
- أبو الحسن على بن شجاع بن سالم الهاشمى العباسى المعروف باكمال الضرير رحمہ اللہ [م۶۶۱][۵۴/۲]
- عبد الكريم بن عبد الصمد بن محمد الطبرى القطان رحمہ اللہ [۴۷۰ کے بعد فوت ہوئے][۶۳/۲]
- شرف الدين أبوسعد عبد الله بن محمد بن هبة الله بن على بن المطهر بن أبى عصرون بن أبى السر التميمى رحمہ اللہ [م۵۲۳][۸۱/۲]
- أبوالحسن صائن الدين هبة الله بن الحسن بن هبة الله بن عساكر الدمشقى رحمہ اللہ [م۵۶۳][۹۵/۲]
- شمس الدين محمد بن أحمد بن عثمان بن إبراهيم بن عدلان المعروف بابن عدلان الكنانى رحمہ اللہ [م۷۴۹][۱۰۸/۲]
- بهاء الدين عبد الله بن عبد الرحمن المعروف بابن عقيل رحمہ اللہ [م۷۶۹][۱۰/۲]
- أبو القاسم عبيد البغدادى المعروف بالفقيه رحمہ اللہ [م۳۶۰][۱۶۵/۲]
- أبو أحمد عبد الله بن محمد بن على بن مهران البغدادى الفرضى المقرى رحمہ اللہ [م۴۰۶][۱۲۷/۲]
- الشيخ شرف الدين أحمد بن إبراهيم رحمہ اللہ [م۷۰۵][۱۴۲/۲]
- الشيخ عز الدين أبوالعباس أحمد بن إبراهيم بن عمر الفاروثى الواسطى رحمہ اللہ [م۹۴][۱۴۳/۲]
- أبو محمد إسماعيل بن إبراهيم بن محمد السرخسى المعروف بالقراب رحمہ اللہ [م۴۱۴][۱۵۴/۲]
- أبو الحسن على بن عمر بن محمد البغدادى المعروف بابن القزوينى رحمہ اللہ [م۴۴۲][۱۵۶/۲]

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

- أحمد بن موسى بن العباس بن مجاهد رحمه الله [م٣٢٤][٢١٠/٢]
- أبوبكر أحمد بن الحسين بن مهران الاصفهانى رحمه الله [م٣٨١][٢١٣/٢]
- أبو الطيب عبد المنعم بن عبيد الله بن غلبون الحلبى رحمه الله [م٣٨٩][٢١٣/٢]
- أبو الحسن طاهر رحمه الله [م٣٩٩][٢١٤/٢]
- أبو معشر عبد الكريم بن عبد الصمد بن محمد القطان الطبرى رحمه الله [م٤٧٠][٢١٩/٢]
- أبو الخطاب على بن عبد الر حمن بن هارون إمام الخليفة المتظهر بالله فى التراويح رحمه الله [م٤٩٧][٢٢٥]
- أبو محمد مكار بن عبد الرزاق بن محتاج المروزى رحمه الله [٢٢٥/٢]
- فخر الدين أبو المعالى محمد بن أبى الفرج بن أبى المعالى الموصلى رحمه الله [م٦٢١][٢٤٥/٢]
- أبو عبد الله محمد بن عبد الله بن مالك شيخ النحاة الطائى الاندلسى الجيانى الملقب جمال الدين رحمه الله [م٦٧٢][٢٥٠/٢]
- شهاب الدين أحمد بن المعروف بابن المرصل رحمه الله [م٧٤٠][٢٥٨/٢]
- بهاء الدين أبو عبد الله محمد بن إبراهيم ابن أبى عبد الله الحلبى رحمه الله [م٧٦٥][٢٨٨/٢]
- شهاب الدين أحمد بن يوسف بن محمد الحلبى الاصل المعروف بالنحوى رحمه الله [م٧٦٥][٢٨٨/٢]
- أبو العباس أحمد بن لؤلؤ بن عبد الله المعروف بابن النقيب رحمه الله [م٧٦٩][٢٨٩/٢]
- محى الدين أبو على يحيىٰ بن ابن الفقيه الصالح الربيع بن سليمان العمرى الواسطى رحمه الله [م٦٠٦][٣٠٩/٢]
- أبو العباس أحمد بن محمود بن أحمد الواسطى رحمه الله [م٦١٦][٣١١/٢]
- أبو الحسن على بن خطاب بن مقلد الواسطى الضرير رحمه الله [م٦٢٩][٣١٢/٢]
- أبو المعالى عبد الرحمن بن مقبل بن الحسين الواسطى الملقب عماد الدين قاضى القضاة ببغداد رحمه الله [٦٣٩][٣١٢/٢]
- أبو العباس أحمد بن على المعروف بالحرازى رحمه الله [م٧١٨][٣٢٧/٢]

www.KitaboSunnat.com

محمد سلیم جٹ ☆

طبقات الحنابلة

[للقاضی أبی الحسین محمّد بن أبی یعلیٰ رحمہ اللہ]

- أحمد بن بشر بن سعید الکندی البغدادی رحمہ اللہ [۲۳/۱]
- أحمد بن أبی بکربن حماد المقری رحمہ اللہ [۴۱/۱]
- أحمد بن زرارۃ المقری أبو العباس رحمہ اللہ [۴۵/۱]
- أحمد بن محمد بن واصل المقری أبو العباس رحمہ اللہ [م۲۷۳][۸۰/۱]
- إدریس بن عبد الکریم أبو الحسن الحداد المقری رحمہ اللہ [م۲۹۲][۱۱۶/۱]
- خلف بن ہشام بن تغلب ویقال خلف بن ہشام بن طالب ابن غراب أبو محمد البزار المقری رحمہ اللہ [م۲۳۹][۱۵۳/۱]
- طیب بن إسماعیل أبو حمدون المقری رحمہ اللہ [۱۷۹/۱]
- الفضل بن أحمد بن منصور بن الذیال أبو العباس الزبیدی المقری رحمہ اللہ [۲۴۹/۱]
- محمد بن إبراھیم أبو حمزہ الصوفی رحمہ اللہ [م۲۶۹][۲۶۸/۱]
- محمد بن حماد بکر بن حماد أبو بکر المقری رحمہ اللہ [م۲۶۷][۲۹۱/۱]
- محمد بن الہیثم المقری رحمہ اللہ [۳۲۵/۱]
- أحمد بن محمد بن إسماعیل الأدمی المقری رحمہ اللہ [۱۵/۲]
- عبد اللہ بن سلیمان بن الأشعث بن إسحاق أبوبکر بن أبی داؤد السجستانی رحمہ اللہ [م۳۱۶] [۵۱/۲]
- الحسن بن یحییٰ بن قیس أبوبکر المقری رحمہ اللہ [۱۴۰/۲]
- أبو علی بن الحسین بن مبشر الکتانی الدمشقی المقری رحمہ اللہ [م۴۵۳][۱۹۳/۲]
- أبو طاھر عبد الباقی بن محمدبن عبد اللہ البزار المعروف بصھر ھبة اللہ المقری رحمہ اللہ [م۴۶۱][۲۳۱/۲]
- أبو بکر بن علی بن محمد بن موسی الخیاط المقری البغدادی الشیخ الصالح رحمہ اللہ [م۴۶۷][۲۳۲/۲]
- أبوبکر أحمد بن محمد بن أحمد الرزاز المقری المعروف بابن حمدوہ رحمہ اللہ [م۴۷۰]

☆ فاضل کلیة الشریعة، جامعہ لاہور الاسلامیہ ورکن مجلس التحقیق الاسلامی، لاہور

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

[۲۴۲/۲]

- أبو علی الحسن بن أحمد بن عبد الله المعروف بابن البناء رحمہ اللہ [م۴۹۱][۲۴۳/۲]
- أبو إسحاق إبراهيم الخزاز رحمہ اللہ [م۴۸۹][۲۵۲/۲]
- أبو عبد الله محمد بن الحسن الرادانی رحمہ اللہ [م۴۹۴][۲۵۳/۲]
- أبو القاسم الغوری رحمہ اللہ [۲۵۳/۲]
- أبو منصور محمد بن أحمد بن علی الخياط المقری رحمہ اللہ [م۴۹۹][۲۵۴/۲]
- جعفر بن الحسن المقری الدر زيجانی رحمہ اللہ [م۵۰۶][۲۵۷/۲]
- محمد بن علی بن محمد بن موسى بن جعفر أبو بكر الخياط المقری البغدادی رحمہ اللہ [م۴۶۸][۱۰/۳]
- محمد بن أحمد بن محمد الحسن بن علی بن الحسين بن هارون أبو الحسن البردانی الفرضی الامين رحمہ اللہ [م۴۶۹][۱۳/۳]
- أحمد بن محمد بن أحمد بن يعقوب الرزّاز المقری الزاهد، أبوبكر المعروف بابن حمدوه رحمہ اللہ [م۴۷۰][۳۱/۳]
- الحسن بن أحمد بن عبد الله بن البناء البغدادی الامام أبوعلی المقری المحدث الفقيه الواعظ رحمہ اللہ [م۴۷۱][۳۲/۳]
- أحمد بن علی بن عبد الله المقری الصوفی المؤدب أبو الخطاب البغدادی رحمہ اللہ [م۴۷۶][۴۵/۳]
- عبد الوهاب بن طالب بن أحمد بن يوسف بن عبد الله بن عنبسة ابن عبد الله بن كعب بن زيد بن بهم أبو القاسم التميمی الأزجی البغدادی المقری الفقيه رحمہ اللہ [م۴۸۷][۷۷/۳]
- رزق الله بن عبد الوهاب بن عبد العزيز بن الحارث بن أسد بن الليث بن سليمان بن الاسود بن سفيان بن يزيد بن أكينة بن الهيثم بن عبد الله التميمی، البغدادی المقری المحدث الفقيه الواعظ رحمہ اللہ [م۴۸۸][۷۷/۳]
- محمد بن الحسن بن جعفر الراذانی المقری الفقيه الزاهد أبو عبد الله رحمہ اللہ [م۴۹۴][۹۱/۳]
- محمد بن أحمد بن علی بن عبد الرزاق الشيرازی الاصل البغدادی الصَّفّار المقری الزاهد المعروف بأبی منصور الخياط رحمہ اللہ [م۴۹۹][۹۵/۳]
- جعفر بن أحمد بن الحسين بن أحمد بن جعفر السراج المقری المحدث الاديب أبو محمد رحمہ اللہ [م۵۰۰][۱۰۰/۳]
- رجب بن قحطان بن الحسن بن قحطان الأنصاری الضرير أبو المعالی المقری الاديب رحمہ اللہ [م۵۰۲][۱۰۴/۳]

- جعفر بن الحسن الدرزيجانی المقری الفقيه الزاهد رحمه الله [م۵۰۶][۱۱۰/۳]
- محمد بن سعد بن سعيد العسّال المقری أبو البركات بن الحنبلی رحمه الله [م۵۰۹][۱۱۳/۳]
- علی بن عقيل بن محمد بن عقيل بن أحمد البغدادی المظفری المقری الفقيه الاصولی الواعظ المتكلم أبو الوفاء رحمه الله [م۵۱۰][۱۴۲/۳]
- محمد بن علی بن عبيد الله بن الدِّنف البغدادی المقری الزاهد أبوبكر رحمه الله [م۵۱۵][۱۷۲/۳]
- علی بن المبارك بن علی الفاعوس البغدادی الاسكاف المقری الزاهد أبو الحسن رحمه الله [م۵۲۱][۱۷۳/۳]
- محمد بن الحسين بن علی بن إبراهيم بن عبد الله بن الشيبانی الحاجی المزرفی المقری الفرضی أبو بكر رحمه الله [م۵۲۷][۱۷۸/۳]
- عبد الله بن المبارك ويعرف بعسكر بن الحسن العكبری المقری الفقيه أبو محمد رحمه الله [م۵۲۸][۱۸۵/۳]
- ثابت بن منصور بن المبارك الكيلی المقری المحدث أبو العز رحمه الله [م۵۲۹][۱۸۶/۳]
- علی بن أبی القاسم بن أبی زرعة الطبری المقری المحدث الزاهد أبو الحسن رحمه الله [م۵۲۸][۱۸۸/۳]
- عبد الله بن علی بن أحمد بن عبد الله البغدادی المقری النحوی الاديب الزاهد أبو محمد رحمه الله [م۵۴۱][۲۰۹/۳]
- دعوان بن علی بن حماد بن صدقة الجبائی المقری الفقيه الضرير أبو محمد رحمه الله [م۵۴۲][۲۱۲/۳]
- الحسين بن جعفر بن عبد الصمد بن المتوكل علی الله العباسی الهاشمی المقری الأديب أبو علی رحمه الله [م۵۵۴][۲۳۳/۳]
- سعد الله بن نصر بن سعيد المعروف بابن الدجاجی بابن الحيوانی الفقيه الواعظ المقری الصوفی الاديب أبو الحسن رحمه الله [م۵۶۴][۳۰۲/۳]
- فتيان بن مباح بن أحمد بن سليمان بن المبارك بن الحسين السلمی الحرانی الضرير المقری الفقيه أبو الكرم رحمه الله [م۵۶۶][۳۱۵/۳]
- أحمد بن محمدبن شنيف بن محمد البغدادی الدارقزی المقری أبو الفضل رحمه الله [م۵۳۸][۳۲۳/۳]
- الحسن بن أحمد بن الحسن بن أحمد بن محمد بن سهل بن سلمة ابن عثكل بن حنبل بن إسحاق الهمدانی المقری المحدث الحافظ الاديب اللغوی الزاهد أبو العلاء رحمه الله [م۵۶۹][۳۲۴/۳]

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

◉ عبد الصمد بن بديل بن الخليل الجبلى المقرى أبو محمد رحمه الله [م٥٧١][٣٢٩/٣]
◉ عبد الرحمن بن النفيس بن الأسعد الغيائى الفقيه المقرى أبوبكر رحمه الله [م٥٦٠][٣٣٠/٣]
◉ على بن عساكر بن المرجب بن العوام البطائحى المقرى النحوى أبو الحسن الضرير رحمه الله [م٥٧٢][٣٣٥/٣]
◉ على بن عبكسر بن عبد الله أبو الحسن الضرير المقرى الأزجى الفقيه رحمه الله [م٥٨٢][٣٥٤/٣]
◉ أحمد بن الحسين بن أحمد بن محمد البغدادى المقرى أبو العباس رحمه الله [م٥٨٨][٣٤٦/٣]
◉ عبد الله بن أحمد بن عبد الله بن سلامة السبتى البغدادى الوراق المحدث المقرى الزاهد أبو جعفر بن أبى المعالى بن السمين رحمه الله [م٥٨٨][٣٧٧/٣]
◉ طفرى بن ختلغ بن عبد الله بن الاميرى المسترشدى البغدادى المقرى الفرضى أبو محمد المحدث رحمه الله [م٥٣٩][٣٧٨/٣]
◉ بدل بن أبى طاهر بن شيرد شهر بن حاكاه بن عبد الله بن محمد الجيلى الفقيه المقرى أبو محمد رحمه الله [م٥٨٩][٣٨٠/٣]
◉ عبد العزيز بن ثابت بن طاهر البغدادى المامونى الشمعى الخياط المقرى الفقيه الزاهد أبو منصور رحمه الله [م٥٩٦][٣٩٨/٣]
◉ أسعد ويسمى محمد بن المنجا بن بركات المؤمل التنوخى المقرى ثم الدمشقى القاضى وجيه الدين ابو المعالى ويقال فى أبيه أبو المنجا فى جده أبوالبركات رحمه الله [٦٦٦][٤٩/٤]
◉ محمد بن معالى بن غنيمة البغدادى المامونى المقرى الفقيه الزاهد أبوبكر بن الحلاوى ويلقب عماد الدين رحمه الله [م٦١١][٧٧/٤]
◉ عبد الوهاب بن بزغشه بن عبد الله العيبى المقرى البغدادى أبو الفتح بن أبى محمد ختن الشيخ أبى الفرج بن الجوزى رحمه الله [م٦١٢][٨٨/٤]
◉ عبد الله بن الحسين بن عبد الله بن الحسين العكبرى ثم البغدادى الأزجى المقرى الفقيه المفسر الفرضى اللغوى النحوى الضرير محب الدين أبوالبقاء بن أبى عبد الله بن أبى البقاء رحمه الله [م٦١٦][١٠٩/٤]
◉ نصر بن محمد بن على بن أبى الفرج أحمد بن الحصرى الهمدانى البغدادى المقرى المحدث الحافظ الزاهد الأديب أبو الفتوح بن أبى الفرج ويلقب برهان الدين رحمه الله [م٦١٩][١٣٠/٤]
◉ عبد الله بن نصر بن محمد بن أبى بكر الحرانى المقرى الفقيه أبوبكر حران رحمه الله [٦٢٤][١٧١/٤]

- عبد الله بن معالی بن أحمد الريانی المقری الفقيه أبوبكر رحمه الله [۶۱۷][۱۷۴/۴]
- خلف بن محمد بن خلف الكنری البغدادی المقری أبو الذحر رحمه الله [م۶۲۹][۱۷۸/۴]
- هبة الله بن الحسن بن أحمد البغدادی المقری أبو القاسم رحمه الله [۶۳۴][۲۱۱/۴]
- عبد العزيز بن دلف بن أبی طالب بن دلف بن أبی القاسم البغدادی المقری المناسخ الخازن أبو محمد رحمه الله [م۶۳۷][۲۱۷/۴]
- عمربن أسعد بن المنجا بن بركات بن المؤمل التنوخی المقری الحرانی المولد الدمشقی الدار القاضی شمس الدين أبو الفتوح ابو الخطاب ابن القاضی وجيه الدين أبی المعالی رحمه الله [م۶۴۱][۲۲۵/۴]
- علی بن الانجب بن ماشاء الله بن الحسين بن عبد الله بن عبيد الله الحلوی الحسينی البغدادی المأمونی الفقيه المقری الجصاص أبو الحسن رحمه الله [م۶۴۲][۲۳۰/۴]
- إبراهيم بن محمود بن سالم بن مهدی بن الحسين البغدادی الازجی المقری المحدث المعروف بابن الخير وهو لقب لأبيه محمود بن محمد بن الثناء رحمه الله [م۶۴۸] [۲۴۳/۴]
- عبد السلام بن عبد الله بن أبی القاسم بن عبد الله الخضر بن محمد بن علی بن تيمية الحرانی الفقيه الامام المقری المحدث المفسر الأصولی النحوی مجد الدين أبو بركات شيخ الاسلام وفقيه الوقت واحدالا علام ابن أخی الشيخ فخر الدين محمد بن أبی القاسم رحمه الله [م۶۵۲][۲۴۹/۴]
- حسن بن أحمد بن أبی الحسن بن دويرة البصری المقری الزاهد أبو علی شيخ الحنابلة بالبصرة رحمه الله [م۶۵۲][۲۵۴/۴]
- عبد المحسن بن محمد بن أحمد بن أبی الحسن بن دويرة البصری المقری أبو محمد رحمه الله [م۶۴۹][۲۵۵/۴]
- أبوبكر بن يوسف بن أبی بكر بن أبی الفرج بن يوسف بن هلال بن يوسف الحرانی المقری الفقيه المحدث المعروف بابن الزراد ويلقب تاصح الدين رحمه الله [م۶۵۳][۲۵۵/۴]
- محمد بن أحمد بن الحسين بن الموصلی المقری الفقيه الاديب شمس الدين أبو عبدالله رحمه الله [م۶۵۶][۲۵۶/۴]
- أحمد بن أبی الثناء حامد بن أحمد بن حمد بن حامد بن مفرح بن غياث الانصاری الارتاحی المصری المقری الحنبلی رحمه الله [۲۷۳/۴]
- علی بن عثمان بن عبد القادر بن محمد بن يوسف بن الوجوهی البغدادی المقری الصوفی الزاهد، شمس الدين أبو الحسن رحمه الله [۶۷۲][۲۸۴/۴]

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

◉عبد الصمد بن أحمد بن أحمد بن عبد القادر بن أبی الحسین ابن أبی الجیش بن عبداللہ البغدادی القطفتی المقری المحدث النحوی اللغوی الخطیب الواعظ الزاهد شیخ بغداد وخطیبها مجد الدین أبو أحمد وأبو الخیر ابن أبی العباس سبط الشیخ أبی زید الحموی الزاهد ابوہ رحمہ اللہ [م۶۷۶][۲۹۰/۴]

◉ عبد الله بن إبراهیم بن محمود بن رفیعا الجزری المقری الفرضی نزیل الموصل أبو محمد ویلقب ضیاء الدین رحمہ اللہ [م۶۷۹][۲۹۸/۴]

◉یوسف بن جامع بن أبی البرکات البغدادی القفصی الضریر المقری النحوی الفرضی جمال الدین أبو إسحاق رحمہ اللہ [م۶۸۲][۳۰۲/۴]

◉خلیل بن أبی بکر بن صدیق المراغی المقری الفقیه الأصولی الفاضی صفی الدین أبو القضاء نزیل مصر رحمہ اللہ [م۶۸۵][۳۱۶/۴]

◉ موفق الدین أبو الحسن علی بن الحسین بن یوسف بن الصیاد المقری الفقیه الحنبلی المعدل ببغداد رحمہ اللہ [۳۱۷/۴]

◉ محمد بن عبد الله بن عمربن أبی القاسم البغدادی المقری المحدث الصوفی الکاتب رشید الدین أبو عبد الله بن أبی القاسم رحمہ اللہ [م۷۰۷][۳۵۳/۴]

◉ یوسف بن عبد المحمود بن عبد السلام بن البتی البغدادی المقری الفقیه الادیب النحوی المتفنن جمال الدین رحمہ اللہ [م۷۲۶][۳۷۹/۴]

◉ محمد بن علی بن أبی القاسم بن أبی العشرین الوراق الموصلی المقری الفقیه المحدث النحوی شمس الدین أبو عبد الله رحمہ اللہ [م۷۲۷][۳۸۱/۴]

◉ أحمد بن محمد بن عبد الولی بن جبارة المقدسی المقری الفقیه الاصولی النحوی شهاب الدین أبو العباس بن الشیخ تقی الدین أبی عبد الله رحمہ اللہ [م۷۲۸][۳۸۶/۴]

◉ أحمد بن یحییٰ بن محمد بن بدر الجزری الصالحی المقری الفقیه شهاب الدین أبو العباس رحمہ اللہ [م۷۲۸][۴۰۸/۴]

◉نور الدین محمد بن محمود المحدث الفقیه المعید المقری رحمہ اللہ [م۷۲۶][۴۱۴/۴]

◉الحسین بن یوسف بن محمد بن أبی السری الدجیلی البغدادی الفقیه المقری الفرضی النحوی الادیب سراج الدین ابو عبد الله رحمہ اللہ [م۷۳۲][۴۱۷/۴]

◉ محمد بن أحمد بن عبد الهادی بن عبد الحمید بن عبد الهادی ابن یوسف بن محمد بن قدامة المقدسی الجماعیلی الاصلی الصالحی المقری الفقیه المحدث الحافظ الناقد النحوی المتفنن شمس الدین أبو عبد الله بن العماد أبی العباس رحمہ اللہ [م۷۴۴][۴۳۶/۴]

◉عبدالرحمن بن محمد بن عبد الجبار أبو محمد رضی الدین المقدسی الامام الصالح

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

المقری رحمہ اللہ [م۶۳۵][۴/۴۵۹]

- علی بن عبد الله بن الحسین بن علی بن منصور أبو الحسن الشیخ الصالح المعمر ابن المعمر الازجی الحنبلی المقری النجار رحمہ اللہ [م۶۴۳][۴/۴۵۹]
- عبد الحمید بن عبد الهادی بن یوسف بن محمد بن قدامة الشیخ المسند أبو محمد عماد الدین الجماعیلی المقدسی الصالحی الحنبلی المقری المودب رحمہ اللہ [م۶۵۸][۴/۴۶۰]
- عبد الرحمن بن محمد بن عبد الجبار أبو محمد رضی الدین المقدسی، الامام، الصالح، المقری رحمہ اللہ [۶۳۵][۴/۴۶۰]
- علی بن عبد الله بن الحسین بن علی بن منصور أبو الحسن الشیخ، الصالح، المعمر ابن المعمر، الازجی، الحنبلی، المقری، النجار رحمہ اللہ [۶۴۳][۴/۴۶۱]
- إسماعیل بن أحمد بن الحسین بن رشید الدین أبو الحسن العراقی الحیائی بدرا المطعم الحنبلی ابن الامام المقری رحمہ اللہ [م۶۵۲][۴/۴۶۱]
- عبد الرحمن بن عبد اللطیف بن محمد بن وریدة أبو الفرج الامام المقری بقیة المعمرین مسند العراق کمال الدین البغدادی، الحنبلی البزار الملقب بالقویزة بابن المکسر رحمہ اللہ [م۶۹۷][۴/۴۶۴]

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حافظ عبد الوحید ساجد☆

بغية الوعاة فى طبقات اللغويين والنحاة

[إمام جلال الدين عبد الرحمن بن أبو بكر السيوطى رحمه الله (م:۹۱۱ھ)]

- محمد بن إبراهيم الجذامى الغرناطى بن الحاج أبو عبد الله رحمه الله [م۵۴۰][۱۶/۱]
- محمد بن إبراهيم بن أبى القاسم بن عنان الميدوقى، أبوعبد الله شرف الدين رحمه الله [م۶۸۳][۱۸/۱]
- محمد بن إبراهيم بن محمد بن أبى نصر الامام، أبو عبد الله بهاء الدين النحاس الحلبى رحمه الله [م۶۹۸][۱۸/۱]
- محمد بن أحمد بن بصخان بدر الدين، أبوعبد الله بن السراج الدمشقى المقرى رحمه الله [م۷۴۳][۲۳/۱]
- محمد بن أحمد بن عبد العزيز بن سعادة، أبو عبد الله الشاطبى رحمه الله [م۶۱۴][۳۰/۱]
- محمد بن أحمد بن ظاهر بن عبد الله الإمام، أبو عبد الله البالسى المقرى رحمه الله [م۷۱۴][۳۱/۱]
- محمد بن أحمد بن على بن قاسم بن الحسن المذحجى الملتماسى، أبو عبد الله رحمه الله [م۷۳۴][۳۵/۱]
- محمد بن أحمد بن فرج اللخمى الغرناطى رحمه الله [م۷۳۰][۳۶/۱]
- محمد بن أحمد بن أحمد بن محمد بن أحمد بن سعيد السلمى الغرناطى، أبو عبد الله معروف بابن عروس رحمه الله [م۵۹۰][۳۷/۱]
- محمد بن أحمد بن محمد بن زكريا المعافرى الأندلسى رحمه الله [۴۰/۱]
- محمد بن أحمد بن محمد بن سعيد بن ايمن السعدى الغرناطى رحمه الله [م۵۳۰][۴۰/۱]
- محمد بن أحمد بن محمد بن سليمان بن بطال الركبى اليمنى المشهور ببطال رحمه الله [م۶۳۰][۴۱/۱]
- محمد بن أحمد بن محمد بن غالب الانصارى القرطبى، أبو عبد الله يعرف بالسراط رحمه الله [م۶۱۶][۴۲/۱]
- محمد بن أحمد بن محمد بن فرج بن شقرال اللخمى الشرفى، أبو عبد الله يعرف

☆ فاضل كلية القرآن الكريم، جامعہ لاہور الاسلامیہ ورکن مجلس التحقیق الاسلامی، لاہور

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

بالطرسونی رحمہ اللہ[م۷۳۰][۴۲/۱]

- محمد بن أحمد بن وهبة الله بن تعلب الفزاری، أبو عبد الله الضریر یعرف بالبهجة رحمہ اللہ [م۶۰۳][۴۴/۱]
- محمد بن أحمد بن یربوع الجیانی، أبو عبد الله رحمہ اللہ[م۶۰۷][۴۵/۱]
- محمد بن أحمد بن عبد الله الطوال النحوی رحمہ اللہ[م۲۴۳][۴۵/۱]
- محمد بن جعفر بن أحمد بن خلف بن حمید مکبر الانصاری المرسی رحمہ اللہ[م۶۹۸][۶۱/۱]
- محمد بن الحسن بن علی بن محمد بن شداد بن طفیل رحمہ اللہ[م۶۶۹][۷۴/۱]
- محمد بن الحسن بن یعقوب بن الحسن بن الحسین بن محمد بن سلیمان ابن عبید الله بن مقسم رحمہ اللہ [م۳۵۴][۷۶/۱]
- محمد بن الحسن بن یونس، أبو العباس الهذلی النحوی الکوفی رحمہ اللہ[م۳۳۲][۷۷/۱]
- محمد بن الحسین بن عبید الله بن عمر بن حمدون، أبو یعلی المعروف بابن السراج رحمہ اللہ[م۴۲۷][۷۸/۱]
- محمد بن حسین بن محمد الأموی المالقی، أبو عبد الله رحمہ اللہ[۸۰/۱]
- محمد بن الحسین الموصلی المعروف بابن وحشی النحوی، أبو الفتح رحمہ اللہ[م۳۲۷][۸۱/۱]
- محمد بن حکم بن محمد بن أحمد بن باق الجزامی السرقسطی، أبو جعفر رحمہ اللہ[م۵۳۰][۸۱/۱]
- محمد بن حمزه بن محمد بن محمد الرومی العلامة شمس الدین بن الفنری رحمہ اللہ [م۸۳۴][۸۲/۱]
- محمد بن خراسان النحوی الصقلی، أبو عبد الله رحمہ اللہ[م۳۸۶][۸۴/۱]
- محمد بن خلف بن محمد بن عبد الله بن صیاف، أبو بکر اللخمی الاشبیلی رحمہ اللہ [م۵۸۶][۸۵/۱]
- محمد بن خیر بن عمر بن خلیفه ابو بکر الاموی اللمتونی الاشبیلی رحمہ اللہ[م۵۷۵][۸۶/۱]
- محمد بن رضوان بن محمد بن أحمد بن محمد بن إبراهیم بن أرقم النمیری الوادی آشی، ابو یحییٰ رحمہ اللہ[م۶۵۷][۸۷/۱]
- محمد بن سعدان الضریر الکوفی النحوی المقرئ، ابو جعفر رحمہ اللہ [م۲۳۱][۹۳/۱]
- محمد بن سلطان بن أبی غالب بن الخطاب، أبو غالب المقری رحمہ اللہ [۹۷/۱]
- محمد بن سلیمان الانصاری النحوی المکفوف المعروف بالحزوفی رحمہ اللہ[م۳۲۶][۹۸/۱]
- محمد بن سلیمان الحکری شمس الدین المقریء رحمہ اللہ[۹۸/۱]
- محمد بن شهید المهری الغرناطی، أبو عبد الله رحمہ اللہ[م۵۳۰][۱۰۰/۱]

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

- محمد بن طاهر العامری الغرناطی رحمه الله [م٥٩٠][١٠١/١]
- محمد بن طلحه بن محمد بن عبد الملك بن خلف بن أحمد الاموی الاشبیلی رحمه الله [م٦١٨][١٠٢/١]
- محمد بن أبی العاص البرجی، أبو الجیش رحمه الله [١٠٣/١]
- محمد بن عبد الله بن العباس أبو الحسن المعروف بابن الوراق رحمه الله [م٣٨١][١٠٨/١]
- محمد بن عبد الله بن عبد الله بن مالك العلامة جمال الدین، أبو عبد الله الطائی الجیائی رحمه الله [م٦٧٢][١٠٨/١]
- محمد بن عبد الله بن محمد بن أشته اللوذری، أبو بكر رحمه الله [م٣٦٠][١١٨/١]
- محمد بن عبد الله بن میمون بن إدریس بن محمد العبدری القرطبی، أبوبكر رحمه الله [م٥٦٧][١٢٢/١]
- محمد بن عبد الرحمن بن خلف الانصاری، أبو عبد الله المعروف القفال رحمه الله [١٢٨/١]
- محمد بن عبد الرحمن النیسابوری المعروف بمت رحمه الله [١٣٢/١]
- محمد بن عبد العزیز بن خلف الرجینی الساقی الاشبیلی، أبو بكر رحمه الله [م٦٠١][١٣٤/١]
- محمد بن عبید الله بن احمد بن محمد بن هشام بن عبد الرحمن بن غالب بن نصر الخشنی المالقی رحمه الله [م٥٧٦][١٤١/١]
- محمد بن عبیدة الانصاری الاشبیلی، أبو بكر رحمه الله [١٤٢/١]
- محمد بن عثمان بن مسبح، أبو بكر المعروف بالجعد الشیبانی رحمه الله [١٤٢/١]
- محمد بن علی بن الخضربن هارون الغسانی المالقی، أبوعبد الله بابن عسكر رحمه الله [م٦٣٦][١٤٨/١]
- محمد بن علی بن محمد بن أحمد بن الفخار الجذامی رحمه الله [م٧٢٣][١٥٥/١]
- محمد بن علی بن محمد، أبوبكر الادفوی رحمه الله [م٣٨٨][١٥٧/١]
- محمد بن علی بن هانیء اللخمی السبتی، أبو عبد الله رحمه الله [م٧٣٣][١٥٩/١]
- محمد بن علی بن المصری، أبو عبد الله رحمه الله [م٧٤٥][١٦٢/١]
- محمد بن عمر بن محمد بن عمر بن محمد بن إدریس بن سعید بن حسن بن محمد بن عمر بن رشید الفهری رحمه الله [م٧٢١][١٦٥/١]
- محمد بن عمر بن یوسف الامام أبو عبد الله الانصاری القرطبی رحمه الله [م٥٦٩][١٦٧/١]
- محمد بن عمر بن یوسف بن عمر بن نعیم الامام الزاهد أبو عبد الله الانصاری الاندلسی رحمه الله [م٦٣١][١٦٨/١]
- محمد بن عیسی بن إبراهیم بن زرین التیمی الرازی الاصبهانی رحمه الله [م٢٥٣][١٧٠/١]
- محمد بن أبی الفتح بن أحمد بن علی بن أحمد بن علی بن أمامة بن السند رحمه الله [م٥٦٤]

رشد

[۱۷۳/۱]

- محمد بن الفراء الاعمی، أبو عبد اللہ المقری رحمہ اللہ [۱۷۳/۱]
- محمد بن فرج بن جعفر بن خلف بن أبی سمرة القیسی، أبو عبد اللہ بالثغری رحمہ اللہ [م۵۳۲][۱۷۳/۱]
- محمد بن فرج الغسانی أبو جعفر الکوفی رحمہ اللہ [۱۷۴/۱]
- محمد بن قیصر عبد اللہ البغدادی الماردینی نجم الدین رحمہ اللہ [م۷۲۱][۱۷۹/۱]
- محمد بن محمد بن جعفر بن مشتمل المری أبوعبد اللہ المعرو ف بالبلیانی رحمہ اللہ [۱۸۳/۱]
- محمد بن محمد بن خلیفه، ابو سعید الصوفی رحمہ اللہ [۱۸۵/۱]
- محمد بن محمد بن عباد، أبو عبد اللہ المقری رحمہ اللہ [م۳۳۴][۱۸۵/۱]
- محمد بن محمد بن عبد الغفور بن غالب بن عبد الرحمن بن عبد الغفور بن عبید اللہ بن تاجة بن یحییٰ بن الحسام بن ضرار القضاعی الکلبی الضراری الاندلس رحمہ اللہ [۱۸۹/۱]
- محمد بن محمد بن عرفة الورغمی التونسی المالکی أبو عبد اللہ رحمہ اللہ [م۸۰۳][۱۸۹/۱]
- محمد بن محمد بن علی بن عبد الرزاق الغماری المصری رحمہ اللہ [م۸۰۲][۱۹۰/۱]
- محمد بن محمد بن محمد بن محمد بن أحمد بن همماه الرامشی رحمہ اللہ [م۴۸۹][۱۹۴/۱]
- محمد بن محمد بن نمیر الشیخ شمس الدین بن السراج یکنی أبا بکر رحمہ اللہ [م۷۴۷][۱۹۴/۱]
- محمد بن محمد بن داؤد الصنهاجی أبوعبد اللہ رحمہ اللہ [م۷۲۳][۱۹۷/۱]
- محمد بن موسی بن عبد العزیز الکندی المصری، أبو بکر رحمہ اللہ [م۳۵۸][۲۰۷/۱]
- محمد بن موسی بن الولید الاصبحی القرطبی أبوبکر المعروف بالعشالشی رحمہ اللہ [م۵۷۰][۲۰۹/۱]
- محمد بن هبة اللہ بن أبی الحسن محمد بن عبد اللہ بن العباس أبو الحسن بن الوراق رحمہ اللہ [م۴۷۰][۲۱۱/۱]
- محمد بن أبی الوفا بن أحمد بن طاهر العمری، أبوعبد اللہ المعروف القبیضی رحمہ اللہ [م۶۱۰][۲۱۵/۱]
- محمد بن یحییٰ بن إبراهیم بن محمد بن أحمد بن عبد اللہ بن محمد ثابت الانصاری الخزرجی رحمہ اللہ [م۵۲۶][۲۱۵/۱]
- محمد بن یحییٰ بن علی بن مفرج الانصاری المالقی، أبو عبد اللہ المعروف بابن مفرج رحمہ اللہ [م۶۵۷][۲۱۹/۱]
- محمد بن یحییٰ بن محمد بن یحییٰ بن أحمد بن محمد بن بکر سعد الاشعری المالقی المعروف بابن بکر رحمہ اللہ [م۷۴۱][۲۱۹/۱]
- محمد بن یحییٰ بن مزاحم أبوعبد اللہ وأبوبکر الخزرجی المغربی رحمہ اللہ [م۵۰۱][۲۲۰/۱]

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

- محمد بن یحییٰ بن ھشام الخضراوی العلامة، أبو عبد الله الانصاری الخزرجی الاندلسی رحمہ اللہ [م ۶۴۶] [۲۲۱/۱]
- محمد بن یوسف بن علی بن یوسف بن حیان الامام اثیرالدین ، أبو حیان الاندلسی الغرناطی رحمہ اللہ [م ۷۴۵] [۲۳۱/۱]
- محمد بن یوسف علی بن محمود ابو المعالی رحمہ اللہ [م ۷۴۲] [۲۳۵/۱]
- محمد بن یوسف بن یوسف أحمد بن معاذ الجھنی الاندلسی القرطبی، أبو عبد الله رحمہ اللہ [م ۴۰۷] [۲۳۷/۱]
- محمد الحجازی المالقی أبوعبد الله رحمہ اللہ [۲۳۸/۱]
- أحمد بن ابراھیم بن الزبیر بن محمد بن إبراھیم بن الزبیر بن الحسن بن الحسین الثقفی العاصمی الجیانی الغرناطی المنشاء رحمہ اللہ [م ۷۰۸] [۲۴۰/۱]
- أحمد بن جعفر بن أحمد بن یحییٰ بن فتوح بن ایوب بن خصیب القیسی السرقسطی، أبوالعباس رحمہ اللہ [م ۵۳۵] [۲۴۷/۱]
- احمد بن جعفر بن محمد بن عبید الله بن بن صبیح المعروف بابن المناری، أبو الحسین البغدادی رحمہ اللہ [م ۳۲۰] [۲۴۷/۱]
- أحمد بن الحسین المقریء ، أبو بکر المعروف بالکیانی رحمہ اللہ [۲۵۱/۱]
- أحمد بن زکریا بن مسعود الانصاری القرطبی الغیداقی، أبوجعفر الکسائی رحمہ اللہ [م ۶۲۰] [۲۵۳/۱]
- أحمد بن سعید بن علی بن الانصاری أبو جعفر الغرناطی المعروف بالجزیری رحمہ اللہ [م ۷۱۲] [۲۵۴/۱]
- أحمد بن عبد الله بن حسن بن أحمد بن یحییٰ بن عبد الله الانصاری المالقی أبوبکر المعروف بحمید رحمہ اللہ [م ۶۵۲] [۲۵۸/۱]
- أحمد بن عبد الحق بن محمد بن عبد الحق الجدلی المالقی، أبو جعفر بابن عبد الحق رحمہ اللہ [م ۷۶۵] [۲۶۵/۱]
- أحمد بن عبد الر حمن بن محمد بن سعید بن حریث بن عاصم بن مضاء اللخمی أبو العباس رحمہ اللہ [م ۵۹۲] [۲۶۶/۱]
- أحمد بن عبد العزیز بن ھشام بن أحمد بن خلف بن غزوان الفھری الشنتمری، أبو العباس رحمہ اللہ [م ۵۵۳] [۲۶۸/۱]
- أحمد بن عثمان بن محمد بن إبراھیم التجیبی الغرناطی، أبو جعفر الوراد رحمہ اللہ [م ۶۵۸] [۲۷۶/۱]
- أحمد بن علی بن أحمد بن خلف الأنصاری الغرناطی، أبو جعفر المعروف بابن الباذش رحمہ اللہ [م ۵۴۰] [۲۷۸/۱]

رشد

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

- أحمد بن علی بن أحمد الهمدانی الکوفی فخر الدین بن الفصیح رحمہ اللہ [م۷۵۵][۱/۲۸۰]
- أحمد بن علی بن عبد الرحمن العسقلانی المعروف بالبلبیسی رحمہ اللہ [م۷۷۹][۱/۲۸۱]
- أحمد بن علی بن محمدبن علی بن سکن المرباطری ابو العباس رحمہ اللہ [م۶۴۰][۱/۲۸۴]
- أحمد بن علی بن محمد الانصاری المالقی ، ابوجعفر المعرو ف بالفحام رحمہ اللہ [م۶۴۵][۱/۲۷۵]
- أحمد بن علی بن محمد بن یخلف الانصاری ، أبوجعفر رحمہ اللہ [۱/۲۸۵]
- أحمد بن علی بن محمد البیهقی المعرو ف بوجعفرك رحمہ اللہ [م۵۴۴][۱/۲۸۵]
- أحمد بن علی بن ابی المکارم بن مسعود بن حمزه أبو العباس الانصاری الخزرجی المعروف بالکمال رحمہ اللہ [۱/۲۸۷]
- أحمد بن عمر بن مطرف ، أبوالعباس البرجی رحمہ اللہ [۱/۲۸۸]
- أحمد بن عمار ابو العباس المهدوی المقری رحمہ اللہ [م۴۴۰][۱/۲۸۹]
- أحمد بن المبارك بن نوفل الامام تقی الدین أبوالعباس النصیبی الخرفی رحمہ اللہ [م۶۶۴][۱/۲۹۴]
- أحمد بن محمد بن إبراهیم بن یحییٰ بن إبراهیم بن یحییٰ بن خلصة الکتامی، أبوالعباس رحمہ اللہ [م۶۱۰][۱/۲۹۲]
- أحمد بن محمد بن أحمد بن أبی هارون التمیمی الإشبیلی أبو القاسم رحمہ اللہ [م۶۰۷][۱/۲۹۵]
- أحمد بن عثمان بن محمد بن إبراهیم التجیبی الغرناطی ، أبو جعفر الوراد رحمہ اللہ [م۶۵۸][۱/۲۷۶]
- أحمد بن محمد بن خلف البکری البطلیوسی أبو العباس بن الفارض رحمہ اللہ [م۶۲۰][۱/۳۰۱]
- أحمد بن محمد بن عبد الله المعافری القرطبی ، أبوجعفر المعروف بابن قادم رحمہ اللہ [۱/۳۰۴]
- أحمد بن محمد بن علی الانصاری الجیانی ، أبو جعفر الملبلوطی رحمہ اللہ [م۶۲۷][۱/۳۰۷]
- أحمد بن محمد بن سعید بن عبد الله الانصاری ، أبو العباس رحمہ اللہ [م۵۶۲][۱/۳۱۳]
- أحمد بن محمد بن محمد بن محمد بن محمد القیسی القرطبی أبو جعفر رحمہ اللہ [م۶۴۳][۱/۳۱۴]
- أحمد بن محمد بن یحییٰ ابن المبارك الیزیدی العدوی أبو جعفر رحمہ اللہ [م۲۶۰][۱/۳۱۷]
- أحمد بن محمد أبو العباس الموصلی المعروف بالاخفش رحمہ اللہ [۱/۳۲۰]
- أحمد بن منصور الزبیر البغدادی رحمہ اللہ [۱/۳۲۲]
- أحمد بن موسی بن عبد الله بن مزاحم اللخمی الشلبی رحمہ اللہ [۱/۳۲۳]
- أحمد بن نصر بن منصور بن عبد المجید الشذانی البصری أبوبکر رحمہ اللہ [م۳۷۰][۱/۳۲۳]
- أحمد بن هبة الله بن سعد الله بن سعید الجبرانی تاج الدین ، أبوالقاسم رحمہ اللہ [م۶۶۸][۱/۳۲۴]
- أحمد بن یعقوب الانطاکی المعروف بابن التائب ، أبو الطیب [م۳۳۰][۱/۳۲۹]
- أحمد بن یوسف بن حسن بن رافع الامام موفق الدین الکواشی الموصلی رحمہ اللہ [م۶۸۰]

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

[۳۳۰/۱]

- أحمد بن يوسف بن عبد الدائم بن محمد الحلبی شهاب الدين المقرئ رحمہ اللہ [م۷۵۶][۳۳۰/۱]
- أحمد بن يوسف بن علی بن يوسف الفهری اللبلی أبو جعفر رحمہ اللہ [م۶۹۱][۳۳۱/۱]
- أبان بن ثعلب بن رباح الجريری ، ابوسعيد البكری رحمہ اللہ [م۱۴۱][۳۳۳/۱]
- إبراهيم بن احمد بن عيسى بن يعقوب ، ابو اسحاق الغافقی رحمہ اللہ [م۷۱۰][۳۳۴/۱]
- إبراهيم بن إسحاق بن راشد النحوی الكوفی ، أبو اسحاق رحمہ اللہ [م۲۸۵][۳۳۶/۱]
- إبراهيم بن عبد الله بن علی بن يحيیٰ بن خلف المقری برهان الدين الحكری رحمہ اللہ [م۷۴۹][۳۴۲/۱]
- إبراهيم بن عبد الملك بن عبد الرحمن القيسی ، أبو الحسن رحمہ اللہ [م۶۴۶][۳۴۵/۱]
- إبراهيم بن محمد بن إبراهيم بن محمد بن خلف بن محمد بن سليمان بن سوار بن أحمد بن حزب الله بن عامر بن سعد الخير بن عياش بن محمود بن عنبسة بن حارثة بن العباس بن مرداس بن الحاج السلمی ، أبو إسحاق رحمہ اللہ [م۶۶۱][۳۴۹/۱]
- إبراهيم بن محمد بن إبراهيم بن عبيديس بن محمود النفزی أبو إسحاق رحمہ اللہ [م۶۵۹][۳۴۹/۱]
- إبراهيم بن محمد بن إبراهيم بن علی بن محمد التنوخی رحمہ اللہ [م۷۲۶][۳۵۰/۱]
- إبراهيم بن لاجين بن عبد الله الرشيدی الاغزی المقری رحمہ اللہ [م۷۴۹][۳۵۷/۱]
- إدريس بن محمد بن موسى الانصاری القرطبی رحمہ اللہ [م۶۷۴][۳۵۹/۱]
- إسحاق بن خليل بن غازی عفيف الدين الحموی الخطيب رحمہ اللہ [م۶۰۲][۳۶۱/۱]
- غسحاق بن محمد المعافری ، ابو يعقوب رحمہ اللہ [۳۶۲/۱]
- إسماعيل بن أحمد بن إسماعيل القوصی جلال الدين أبو الطاهر رحمہ اللہ [م۷۱۵][۳۶۴/۱]
- إسماعيل بن أبی بكر بن عبد الله بن محمد اليمنی الامام شرف الدين بن المقری رحمہ اللہ [م۸۳۷][۳۶۶/۱]
- إسماعيل بن خلف بن سعيد بن عمران ، أبو طاهر الصقلی الاندلسی رحمہ اللہ [م۴۵۵][۳۶۹/۱]
- إسماعيل بن ظافر بن عبد الله العقيلی ، أبو طاهر المقری رحمہ اللہ [م۶۲۳][۳۶۹/۱]
- إسماعيل بن محمد بن عبد الله بن التستری مجد الدين رحمہ اللہ [م۷۴۸][۳۷۵/۱]
- بقار بن غريب النحوی المقری رحمہ اللہ [۳۸۱/۱]
- بكار بن محمد المدينی المقری رحمہ اللہ [۳۸۱/۱]
- أبو بكر بن محمد بن قاسم المرسی الشيخ مجد الدين التونسی النحوی المقری رحمہ اللہ [م۷۱۸][۳۸۸/۱]
- أبو بكر بن ناصر الدين محمد بن سابق الدين أبی بكر بن فخر الدين عثمان ابن ناصر

رشد

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

الدين محمد بن سيف الدين خضر بن نجم الدين أيوب بن ناصر الدين محمد ابن الشيخ العارف بالله تعالى همام الدين الهمام الخضير مى السيوطى الشافعی رحمہ اللہ [م۸۵۵][۳۸۹/۱]

- ثابت بن محمد بن يوسف بن حيان الكلاعى، أبو الحسين بن الغرناطی رحمہ اللہ [م۶۲۸][۳۹۷/۱]
- جابر بن محمد بن نام بن سليمان الحضرمى الاشبيلى، أبو الوليد رحمہ اللہ [م۵۹۶][۳۹۹/۱]
- جابر بن محمد التميمى، أبو الحسن رحمہ اللہ [۴۰۰/۱]
- جعفر بن أحمد بن الحسين بن أحمد المعروف بالسراج ابو محمد البغدادی رحمہ اللہ [م۵۰۲][۴۰۰/۱]
- جعفر بن عنبسة بن عمر بن يعقوب أبومحمد اليشكرى الكوفی رحمہ اللہ [م۲۷۵][۴۰۱/۱]
- حاجر بن حسين بن خلف المعافرى ، ابو عمر المعروف بابن حاجز رحمہ اللہ [م۵۹۵][۴۰۶/۱]
- حر بن عبد الرحمن المقری رحمہ اللہ [۴۰۷/۱]
- الحسن بن أحمد بن الحسن بن محمد بن سهل بن سلمة العطار، أبو العلاء الهمذانی رحمہ اللہ [م۵۶۹][۴۰۸/۱]
- الحسن أحمد بن عبد الله بن البناء، أبو على المقری رحمہ اللہ [م۴۷۱][۴۰۹/۱]
- الحسن بن داؤد بن الحسن بن عون بن منذر بن صبيح القرشى، أبوعلى المعرو ف بالنقار رحمہ اللہ [م۳۵۲][۴۱۶/۱]
- الحسن بن عبد الرحمن بن محمد بن أحمد بن موسى بن عبد الرحمن الكنانى المرسى، أبو على المعروف بالدفاء رحمہ اللہ [م۶۳۵][۴۲۳/۱]
- الحسن بن على بن بركة بن عبيدة أبو محمد رحمہ اللہ [م۵۸۲][۴۲۳/۱]
- الحسن بن على بن بندار، أبو على الزنجانی رحمہ اللہ [۴۲۴/۱]
- الحسن بن على بن هشام بن محمد السلولى الغرناطى أبو علی رحمہ اللہ [م۵۵۸][۴۲۶/۱]
- الحسن بن محمد بن الحسن بن حبيب، أبو القاسم رحمہ اللہ [م۴۰۶]
- الحسن بن محمد بن الحسين بن البطليوسى، أبو علی رحمہ اللہ [م۵۷۰][۴۳۱/۱]
- الحسين بن أحمد بن خيران البغدادی رحمہ اللہ [۴۳۹/۱]
- الحسين بن عبد الله بن هشام السعدى الغرناطى الجيانى، أبو علی [م۹۰۳] رحمہ اللہ [۴۴۱/۱]
- خزعل، ابن عساكر ابن خليل العلامة تقى الدين أبو محمد الشنانى النحوى، اللغوى، المقری رحمہ اللہ [م۶۲۳][۳/۲]
- الخضر بن رضوان بن أحمد العذرى الغرناطى، أبو الحسن، النحوى المقری رحمہ اللہ [م۵۳۲][۴/۲]
- الخضر بن ثروان بن أحمد بن أبى عبد الله الثعلبى التومائى، أبو العباس الفارقى

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

الجزری، النحوی الضریر، کان عالماً بالنحو، مقرئاً، فاضلاً، ادیباً، عارفاً حسن، الشعر رحمہ اللہ [۴/۲]

- خلف بن أفلح ابو القاسم الطرطوشی، المقری النحوی رحمہ اللہ [۶/۲]
- خلف بن فتح بن جودی القیسی، الیابری، أبو القاسم کان مقرئاً نحویاً حافظاً للحدیث رحمہ اللہ [م۴۳۴][۷/۲]
- خلف بن یعیش بن سعید بن أبی القاسم الاصبحی، أبو القاسم کان مقرئاً جلیلا، نحویاً حاذقاً، حسن التقید رحمہ اللہ [۷/۲]
- خلیل بن إسماعیل بن عبد الملك بن خلف بن محمد بن عبد الله، السکونی، فقیهاً، حافظاً، مقرئا، ورعاً بارعاً، زاهداً رحمہ اللہ [م۵۵۷][۱۱/۲]
- زید بن الحسن بن زید بن الحسن بن زید بن الحسن بن سعید بن عصمة بن حمیر بن الحارث الامام تاج الدین أبو الیمن الکندی، النحوی، اللغوی، المقریء، المحدث ،الحافظ رحمہ اللہ [م۶۱۳][۱۹/۲]
- سعد بن خلف بن سعید القرطبی ،أبو الحسن، کا ن مقرئاً فاضلاً، کریم العشرة رحمہ اللہ [م۵۴۲][۲۵/۲]
- سعد الله بن غنائم بن علی بن ثابت أبو سعید الحموی، النحوی، العزیز المقری رحمہ اللہ [م۶۱۴][۲۷/۲]
- سلام بن سلیمان ،أبوالمنذر ،القاری ،النحوی رحمہ اللہ [م۱۷۱][۳۸/۲]
- سلیمان بن أحمد بن سلیمان اللخمی، الاشبیلی، أبو الحسین، کان مقرئا، متقدماً ، متحققاً، دیناً، فاضلاً رحمہ اللہ [۴۰/۲]
- سلیمان بن عبد الله بن یوسف، أبوالربیع الهواری، الخلوتی، الضریر الصالح، کان عارفاً بالقراء ات والنحو، والتفسیر رحمہ اللہ [م۶۱۲][۴۲/۲]
- سلیمان بن موسی بن بهرام تقی الدین بن الهمام السمهودی الشافعی وبرع فی الفقه والنحو، والقراء ات، والعروض والفرائض رحمہ اللہ [م۷۳۶][۴۵/۲]
- سلیمان بن یوسف بن عوانة الانصاری اللاردی، أبو الربیع کان مقرئاً متقناً، نحویاً ، فاضلاً، زاهداً، عاکفاً، أعمال البر رحمہ اللہ [۴۶/۲]
- شریح بن محمد بن شریح بن أحمد بن شریح الرعینی، أبو الحسن القاضی، المقریء رحمہ اللہ [م۵۳۹][۵۰/۲]
- صالح بن إبراهیم بن أحمد بن نصر بن فرش ضیاء الدین النحوی المقری، الفارقی، أبو العباس رحمہ اللہ [م۶۳۵][۵۵/۲]
- صالح بن خلف بن عامر الانصاری ،الاوسی، البرجی، أبو الحسن بن السکنی کان

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

عارفاً بالقراء ات، ماهر اً فی العربیة رحمہ اللہ [م۸۰۶][۵۶/۲]

- طالب بن عثمان الازدی، النحوی، المقری المؤدب أبو محمد رحمہ اللہ [م۳۹۶][۶۲/۲]
- طلحة بن محمد طلحة بن محمد بن عبد الملك الاموی، الیابری، الاشبیلی أبومحمد بن أبی بکر نحویاً مقرئاً ، متقناً، عروضیاً، حاذقاً رحمہ اللہ [۶۴۳][۶۴/۲]
- عامر بن موسی بن طاهر أبو محمد الضریر المقری النحوی البغدادی کان فقیهًا، شافعیاً رحمہ اللہ [م۴۸۶][۶۸/۲]
- عبد الله بن إبراهیم بن إسماعیل بن عبد الله بن الفتح بن عمر العبدری کان مقرئاً، نحویاً رحمہ اللہ [۷۱/۲]
- عبد الله بن أحمد بن أسعد بن أبی الهیثم، أبو محمد کان فقیهاً ، فاضلاً، عارفاً بالفقه والقراء ات، والنحو، واللغة رحمہ اللہ [۷۳/۲]
- عبد الله بن أحمد بن عبد الله القیسی أبومحمد کا ن ذاکراًللقراء ات رحمہ اللہ [۷۴/۲]
- عبد الله بن بکار بن منصور بن عبد الله بن یحییٰ الخزاعی، أبو محمد الضریر المقری، النحوی مولی عمران بن الحصین رحمہ اللہ [۷۷/۲]
- عبد الله بن الحسن بن أحمد بن یحییٰ بن عبد الله الانصاری، القرطبی، المالقی، أبو محمد کان محدثاً ، حافلاً، ضابطاً، حافظاً، إماماً فی وقته نحویاً، لغویاً، أدیباً، کاتباً، شاعراً، عارفاً بالقراء ات ، فقیهاً، زاهداً، ورعاً، عالماً رحمہ اللہ [م۶۱۱][۷۹/۲]
- عبد الله بن الغازی بن قیس القرطبی کان عالماً بالعربیة والغریب والشعر بصیراً بقراء ة نافع رحمہ اللہ [م۲۳۰][۹۰/۲]
- عبد الله بن أبی الفتح بن أحمد بن علی بن أمامة بن السند ابو المفاخر، الواسطی المقری، النحوی رحمہ اللہ [م۵۹۴][۹۱/۲]
- عبد الله بن محمد بن عبد الله القاضی الامام معین الدین أبو محمد النکزاوی المقری النحوی رحمہ اللہ [م۶۸۳][۹۵/۲]
- عبد الجبار بن موسی بن عبید الله الجذامی، المرسی، الشمنتاتی، أبو محمد کان نحویاً حاذقاً ، أدیباً، بارعاً، مقرئاً، مجوداً، دیناً، فاضلاً رحمہ اللہ [۱۰۷/۲]
- عبد الرحمن بن أحمد بن الحسن بن بندار، أبو الفضل العجلی، الرازی النحوی، المقریء، الزاهد رحمہ اللہ [م۴۵۴][۱۱۰/۲]
- عبدالرحمن بن عبد الله بن أحمد اصبغ بن حبیش بن سعدون بن رضوان بن فتوح الامام أبو زید وأبو القاسم السهیلی الخثعمی، الاندلسی، المالقی، الحافظ کان عالماً بالعربیة واللغة والقراء ات رحمہ اللہ [م۵۸۱][۱۱۵/۲]
- عبد الرحمن بن عبد السلام بن أحمد الغسانی الغرناطی، أبو القاسم یلقب بالدد،

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

كان مقرئاً نحوياً، أديباً، فقيهاً، عفيفاً، منقبضاً رحمه الله [م٦١٩][١١٦/٢]

- عبد العزيز بن جعفر بن محمد بن إسحاق، أبو القاسم الفارسی البغدادی، النحوی المقریء رحمه الله [م٤١٣][١٣٠/٢]
- عبد الغفار بن عبيد الله بن السدی، أبو الطيب، الحضينی الواسطی النحوی المقریء رحمه الله [م٣٦٦][١٣٣/٢]
- عبد الملك بن أحمد بن ابی يداس الصنهاجی الجيانی، ابو مروان الخطيب الاستاذ المقریء النحوی رحمه الله [م٥٦٠][١٣٨/٢]
- عبد الملك بن أبی بكر التجيبی اللورقی، أبو مروان يعرف بابن الفراء كان نحوياً أستاذاً مقرئاً رحمه الله [١٣٨/٢]
- عبد الملك بن مجبر بن محمد بن البكری المالقی، الضرير أبو مروان، كان مقرئاً، نحوياً، فاضلاً [م٥٥٠][١٤٣/٢]
- عبد الواحد بن عمر بن محمد بن أبی هاشم ابوطاهر البغدادی، المقریء النحوی رحمه الله [م٣٤٩][١٤٩/٢]
- عبد الواحد بن محمد بن علی بن أبی السداد الاموی المالقی، أبو محمد إمام فی القراء ات رحمه الله [م٧٠٥][١٤٩/٢]
- عبيد الله بن محمد بن عبيد الله بن عبد الرحمن بن عبد الله بن إبراهيم بن الوليد المذججی، الباغی، أبو الحسين كان متقدماً فی العربية، اديباً، بارعاً مجوداً متقناً للقراء ات رحمه الله [م٦١٢][١٥٥/٢]
- عثمان بن سعيد بن عبد الرحمن بن أحمد بن أحمد بن تولوا القرشی التينملی المولد معين الدين ابوعمر المالكی المقریء، النحوی المالكی، الاصولی رحمه الله [م٦٤٦][١٥٨/٢]
- عثمان بن عمر بن أبی بكر بن يونس العلامة جمال الدين أبو عمرو بن الحاجب الكردی الدوينی الاصل، الأسنائی المولد، المقری، النحوی، المالكی رحمه الله [م٦٤٦][١٥٩/٢]
- علی بن سهل بن العباس، أبو الحسين النيسابوری كان عالم زاهدا دين عابد المقری رحمه الله [م٤٩١][١٨٨/٢]
- علی بن عبد بن محمد بن علی بن رمان الرمانی التونسی ابوالحسن الاستاذ المقری النحوی رحمه الله [١٩١/٢]
- علی بن عبد الله الشاوری أبو الحسن موفق الدين الشافعی كان عالماً بالأصول والحديث والقراء ات والنحو واللغة والعروض والفرائض رحمه الله [م٧٧٨][١٩٢/٢]
- علی بن عبد الصمد بن محمد بن مفرج أبو الحسن المعروف بابن الرماح النحوی المقری الشافعی رحمه الله [م٦٣٣][١٩٤/٢]

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

- علی بن عبد الکافی بن علی بن تمام بن یوسف بن موسی بن تمام بن حامد بن یحییٰ بن عمر بن عثمان بن علی بن مسوار بن سوار ابن سلیم السبکی تقی الدین أبو الحسن، الفقیہ الشافعی، المفسر، الحافظ الاصولی، النحوی، اللغوی المقریء البیانی الجدلی، الخلافی النظار البارع شیخ الاسلام اوحد المجتہدین [۷۵۵][۱۹۵/۲]
- علی بن عساکر بن المرجب بن العوام أبو الحسن النحوی المقری المعروف بالبطائحی، الضریر رحمہ اللہ [م۵۷۲][۱۹۷/۲]
- علی بن محمد بن دری الانصاری النحوی أحد مشایخ المقرئین رحمہ اللہ [م۵۲۰][۲۰۴/۲]
- علی بن محمد بن عبد الصمد الامام علم الدین ابو الحسن السخاوی، النحوی المقری الشافعی رحمہ اللہ [۶۴۳][۲۰۷/۲]
- علی بن محمد بن علی بن برکات الشیخ بدیع الدین الانصاری المصری کان عارفاً بالقراء ات والعربیة رحمہ اللہ [م۶۸۶][۲۱۱/۲]
- علی بن یوسف بن حزیز بن معضاد بن فضل اللخمی ، الشطنوفی نور الدین أبوالحسن المقری النحوی رحمہ اللہ [م۷۱۳][۲۲۵/۲]
- عمر بن محمد بن علی بن فتوح سراج الدین ،أبو حفص العنزی الدمنہوری برع فی النحو والقراء ات والحدیث والفقہ رحمہ اللہ [م۷۵۱][۲۳۴/۲]
- أبو عمرو بن العلاء بن عمار بن عبد اللہ المازنی النحوی المقری رحمہ اللہ [م۱۵۴][۲۴۱/۲]
- عیسی بن عبد العزیز بن عیسی بن عبد الواحد بن سلیمان اللخمی الاسکندرانی المقری النحوی موفق الدین ابو القاسم رحمہ اللہ [۲۴۴/۲]
- عیسی بن عمر بن عیسی الخباز ابو الحسن المقری النحوی البغدادی المعروف بابن الاصفر رحمہ اللہ [م۴۴۹][۲۴۷/۲]
- الفضل بن إبراھیم بن عبد اللہ الکوفی النحوی المقری ابو العباس رحمہ اللہ [۲۵۳/۲]
- فضیل بن محمد بن عبد العزیزبن سماك المعافری المقری النحوی الاشبیلی أبو محمد رحمہ اللہ [م۶۵۰][۲۵۵/۲]
- القاسم بن فیرۃ بن أبی القاسم خلف بن أحمد الرعینی، الشاطبی المقری، النحوی الضریر رحمہ اللہ [م۵۹۰][۲۶۶/۲]
- قعنب العدوی ، البصری المقری رحمہ اللہ [م۱۹۰][۲۷۱/۲]
- کوثر بن یونس بن خلف البلوی، أبوالحسن کان مقرئا ، نحویاً رحمہ اللہ [۲۷۲/۲]
- لؤلؤ بن أحمد بن عبد اللہ ابو الدر الدمشقی المقری الفقیہ الحنفی النحوی الضریر رحمہ اللہ [م۶۷۲][۲۷۴/۲]
- محمود بن حمزہ بن نصر الکرمانی النحوی تاج القراء رحمہ اللہ [۲۸۲/۲]

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

- مرجی بن کوثر المقریء النحوی المؤدب ابو القاسم رحمہ اللہ [۲/۲۸۷]
- مظفر بن أحمد بن أحمد بن أبی غانم المصری النحوی المقری رحمہ اللہ [م۳۳۳][۲/۲۹۲]
- مکی بن ابی طالب حموش بن محمد بن مختار ابو محمد القیسی النحوی المقری رحمہ اللہ [م۴۳۷][۲/۲۹۸]
- موسی بن جریر ابو عمران الرقی المقری النحوی الضریر رحمہ اللہ [م۳۱۰][۲/۳۰۵]
- نخبة بن یحییٰ بن خلف بن نخبة الرعینی الاشبیلی الاستاذ أبو الحسن النحوی المقری رحمہ اللہ [م۵۹۱][۲/۳۱۱]
- هارون بن موسی بن شهریك القاری النحوی أبوعبد الله یعرف بالأخفش کان قیما بالقراء ات السبع رحمہ اللہ [م۲۹۲][۲/۳۱۸]
- هبة الدین سلامة بن نصر بن علی أبو القاسم الضریر المقری النحوی رحمہ اللہ [م۴۱۰][۲/۳۲۱]
- هبة الله بن منصور بن منکد الامام أبو الفضل الواسطی المقری النحوی رحمہ اللہ [م۶۴۲][۲/۳۲۳]
- یحییٰ بن سعدان بن تمام بن محمد الازدی القرطبی أبوبکر النحوی اللغوی المقری الادیب الملقب سابق الدین رحمہ اللہ [م۵۶۷][۲/۳۳۰]
- یحییٰ بن سعید بن مسعود القلنی کان مقرئاً، نحویاً، لغویاً رحمہ اللہ [۲/۳۳۱]
- یحییٰ بن المبارك بن المغیرة العدوی الامام أبو محمد الیزیدی النحوی المقری اللغوی رحمہ اللہ [م۲۰۲][۲/۳۴۱]
- یعقوب بن أحمد بن محمد بن احمد القاری الادیب البارع الکردی اللغوی ابو یوسف رحمہ اللہ [م۴۷۴][۲/۳۴۱]
- یعقوب بن عبد الرحمن بن عثمان بن یعقوب شرف الدین بن خطیب القلعة الحموی الشافعی ، النحوی المقری رحمہ اللہ [م۷۷۴][۲/۳۴۴]
- یوسف بن عبد الحمود بن عبد السلام البنی الحنبلی النحوی المقری جمال الدین رحمہ اللہ [م۷۳۶][۲/۳۵۰]
- یوسف بن علی المغربی الهدی الضریر أبو القاسم النحوی المقری رحمہ اللہ [۲/۳۵۱]
- یوسف بن عمر بن عوسجة العباسی النحوی المقری رحمہ اللہ [م۷۴۶][۲/۳۵۱]
- یوسف بن محمد بن علی بن محمد بن مسعود الجعفری نسبا أبو یعقوب فقیها فاضلاً، عارفاً، کاملاً، مقرئاً، نحویاً، محدثاً، لغویاً رحمہ اللہ [م۷۴۰][۲/۳۵۲]

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محمد فاروق حسینوی ☆

متقدمین آئمہ اسلاف میں سے قراء کرام کا تعارف

[**معجم المؤلفين فى تراجم مصنّفى الكتب العربية** للشيخ عمر رضا كحَالَه]

- أبان بن تغلب بن رباح البكرى الجريرى رحمہ اللہ [م۱۴۱ھ] [۱/۱]
- إبراهيم بن أحمد بن عبد الكافى بن على الطباطبيى رحمہ اللہ [م۸۶۳ھ][۶/۱]
- إبراهيم بن أحمد بن عيسىٰ بن يعقوب الغافقى ، الاشبيلى رحمہ اللہ [م۶۱۷ھ][۷/۱]
- إبراهيم بن إسحاق الطبرى المالكى البغدادى رحمہ اللہ [م۳۹۳ھ][۱۲/۱]
- إبراهيم الحلبى ، الحنفى رحمہ اللہ [م۹۵۶ھ][۲۵/۱]
- إبراهيم الساقزى (أبو إسحاق) رحمہ اللہ [م بعد۱۲۳۴ھ] [۳۳/۱]
- إبراهيم بن السّرى بن سهل الزجاج رحمہ اللہ [م۳۱۱ھ][۳۳/۱]
- إبراهيم بن عبدالرزاق بن الحسن بن عبدالرزاق الانطاكى رحمہ اللہ [م۳۳۸ھ] [۴۷/۱]
- إبراهيم بن على بن محمد الاصبحى ، اليمنى المعروف بابن المبرذع رحمہ اللہ [م۶۶۷ھ] [۶۷/۱]
- إبراهيم بن عمر بن إبراهيم بن خليل الجعبرى ، الخليلى ، الشافعى رحمہ اللہ [م۷۳۲ھ][۶۹/۱]
- إبراهيم بن محمد القارى رحمہ اللہ [م۔۹۰۶ھ][۷۵/۱]
- إبراهيم بن محمد بن إبراهيم الحلبى رحمہ اللہ [م۹۵۶ھ] [۸۰/۱]
- إبراهيم بن محمد بن بهادر بن أحمد بن عبد الله القرشى المعروف بابن زقاعه رحمہ اللہ [م۸۱۶ھ][۸۹/۱]
- إبراهيم بن محمد الجمل (أبو إسحاق) رحمہ اللہ [م۱۱۰۷ھ][۹۰/۱]
- إبراهيم بن محمد السوهائى المالكى الأزهرى رحمہ اللہ [م۱۰۸۰ھ][۹۶/۱]
- إبراهيم بن محمد الغراوى النجفى رحمہ اللہ [م۱۳۰۴ھ][۱۰۴/۱]
- إبراهيم بن موسىٰ بن بلال بن عمران بن مسعود الكركى رحمہ اللہ [م۸۵۳][۱۱۸/۱]
- أحمدبن إبراهيم الاركلي الرومى رحمہ اللہ [م۱۱۶۲] [۱۳۴/۱]
- أحمد بن إبراهيم بن داؤد المقرى المعروف بابن البرهان رحمہ اللہ [م۷۳۸ھ] [۱۳۷/۱]
- أحمد بن أحمد بن أحمدبن عامر السلمى الاندلسى رحمہ اللہ [م۷۴۷ھ] [۱۴۵/۱]

☆ فاضل كلية الشريعة، جامعہ لاہور الاسلامیہ ورکن مجلس التحقیق الاسلامی، لاہور

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

- أحمد بن إسماعيل بن عبد الله بن محمد بن محمد بن محمد بن حامد البغدادى المقرى رحمه الله [۱/۱۶۵]
- أحمد بن إسماعيل بن يوسف بن محمد بن العباس القزوينى رحمه الله [م۵۹۰ھ][۱/۱۶۷]
- أحمد بن الحسن بن على بن الزيات الكلاعى المالقي رحمه الله [م۷۲۸ھ] [۱/۱۹۵]
- أحمد بن حسين بن حسن بن على ابن على بن رسلان الرملى رحمه الله [م۸۴۴ھ][۱/۲۰۴]
- أحمد بن الحسين الدينورى ، الكسار رحمه الله [م۴۳۳ھ][۱/۲۰۵]
- أحمد بن الحسين بن مهران الأصبهائى ثم النيسابورى رحمه الله [م۳۸۱ھ] [۱/۲۰۸]
- أحمد بن خالد بن مصطفى ادهمان رحمه الله [م۱۳۴۵ھ] [۱/۲۱۴]
- أحمد بن رضوان بن محمد بن [جالينوس) أحمد بن إسحاق بن عطيه بن عبد الله بن سعد التميمى الصيدلانى رحمه الله [م۴۲۳ھ][۱/۲۲۳]
- أحمد بن السماح البقرى الشافعى رحمه الله [م بعد۔۱۱۱۳ھ][۱/۲۳۹]
- أحمد بن صالح بن منصور الادهمى الطرابليسى رحمه الله [م۱۱۵۹ھ] [۱/۲۵۳]
- أحمد بن الصقر بن ثابت الطائى المنبجى رحمه الله [م۳۶۶ھ][۱/۲۵۴]
- أحمد بن عبدالسلام بن طاهر العلمى السريفى الصنعافى رحمه الله [م بعد۔۱۳۴۳ھ][۱/۲۷۴]
- أحمد بن عبدالعزيز بن هشام بن أحمد ابن غزوان الفهرى رحمه الله [م بعد۵۵۳ھ][۱/۲۷۶]
- أحمد بن عبد القادر بن سعيد بن أحمد بن عبدالقادر الأموى الأشبيلى رحمه الله [م۴۲۰ھ]
- أحمد بن عبد الله بن الزبير الخابورى الحلبى الشافعى رحمه الله [م۶۹۰ھ][۱/۲۸۹]
- أحمد الاندلسى ، أحمد بن عبد الله بن طالب الاندلسى رحمه الله [م۴۳۹ھ] [۱/۲۹۴]
- أحمد بن عبد الله بن محمد بشيرخان القارى رحمه الله [م۱۳۵۹ھ] [۱/۲۹۸]
- أحمد بن عبد النور بن أحمد بن راشد المالقى المالكى المعروف بابن عبدالنور رحمه الله [م۷۰۲ھ][۱/۳۰۵]
- أحمد منلا زاده ، أحمد بن عثمان السمرقندى ، الخطابى الشافعى رحمه الله [م بعد۹۰۱ھ][۱/۳۱۰]
- أحمد بن على بن أحمد بن خلف الغرناطى يعرف بابن الباذش رحمه الله [م۵۴۲ھ][۱/۳۱۶]
- أحمد بن على بن أحمد الباغانى الربيعى الاندلسى رحمه الله [م۴۱۰ھ] [۱/۳۱۶]
- أحمد بن على بن أبى بكر الشارمساحى ، القاهرى ، الشافعى رحمه الله [م۸۵۵ھ][۱/۳۲۰]
- أحمد بن على بن أبى جعفر بن صالح البيهقى رحمه الله [م۵۴۴ھ] [۲/۴]
- أحمد بن على بن عبدالرحمن الكنانى البلبسيى رحمه الله [م۷۷۹ھ] [۲/۱۰]
- أحمد بن على بن عبدالله البغدادى رحمه الله [م۴۷۶ھ][۲/۱۳]
- أحمد بن على بن عبيدالله بن عمر بن سوار البغدادى رحمه الله [م۴۹۶ھ] [۲/۱۴]

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

- أحمد بن على المحلى القاهرى رحمه الله [م٦٧٢ھ] [١٨/٢]
- أحمد بن على بن محمد بن على بن شكر الاندلسى رحمه الله [م٦٤٠ھ] [٢٠/٢]
- أحمد بن عمار بن ابى العباس المهدوى المغربى [م٤٤٠ھ] رحمه الله [٢٧/٢]
- أحمد بن ابى عمر الاندرابى المعروف بأحمد الزاهد رحمه الله [م٤٧٠ھ] [٢٩/٢]
- أحمد بن عمر الاسقاطى المصرى رحمه الله [م١١٥٩ھ] [٢٩/٢]
- أحمد بن أبى عمر الخراسانى رحمه الله [م بعد٥٠٠ھ] [٣٠/٢]
- أحمد بن أبى الفتح الحكمى المقرى رحمه الله [م١٠٤٤ھ] [٤٣/٢]
- أحمد بن الفضل بن محمد بن أحمد بن محمد بن جعفر الباطرقانى رحمه الله [م٤٦٠ھ][٤٥/٢]
- أحمد بن مبارك بن محمد بن على السجلماسى رحمه الله [م١١٥٦ھ][٥٦/٢]
- أحمد بن محمد بن إبراهيم الثعلبى النيسابورى رحمه الله [م٤٣٧ھ][٦٠/٢]
- أحمد بن محمد بن أحمد بن الحسن بن معيد الاصبهانى رحمه الله [م٣٩٣ھ][٦٨/٢]
- أحمد بن محمد بن أحمد بن عبد الغنى الدمياطى الشافعى بالبناء رحمه الله [م١١١٧ھ][٧١/٢]
- أحمد بن محمد بن أبى بكر بن عبد الملك بن أحمد بن محمد بن محمد بن حسين بن على القسطلانى رحمه الله [م٩٢٣ھ][٨٥/٢]
- أحمد بن محمد بن حسن بن محمد بن خضر الصدفى الشاطبى رحمه الله [م٦٧٤ھ] [١٩/٢]
- أحمد بن محمد بن سعيد بن حرب المسيلى رحمه الله [١٠٦/٢]
- أحمد بن محمد بن سعيد اليمنى الشرعبى رحمه الله [م٨٣٩ھ][١٠٧/٢]
- أحمد بن محمد بن عبدالكريم بن محمد بن أحمد بن عبدالكريم الاشمونى رحمه الله [١٢١/٢]
- أحمد بن محمد بن عبد الله المعافرى رحمه الله [١٢٤/٢]
- أحمد بن محمد بن عبدالولى بن جبارة المرداوى المقدسى رحمه الله [م٧٢٨ھ] [١٢٥/٢]
- أحمد بن محمد بن على بن محمد السنير بالحلوانى الشافعى رحمه الله [م١٣٠٧ھ] [١٣٤/٢]
- أحمد بن محمد بن على المليوطى، الأنصارى الجيانى رحمه الله [م٦٢٧ھ][١٣٥/٢]
- أحمد بن محمد بن محمد الجزرى، الشافعى رحمه الله [م بعد۔٨٣٢ھ][١٤٨/٢]
- أحمد بن محمد بن محمد المعروف بابن العياش رحمه الله [م٦٢٨ھ][١٥٣/٢]
- أحمد بن محمدبن محمد بن محمد بن محمد القيسى رحمه الله [م٦٤٣ھ] [١٥٣/٢]
- أحمد بن محمد المغنيساوى، الرومى رحمه الله [م بعد١٠٨٩ھ][١٥٩/٢]
- أحمد بن محمد بن أبى المكارم الواسطى الخياط المعروف بابن دلة رحمه الله [٦٥٣ھ][١٦٠/٢]
- أحمد بن محمود (فخر الدين، أبو محمد) رحمه الله [م٧٣٢ھ] [١٧١/٢]
- أحمد بن محمود [شمس الدين) رحمه الله [م٦٤٣ھ][١٧١/٢]
- أحمد بن مسرور بن عبدالوهاب الخباز رحمه الله [م٤٤٢ھ][١٧٥/٢]

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

- أحمدبن مطرف الطائی المغربی رحمہ اللہ[م۳۵۰ھ] [۱۸۰/۲]
- أحمد بن منذر بن جهور الأشبیلی المالکی رحمہ اللہ[م۶۱۵ھ][۱۸۲/۲]
- أحمد بن موسیٰ بن العباس بن مجاهد التمیمی البغدادی رحمہ اللہ[م۳۲۴ھ][۱۸۸/۲]
- أحمد بن النضر بن عبدالوهاب النیسابوری رحمہ اللہ[م۲۸۱ھ] [۱۹۶/۲]
- أحمدبن هبة الله بن أحمد الجزری رحمہ اللہ[م بعد۷۰۵ھ][۱۹۸/۲]
- أحمد بن وهبان المعروف بابن افضل الزمان رحمہ اللہ[م۵۸۵ھ] [۱۹۹/۲]
- أحمد بن یعقوب الأنطاکی و یعرف بالتائب رحمہ اللہ[م بعد۳۲۰ھ] [۲۰۷/۲]
- أحمد بن یوسف بن الحسن بن رافع بن الحسن بن سویدان الشیبانی، الموصلی، الکواشی رحمہ اللہ[م۶۸۰ھ][۲۰۹/۲]
- أحمد بن یوسف الحصکفی، السندی، الحلبی، الشافعی رحمہ اللہ[م۸۹۵ھ] [۲۱۰/۲]
- أحمد بن یوسف بن عبد الدائم بن محمد الحلبی، نزیل القاهرة،المعروف بالسمین رحمہ اللہ[م۷۵۶ھ][۲۱۱/۲]
- إدریس بن عبد الله بن عبد القادر بن أحمد ابن عیسی الحسینی، الادریسی، الدغیری المقلب البکراوی رحمہ اللہ[م۱۲۵۹][۲۱۷/۲]
- إدریس بن محمد بن أحمد الإدریسی المعروف بالمنجرة رحمہ اللہ[م۱۱۳۷ھ][۲۱۸/۲]
- إسحاق بن البهلول بن حسان بن سنان التنوخی، الأنباری رحمہ اللہ[م۲۵۲ھ] [۲۳۱/۲]
- إسحاق بن یوسف الأزرق (ابومحمد) رحمہ اللہ[م۱۹۵ھ] [۲۳۹/۲]
- إسعد بن الحسین بن سعد بن علی بن بندار السزدی (أبوذر) رحمہ اللہ[م بعد۵۷۹ھ] [۲۴۶/۲]
- إسماعیل بن ابراهیم بن محمد بن عبدالرحمن السرخسی رحمہ اللہ[م۴۱۴ھ] [۲۵۶/۲]
- إسماعیل بن احمد جعفر رحمہ اللہ[م بعد۱۰۴۴ھ][۲۵۹/۲]
- إسماعیل بن احمد بن عبد الله الحیری النیسابوری رحمہ اللہ[م۴۳۰ھ] [۲۶۰/۲]
- إسماعیل بن اسحاق بن اسماعیل بن حماد بن زید بن درهم الازدی رحمہ اللہ[م۲۸۲ھ][۲۶۱/۲]
- إسماعیل بن محمد بن ابی بکر بن عبدالله بن علی بن عطیة الشغدری الشاوری یعرف بابن المقری رحمہ اللہ [م۸۳۷ھ][۲۶۲/۲]
- إسماعیل بن جمعه بن عبدالرزاق السامری رحمہ اللہ[م۶۸۵ھ] [۲۶۳/۲]
- إسماعیل بن خلف بن سعید بن عمران الانصاری الاندلسی المصری رحمہ اللہ [م۴۵۵ھ] [۲۶۸/۲]
- إسماعیل بن علی بن الحسین بن محمد الرازی السمان، المعتزلی رحمہ اللہ[م۴۴۳ھ][۲۸۱/۲]
- إسماعیل بن علی بن سعد الواسطی رحمہ اللہ[م۶۹۰ھ] [۲۸۱/۲]

رُشد

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

- إسماعيل بن على بن محمد بن مواهب (ابو محمد) رحمہ اللہ [م۶۰۳ھ][۲۸۲/۲]
- إسماعيل بن محمد بن اسماعيل الفقاعى الحموى رحمہ اللہ [م۷۱۵ھ][۲۸۹/۲]
- إسماعيل بن محمد بن بردس بن نصر بن بردس ابن ارسلان رحمہ اللہ [م۷۸۶ھ][۲۹۰/۲]
- أمين بن مصطفى الكيلانى رحمہ اللہ [م۱۳۶۲ھ] [۱۴/۳]
- بركات بن أحمد بن محمد بن يوسف الدمشقى الشافعى الشهير بابن الكيال رحمہ اللہ [م۹۲۹ھ][۴۱/۳]
- بكار بن أحمد بن بكار البغدادى (ابو عيسىٰ) رحمہ اللہ [م۳۵۲ھ] [۵۴/۳]
- أبوبكر عبدالله بن ايدغدى بن عبدالله الشمسى الشهير بابن الجن رحمہ اللہ [م۷۶۹ھ] [۵۹/۳]
- أبوبكر بن البرهان الضجاعى رحمہ اللہ [م بعد۸۹۹ھ] [۶۰/۳]
- أبوبكر بن ابى طالب العبسى رحمہ اللہ [م۴۳۸ھ] [۶۴/۳]
- أبوبكر بن محمد بن يوسف القارى الدمشقى الشافعى رحمہ اللہ [م۹۴۵ھ] [۷۵/۳]
- جعفر بن ابراهيم بن جعفر بن سليمان بن زهير بن حريز بن عريف بن فضل بن فاضل السنهورى رحمہ اللہ [م۸۹۴ھ][۱۳۱/۳]
- جعفر بن أحمد الحسين بن أحمد بن جعفر السراج رحمہ اللہ [م۵۰۰ھ] [۱۳۱/۳]
- جعفر بن على بن هبة الله بن جعفر بن يحيىٰ ابن منير الهمدانى الاسكندرى رحمہ اللہ [م۶۳۶ھ][۱۴۲/۳]
- جعفر بن مكى بن جعفر الموصلى رحمہ اللہ [م۷۱۳ھ] [۱۵۱/۳]
- حامد بن على بن حسنويه القزوينى رحمہ اللہ [م بعد۶۰۰ھ][۱۸۰/۳]
- حسن بن احمد بن الحسن بن أحمد بن محمد ابن سهل بن سلمة العطار رحمہ اللہ [م۱۹۷ھ][۱۹۷/۳]
- الحسن بن أحمد بن عبدالغفار بن محمد بن سليمان بن ابان الفارسى الفسوى رحمہ اللہ [م۳۷۷ھ][۲۰۰/۳]
- الحسن بن جعفر بن حسن بن نجم الدين الأعرصى العاملى رحمہ اللہ [م۹۳۳ھ][۲۱۲/۳]
- الحسن بن جعفر بن عبدالصمد بن المتوكل على الله العباسى الهاشمى رحمہ اللہ [م۵۵۴ھ][۲۱۳/۳]
- الحسن بن الخطير الفارسى، النعمانى المعروف بالظهير رحمہ اللہ [م۵۹۸ھ] [۲۲۲/۳]
- الحسن بن خلف بن عبدالله القيروانى (أبوعلى) رحمہ اللہ [م۵۱۴ھ][۲۲۲/۳]
- الحسن بن داؤد بن الحسن بن عون بن منذر بن صبيح القرشى المعروف بالنقار رحمہ اللہ [م۳۵۲ھ][۲۲۳/۳]

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

- حسن بن السبزواری رحمه الله [م بعد ١٠٨٦ھ][٢٢٧/٣]
- الحسن بن شهاب بن الحسن بن شهاب العكبرى رحمه الله [م ٤٢٨ھ] [٢٣٠/٣]
- الحسن بن صافی بن عبدالله بن نزارالبغدادی الملقب بملك النجاة رحمه الله [م ٥٦٨ھ][٢٣٠/٣]
- حسن بن عبد الله بن حسن و يعرف بابن الاشيرى (ابو على) رحمه الله [م بعد ٥٤٠ھ][٢٣٨/٣]
- الحسن بن عبد الله بن المرزبان السيرافی رحمه الله [م ٣٦٨ھ][٢٤٢/٣]
- حسن بن على بن إبراهيم بن يزداد ابن هرمز الاهوازى رحمه الله [م ٤٤٦ھ][٢٤٧/٣]
- الحسن بن على بن أحمد بن عبد الله المنطاوى الشافعى، الشهيربالمدابغى رحمه الله [م ١١٧٠ھ][٢٤٨/٣]
- الحسن بن على بن ثابت المقرى رحمه الله [م ٣٧٨ھ] [٢٥٠/٣]
- الحسن بن على بن خلف القرطبى الأموي رحمه الله [م ٦٠٢ھ][٢٥٣/٣]
- الحسن بن على بن سعيد العمانى (أبو محمد) رحمه الله [م بعد ٥٠٠ھ] [٢٥٤/٣]
- الحسن بن على العوفى، البدرى، الحجازى، الازهرى رحمه الله [م ١٢١٤ھ] [٢٥٧/٣]
- حسن بن قاسم بن عبد الله بن على المرادى المراكشى المالكى المعروف بابن أم قاسم رحمه الله [م ٧٥٥ھ][٢٧١/٣]
- الحسن بن القاسم الواسطى ويعرف أيضاً بامام الحرمين رحمه الله [م ٤٦٨ھ] [٢٧١/٣]
- الحسن بن محمد بن إبراهيم البغدادى المالكى رحمه الله [م ٤٥٨ھ] [٢٧٤/٣]
- الحسن بن محمد بن إبراهيم البورباری رحمه الله [م ٥٢٧ھ] [٢٧٤/٣]
- حسن بن محمد باقر القره باغی رحمه الله [م بعد ١٢٦٥ھ][٢٧٧/٣]
- الحسن بن محمد بن حبيب بن أيوب النيسابورى رحمه الله [م ٤٠٦ھ] [٢٧٨/٣]
- الحسن بن محمد بن أحمد بن عبد الله بن مسعود الدراوی رحمه الله [م ١٠٠٦ھ] [٢٨٥/٣]
- الحسين بن أحمد بن الحسين بن أحمد بن على بن محمد بن سليمان بن صالح الصياغی رحمه الله [م ١٢٢١ھ][٣٠٨/٣]
- حسين بن إسكندر الرومى رحمه الله [م ١٠٨٤ھ] [٣١٤/٣]
- الحسين بن عبدالعزيز بن محمد القرشى الفهرى رحمه الله [م ٦٧٩ھ] [١٧/٤]
- حسين بن عبدالعلام بن عبد الله الصيادى الرفاعى رحمه الله [م ١١٤٦ھ] [١٧/٤]
- الحسن بن عبد الله بن مسعود الشبامى المسعودى رحمه الله [م ق ١١٤٦ھ][٢٤/٤]
- الحسين بن عثمان بن ثابت البغدادى الضرير رحمه الله [م ٣٧٨ھ] [٢٦/٤]
- حسين بن أبى العز بن رشيد الهمدانى رحمه الله [م ٦٤٣ھ][٢٦/٤]
- الحسين بن على بن أحمد بن عبدالله البغدادى سبط الخياط رحمه الله [م ٥٤١ھ] [٢٧/٤]

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

- الحسین بن مبارك بن محمد بن یحییٰ بن مسلم(مسلمہ)بن موسیٰ بن عمران البریعی رحمہ اللہ [م۶۳۱ھ][۴۲/۴]
- الحسین بن محمد بن عبدالوھاب بن احمد ابن محمد بن الحسین بن عبیداللہ بن القاسم المعروف بالبارع رحمہ اللہ [م۵۴۲ھ][۵۴/۴]
- أبوالحسین بن محمد بن محمد بن یعقوب بن إسماعیل بن الحجاج الحجاجی رحمہ اللہ [م۳۶۸ھ][۵۷/۴]
- خلیل بن عثمان بن عبدالرحمن بن عبدالجلیل القرافی المعروف بابن المشیب رحمہ اللہ [م۸۰۱ھ][۱۲۴/۴]
- خلیل محمد غنیم الشھیر بالجناینی رحمہ اللہ [م۱۳۴۷ھ] [۱۲۷/۴]
- رضوان بن محمد بن سلیمان المخللاتی رحمہ اللہ [م۱۳۱۱ھ] [۱۶۵/۴]
- زکریا بن یحییٰ الکلائی القرطبی رحمہ اللہ [م۳۰۰ھ][۱۸۴/۴]
- زھیر بن حسن بن علی السرکسی الشافعی رحمہ اللہ [م۴۵۴ھ][۱۸۶/۴]
- زید بن الحسن بن زید بن الحسن بن سعید بن عصمہ بن حمیر بن حارث الکندی رحمہ اللہ [م۶۱۳ھ][۱۸۹/۴]
- سعد بن محمد بن صبیح العسانی، القیروانی، القیراطی رحمہ اللہ [م۳۰۰ھ][۲۱۳/۴]
- سعد اللہ بن غنائم بن علی الحموی الضریر رحمہ اللہ [م۶۱۴ھ] [۲۱۶/۴]
- سلامة بن عبدالباقی بن سلامة الانباری رحمہ اللہ [م۵۹۰ھ] [۲۳۶/۴]
- سلیمان الحمزوری رحمہ اللہ [م بعد۱۱۹۸ھ][۲۵۷/۴]
- سھل بن محمد بن أحمد بن الحسین طاھر الاصبھائی رحمہ اللہ [م۵۴۳ھ] [۲۸۴/۴]
- سھل بن محمد بن عثمان بن یزید الجشمی السجستانی رحمہ اللہ [م۲۵۵ھ] [۲۸۵/۴]
- شریح بن محمد بن شریح بن أحمد بن شریح الرعینی رحمہ اللہ [م۵۳۹ھ] [۲۹۹/۴]
- شعیب بن عیسیٰ بن علی بن جابر الیابری رحمہ اللہ [م۵۳۹ھ][۳۰۲/۴]
- صالح بن زیاد بن عبد اللہ بن الجارود السوسی رحمہ اللہ [م۲۶۱ھ] [۷/۵]
- صالح بن عبد اللہ الازھری رحمہ اللہ [م۹۹۱ھ] [۸/۵]
- صدقة السلمه بن حسین بن یدران المسحرائی رحمہ اللہ [م۸۲۵ھ] [۱۸/۵]
- طاھر بن أحمد النحوی (ابوالحسن) رحمہ اللہ [م۳۸۰ھ] [۳۳/۵]
- طاھربن عبد المنعم بن عبداللہ بن غلبون بن مبارك (أبوالحسن) رحمہ اللہ [م۳۹۹ھ][۳۷/۵]
- طاھربن عمر بن إبراھیم بن أحمد الاصبھانی رحمہ اللہ [۳۸/۵]
- العاص بن خلف بن محرز الاشبیلی رحمہ اللہ [م۴۷۰ھ] [۵۱/۵]

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

- العاضی بن خلف بن محرز [ابو الحکم] رحمہ اللہ [م۴۷۰ھ] [۵۲/۵]
- عباس بن فضل الانصاری الواقفی رحمہ اللہ [م۱۸۶ھ] [۶۳/۵]
- عبدالأحد بن محمد بن عبدالأحد بن عبدالرحمن بن عبدالخالق الحرانی رحمہ اللہ [م۸۰۳ھ] [۶۶/۵]
- عبد الباسط بن أحمد المکی رحمہ اللہ [م۸۵۳ھ] [۶۷/۵]
- عبد الجبار بن أحمد بن عمر بن الحسن الطرسوسی ویعرف بالطویل رحمہ اللہ [م۴۲۰ھ] [۷۹/۵]
- عبد الباسط بن علی عنیم المرشدی رحمہ اللہ [م بعد ۱۰۵۸ھ] [۸۶/۵]
- عبدالحکیم الأفغانی، القندهاری رحمہ اللہ [م۱۳۲۶ھ] [۹۴/۵]
- عبدالحمید بن منصور بن أحمد بن إبراهیم ابن منصور العراقی رحمہ اللہ [م بعد ۴۲۰ھ] [۱۰۵/۵]
- عبدالخالق بن علی بن محمد باقی المزجاجی الزبیدی الیمنی رحمہ اللہ [م۱۱۸۱ھ] [۱۱۰/۵]
- عبدالدائم بن علی الحدیدی القاهری الأزهری الشافعی رحمہ اللہ [م۸۷۰ھ] [۱۱۱/۵]
- عبد الرحمن بن أحمد بن الحسن بن بندار ابن جبریل بن محمد بن علی بن سلیمان بن علی رحمہ اللہ [م۴۵۴ھ] [۱۱۶/۵]
- عبدالرحمن بن أحمد بن علی الواسطی رحمہ اللہ [م۷۸۱ھ] [۱۲۱/۵]
- عبدالرحمن بن أحمد بن احمد بن محمد بن محمد یوسف بن علی بن عیاش الدمشقی المکی رحمہ اللہ [م۸۵۳ھ] [۱۲۲/۵]
- عبدالرحمن بن إسماعیل بن ابراهیم بن ابی بکر بن عباس المقدسی الدمشقی رحمہ اللہ [م۶۶۵ھ] [۱۲۵/۵]
- عبدالرحمن بن الحسن الرازی رحمہ اللہ [م۴۵۴ھ] [۱۳۴/۵]
- عبدالرحمن بن الحسن بن سعید الخزرجی الاندلسی القرطبی رحمہ اللہ [م۴۴۶ھ] [۱۳۴/۵]
- عبدالرحمن بن حسن بن عمر الاجهوری المصری الازهری المالکی رحمہ اللہ [م۱۱۹۸ھ] [۱۳۵/۵]
- عبد الرحمن بن عبد الله بن أحمد بن أصبغ الخثعیمی، السهیلی رحمہ اللہ [م۵۸۱ھ] [۱۴۷/۵]
- عبدالرحمن بن عبد الله بن أحمد بن محمد البعلی رحمہ اللہ [م۱۱۹۲ھ] [۱۴۷/۵]
- عبدالرحمن بن عبدالمجید بن اسماعیل بن عثمان بن یوسف بن حسین بن حفص الاسکندری رحمہ اللہ [م۶۳۶ھ] [۱۵۴/۵]
- عبدالرحمن بن عبد المحسن بن عمر بن عبد المنعم الواسطی الرفاعی رحمہ اللہ [م۷۴۴ھ] [۱۵۴/۵]

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

- عبدالرحمن بن عتیق بن خلف القرشی الصقلی المعروف بابن الفحام رحمہ اللہ [م۵۱۶ھ] [۱۵۳/۵]
- عبدالرحمن بن محمد بن عبدالرحمن اللخمی الاشبیلی الافریقی رحمہ اللہ [م۵۳۰ھ][۱۷۸/۵]
- عبدالرحمن بن محمد بن عبدالسمیع بن عبداللہ بن عبدالسمیع القرشی الهاشمی رحمہ اللہ [م۶۲۱ھ][۱۸۰/۵]
- عبدالرحمن بن محمد النحراوی المصری الشهیر بالمقری رحمہ اللہ [م۱۲۱۰ھ][۱۹۳/۵]
- عبدالرحمن بن مروان بن عبدالرحمن القنازعی القرطبی المالکی رحمہ اللہ [م۴۱۳ھ][۱۹۴/۵]
- عبدالرحمن بن موسیٰ المغربی المالکی رحمہ اللہ [م۱۷۹ھ][۱۹۶/۵]
- عبدالرضا بن احمد بن خلیفه المقری الکاظمی رحمہ اللہ [م۱۱۲۰ھ][۲۲۰/۵]
- عبدالسلام بن عبدالرحمن بن محمد بن عبدالرحمن المعروف بابن برجان رحمہ اللہ [م۱۲۹۵ھ][۲۲۶/۵]
- عبدالسلام بن عبد اللہ بن محمد بن علی ابن تیمیه الحرانی رحمہ اللہ [م۶۵۳ھ][۲۲۷/۵]
- عبدالسلام بن علی بن عمر بن سید الناس الزواوی المالکی رحمہ اللہ [م۶۸۱ھ] [۲۲۸/۵]
- عبدالصمد التبریزی رحمہ اللہ [م۷۶۵ھ] [۲۳۴/۵]
- عبدالظاهر بن نشوان بن عبدالظاهر بن نجدة الجذامی الزنباعی رحمہ اللہ [م۶۴۹ھ][۲۳۸/۵]
- عبد العزیز بن عبدالواحد بن محمد بن موسیٰ المغربی المکناسی المالکی رحمہ اللہ [م۹۶۴ھ][۲۵۴/۵]
- عبدالعزیز بن علی بن عبدالعزیز بن عبدالمحمود البغدادی رحمہ اللہ [م۸۴۶ھ] [۲۵۴/۵]
- عبدالعزیز بن محمد بن ابراهیم بن الواثق ابن المعتصم الهاشمی رحمہ اللہ [م۳۵۰ھ][۲۵۷/۵]
- عبدالعزیز بن عبدالقوی بن عبداللہ بن سلامة بن سعد المنذری الشامی رحمہ اللہ [م۶۵۶ھ] [۲۶۴/۵]
- عبدالغنی بن القاسم بن الحسن المصری الحجازی المدنی الشافعی رحمہ اللہ [م۵۸۲ھ] [۲۷۶/۵]
- عبدالقادر بن خلیل بن عبداللہ الرومی الحنفی الاصل المدنی المعروف بکدك رحمہ اللہ [م۱۱۸۹ھ][۲۸۷/۵]
- عبدالکریم بن عبدالصمد بن محمد بن علی ابن محمد القطان الشافعی الطبری رحمہ اللہ [م۴۷۸ھ][۳۱۶/۵]
- عبدالکریم بن عبدالقادر بن عمر بن محمد بن علی بن محمد بن إبراهیم الجعبری رحمہ اللہ [م۹۳۳ھ][۳۱۷/۵]

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

- عبدالکریم بن عبدالکریم بن بدیل الخزاعی، الجرجانی رحمہ اللہ [م۳۷۹ھ] [۳۱۷/۵]
- عبد اللہ بن ابراهیم بن محمود بن رفیعا الجدری الحنبلی رحمہ اللہ [م۷۲۹ھ] [۱۹/۶]
- عبد اللہ بن ابراهیم بن مهدی العمری البغدادی ثم المصری رحمہ اللہ [م۳۰۷ھ] [۱۹/۶]
- عبد اللہ بن احمد بن بشر (بشیر) بن ذکوان بن عمرو بن حسان بن داود القرشی رحمہ اللہ [م۲۴۲ھ][۲۱/۶]
- عبد اللہ بن أحمد بن علی بن احمد الکوفی الهمدانی المعروف بابن الفصیح رحمہ اللہ [م۷۴۵ھ][۲۸/۶]
- عبد اللہ بن آی دوغدی المعروف بابن الجندی رحمہ اللہ [م۷۶۹ھ] [۳۶/۶]
- عبد اللہ بن الحسن بن أحمد بن یحییٰ بن عبداللہ الانصاری القرطبی رحمہ اللہ [م۶۱۱ھ][۴۲/۶]
- عبد اللہ بن الحسین بن حسنون، السامری (أبو أحمد) رحمہ اللہ [م۳۸۶ھ] [۴۵/۶]
- عبد اللہ بن الحسین بن عبداللہ بن الحسین العکبری الاصل البغدادی رحمہ اللہ [م۶۱۶ھ][۴۶/۶]
- عبد اللہ بن زید بن الحارث الحضرمی البصری رحمہ اللہ [م۱۲۷ھ] [۵۵/۶]
- عبد اللہ بن سلیم بن عبداللہ المنجد الدمشقی الشافعی رحمہ اللہ [م۱۳۵۹ھ] [۵۹/۶]
- عبد اللہ بن سلیمان بن الاشعث بن اسحاق ابن بشیربن شداد بن عمر بن عمران السجستانی رحمہ اللہ [م۳۱۶ھ][۶۰/۶]
- عبد اللہ بن سلیمان بن داود بن حوط اللہ الانصاری الحارثی الاندلسی رحمہ اللہ [م۶۱۲ھ][۶۱/۶]
- عبد اللہ بن سهل بن یوسف رحمہ اللہ [م۴۸۰ھ] [۶۲/۶]
- عبد اللہ بن عبدالرحمن الحنبلی المیقاتی الحلبی رحمہ اللہ [م۱۲۲۳ھ] [۶۸/۶]
- عبد اللہ بن عبدالرحمن الکلیتی، الحلبی رحمہ اللہ [م۱۳۰۳ھ] [۷۱/۶]
- عبد اللہ بن عبدالمؤمن بن الوجیه بن عبداللہ بن علی بن المبارك التاجر الواسطی رحمہ اللہ [م۷۴۰ھ][۷۹/۶]
- أبوعبد اللہ الفاسی رحمہ اللہ [م۶۵۷ھ] [۱۰۰/۶]
- عبد اللہ بن محمد صالح رحمہ اللہ [م۱۲۵۲ھ] [۱۲۳/۶]
- عبد اللہ بن محمد بن عبد اللہ الحسنی المغربی الاصل ثم القاهری، الشافعی المعروف بالطبلاوی رحمہ اللہ [م۱۲۷ھ][۱۲۷/۶]
- عبد اللہ بن محمد عبد اللہ بن عمر النکزاوی (البکراوی) رحمہ اللہ [م۶۸۳ھ] [۱۲۹/۶]
- عبد اللہ بن محمد بن عیسیٰ المقری (ابوعبدالرحمن) رحمہ اللہ [م۳۰۶ھ] [۱۳۵/۶]

www.KitaboSunnat.com

- عبد اللہ بن محمدبن هبة الله بن مطهر بن على بن ابى عصرون التميمى رحمہ اللہ [م۵۸۵ھ] [۱۴۳/۶]
- عبد اللہ بن محمد اليكشهرى رحمہ اللہ [م۱۱۵۹ھ] [۱۴۵/۶]
- عبد اللہ بن نصر بن محمد بن ابى بكر الحرانى رحمہ اللہ [م۶۲۴ھ] [۱۵۹/۶]
- عبد اللہ بن وهب بن مسلم القرشى بالولا ، المصرى رحمہ اللہ [م۱۹۷ھ] [۱۶۲/۶]
- عبد اللہ بن يحيیٰ بن المبارك العدوى البغدادى المعروف باليزيدى رحمہ اللہ [م۲۳۷ھ][۱۶۳/۶]
- عبدالملك بن بكران بن عبدالله بن العلاء النهروانى القطان رحمہ اللہ [م۴۰۴ھ] [۱۸۰/۶]
- عبدالملك بن على بن ابى المنى الحلبى ، البابى ، الشافعى رحمہ اللہ [م۸۳۵ھ] [۱۸۶/۶]
- عبدالمنعم بن عبيدالله بن غلبون بن المبارك الحلبى الشافعى رحمہ اللہ [م۳۸۹ھ][۱۹۴/۶]
- عبدالمؤمن بن خلف بن ابى الحسن بن شرف بن الخضربن موسیٰ الدمياطى رحمہ اللہ [م۷۰۵ھ][۱۹۷/۶]
- عبدالنبى الشيرازى الإمامى رحمہ اللہ [م۱۳۵۴ھ] [۲۰۰/۶]
- عبدالواحد بن الحسين بن أحمد بن عثمان ابن شيطا البغداد رحمہ اللہ [م۴۰۵ھ] [۲۰۷/۶]
- عبدالواحد بن عمر بن محمد بن ابى هاشم البغدادى ، البزار (أبوطاهر) رحمہ اللہ [م۳۴۹ھ] [۲۱۱/۶]
- عبدالواحد بن محمد الغافقى ، الباهلى ، الاندلسى ، المالكى رحمہ اللہ [ت۔۷۵۰ھ][۲۱۲/۶]
- عبد الواحد بن محمد بن على بن ابى السداد الاموى الشهير بالمالقى رحمہ اللہ [م۷۰۵ھ] [۲۱۲/۶]
- عبدالوهاب بن محمد المالكى (ابوالفتح ابن الصابونى) رحمہ اللہ [م۵۵۶ھ] [۲۳۰/۶]
- عبدالوهاب بن يوسف بن ابراهيم الدمشقى رحمہ اللہ [م۷۸۲ھ] [۲۳۱/۶]
- عبيد بن عمر بن أحمد العبسى ، الشافعى رحمہ اللہ [م۳۵۹ھ] [۲۳۴/۶]
- عبيد الله بن عمر بن احمد بن محمد بن جعفر القيس الشافعى رحمہ اللہ [م۳۶۰ھ] [۲۴۱/۶]
- عبيدالله بن عمر البغدادى [ابوالقاسم) رحمہ اللہ [م۳۶۵ھ] [۲۴۲/۶]
- عبيدالله بن عمر بن هشام الحضرمى الاشبيلى رحمہ اللہ [م۵۵۰ھ] [۲۴۲/۶]
- عبدالله بن محمد بن حبروالاسدى المعتزلى رحمہ اللہ [م۳۸۷ھ] [۲۴۴/۶]
- عتيق بن على بن منصور بن عبدالله (ابوبكر) رحمہ اللہ [م۵۴۵ھ] [۲۴۸/۶]
- عثمان بن أبى بكر الكردى الاسنائى المصرى المالكى رحمہ اللہ [م۶۴۱ھ] [۲۵۱/۶]
- عثمان بن أبى بكر بن حمود الصدفى المعوف بابن الضباط رحمہ اللہ [م۴۴۲ھ] [۲۵۱/۶]
- عثمان بن سعيد بن عثمان بن سعيد بن عمر الأموى مولاهم ويعرف بالدانى رحمہ اللہ

[م۴۴۴ھ][۲۵۴/۶]

- عثمان بن علی بن عمر الخزرمی السرقوسی رحمہ اللہ [م۲۶۳ھ] [۲۶۳/۶]
- عثمان بن عمر بن ابی بکر بن علی بن محمد أبی کر بن عبد اللہ بن عمر بن عبدالرحمن ابن عبد اللہ الناشری الشافعی رحمہ اللہ [م۸۴۸ھ][۲۶۵/۶]
- عثمان بن عمر بن ابی بکر بن یونس الکردی الدوینی الاصل الاسنائی المعروف بابن حاجب رحمہ اللہ [م۶۴۶ھ][۲۶۵/۶]
- العربی بن ادریس العلیمی اللحیانی المعروف باالموساوی رحمہ اللہ [م۱۳۲۰ھ] [۲۷۶/۶]
- عزالدین الماز ندرانی، العجمی رحمہ اللہ [م۹۳۷ھ] [۲۸۰/۶]
- علی بن ابراھیم الکنانی الفیجاطی (أبوالحسن) رحمہ اللہ [م۷۲۰ھ] [۷/۷]
- علی بن احمد (علاء الدین) رحمہ اللہ [م۷۰۶ھ] [۹/۷]
- علی بن احمد بن الحسین بن أحمد بن الحسین ابن محمویہ الیزدی رحمہ اللہ [م۵۵۱ھ][۱۴/۷]
- علی بن أحمد بن عبد اللہ البغدادی (أبوالخطاب) رحمہ اللہ [م۴۷۶ھ] [۱۹/۷]
- علی بن احمد بن علی الشریشی و عرف بابن لبال رحمہ اللہ [م۵۸۳ھ] [۲۱/۷]
- علی بن احمد بن محمد بن الغزال النیسابوری (أبوالحسن) رحمہ اللہ [م۵۱۶ھ] [۲۴/۷]
- علی بن اسباط بن سالم الکوفی، الشیعی (ابوالحسن) رحمہ اللہ [م بعد ۲۹۹ھ] [۳۳/۷]
- علی الأشمونی، الشافعی (نور الدین) رحمہ اللہ [م۹۲۹ھ] [۳۸/۷]
- علی بن الحسن السنھوری، الشافعی رحمہ اللہ [م۹۱۳ھ] [۶۳/۷]
- علی بن خمسہ بن عبداللہ الاسدی الکوفی، المعروف الکسائی رحمہ اللہ [م۱۸۰ھ][۸۴/۷]
- علی بن سلطان بن محمد الھروی، القاری الحنفی رحمہ اللہ [م۱۰۱۴ھ] [۱۰۰/۷]
- علی بن سلمان بن احمد بن سلیمان الانصاری، القرطبی العباسی رحمہ اللہ [م۷۳۶ھ][۱۰۲/۷]
- علی بن سلیمان بن عبد اللہ المنصوری المصری رحمہ اللہ [م۱۱۳۴ھ] [۱۰۴/۷]
- علی بن عبدالرحمن بن محمد الخفاف المالکی الجزائری رحمہ اللہ [م۱۳۰۷ھ] [۱۲۰/۷]
- علی بن عبدالرحمن بن ھارون بن عیسیٰ بن ھارون البغدادی الشافعی رحمہ اللہ [م۴۹۷ھ] [۱۲۱/۷]
- علی بن عبدالغنی الفھری، الحصری، الضریر، القیروانی رحمہ اللہ [م۴۸۸ھ] [۱۲۵/۷]
- علی بن عبید اللہ بن نصر بن السری الزاغونی الحنبلی (ابوالحسن) رحمہ اللہ [م۵۲۷ھ][۱۴۴/۷]
- علی بن عتیق بن عیسیٰ الانصاری القرطبی رحمہ اللہ [م۵۹۸ھ] [۱۴۵/۷]
- علی بن عثمان بن عبدالقادر بن محمود بن یوسف البغدادی رحمہ اللہ [م۷۴۲ھ][۱۴۶/۷]
- علی بن عساکر بن المرجب بن العوام البطائیحی الضریر رحمہ اللہ [م۵۷۲ھ] [۱۵۰/۷]

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

- علی بن علی الاسترا باذی، المازندرانی مسکناً (عمادالدین) رحمہ اللہ [م بعد ۹۹۵ھ] [۱۵۲/۷]
- علی بن عقیل بن محمد بن عقیل البغدادی رحمہ اللہ [م ۵۱۳ھ] [۱۵۱/۷]
- علی بن عمر بن أحمد بن مهدی بن مسعود ابن النعمان بن دینار بن عبدالله البغدادی الدارقطنی رحمہ اللہ [م ۳۸۵ھ] [۱۵۷/۷]
- علی بن قاسم الاردبیلی الاصل، الخلیلی یعرف بائبه وبالبطائحی رحمہ اللہ [م ۸۹۶ھ] [۱۶۸/۷]
- علی بن محمد بن ابراهیم الدمشقی الحنائی (ابوالحسن) رحمہ اللہ [م ۴۲۸ھ] [۱۷۶/۷]
- علی بن أبی محمد بن أبی سعد بن عبد الله الواسطی المعروف بالدیوانی رحمہ اللہ [م ۷۴۳ھ] [۱۹۹/۷]
- علی بن محمد بن سلیم النوری (ابوالحسن السفاقسی) رحمہ اللہ [م ۱۱۱۷ھ] [۲۰۱/۷]
- علی بن محمد بن عبدالصمد بن عبدالأحد ابن عبدالغالب الهمدانی المصری رحمہ اللہ [م ۶۴۳ھ] [۲۰۹/۷]
- علی بن محمد بن علی بن عبدالرحمن بن عراق الشامی الحجازی رحمہ اللہ [م ۹۶۳ھ] [۲۱۸/۷]
- علی بن محمد بن علی بن فارس المعروف بالخیاط البغدادی رحمہ اللہ [م بعد ۴۵۰ھ] [۲۱۹/۷]
- علی بن محمد بن علی بن محمد بن الحسین الرباطی المعروف بابن بری رحمہ اللہ [م ۷۳۰ھ] [۲۲۰/۷]
- علی بن محمد بن ناصر الدین الطرابلسی الاصل الدمشقی رحمہ اللہ [م ۱۰۳۲ھ] [۲۳۵/۷]
- علی بن محمد بن النیسابوری المعروف بالخبازی رحمہ اللہ [م ۳۹۸ھ] [۲۳۶/۷]
- علی بن المظفر بن ابراهیم بن عمر بن زید ابن هبة الله الکندی رحمہ اللہ [م ۷۱۶ھ] [۲۴۳/۷]
- علی بن یوسف بن حری (ابن جریر) بن فضل بن معضاد بن فضل اللخمی الشطنوهی رحمہ اللہ [م ۷۱۳ھ] [۲۶۴/۷]
- عمر بن إبراهیم الدمشقی الشهیر بالمالکی رحمہ اللہ [م ۱۲۹۷ھ] [۲۷۰/۷]
- عمر بن عبدالقادر الشافعی، الارمنازی الاصل الحلبی رحمہ اللہ [م ۱۱۴۸ھ] [۲۹۲/۷]
- عمر بن عبدالمجید بن علی الازدی رحمہ اللہ [م ۶۱۶ھ] [۲۹۵/۷]
- عمر بن محمد بن حمد بن خلیل السکونی المغربی رحمہ اللہ [م ۷۱۷ھ] [۳۰۹/۷]
- عمربن محمد بن علی بن ابی نصر الشیرزی السرخسی رحمہ اللہ [م ۵۲۹ھ] [۳۱۵/۷]
- عیاش بن محمد بن عبدالرحمن بن الطفیل العبدی رحمہ اللہ [م ۵۸۵ھ] [۱۶/۸]
- عیسیٰ بن عبدالعزیز بن عیسیٰ بن عبدالواحد بن سلیمان اللخمی رحمہ اللہ [م ۶۲۹ھ] [۲۶/۸]
- عیسیٰ بن عمر الثقفی البصری رحمہ اللہ [م ۱۴۹ھ] [۲۹/۸]
- عیسیٰ بن محمد بن فتوح الهاشمی البلنسی (ابن المرابط) رحمہ اللہ [م ۶۰۳ھ] [۳۳/۸]

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

- فارس بن احمد بن موسیٰ بن عمران الحمیعی ، الضریر رحمہ اللہ [م۴۰۱ھ] [۴۵/۸]
- ابوالفتوح بن عطاء اللہ الوفائی الفضالی ، الشافعی رحمہ اللہ [م۱۰۲۰ھ][۵۴/۸]
- فتیان بن مباح بن حمد بن سلیمان بن للمبارک بن الحسین السلمی رحمہ اللہ [م۵۶۳ھ][۵۴/۸]
- فخرالدین بن المنیر ، المالکی رحمہ اللہ [م۷۳۳ھ] [۵۶/۸]
- فرج بن قاسم بن احمد بن لب (لیث) الثعلبی المالکی رحمہ اللہ [م۷۸۲ھ] [۵۸/۸]
- الفضل بن خالد المروزی [ابو معاد) رحمہ اللہ [م۲۱۱ھ] [۶۷/۸]
- أبوالفضل الخزاعی رحمہ اللہ [م۵۲۱ھ][۶۷/۸]
- الفضل بن سهل بن طاهر الحلبی (أبوالمعالی) رحمہ اللہ [م۵۴۸ھ] [۶۸/۸]
- الفضل بن شاذان بن الخلیل الازدی النیسابوری رحمہ اللہ [م۲۶۰ھ] [۶۹/۸]
- فیض اللہ بن زین العابدین البنانی رحمہ اللہ [م بعد۹۰۲ھ] [۸۵/۸]
- فیض اللہ بن مصطفی الرومی الحنفی رحمہ اللہ [م۱۲۲۹ھ] [۸۶/۸]
- القاسم بن احمد بن الموفق بن جعفر الاندلسی المریسی الورقی رحمہ اللہ [م۶۶۱ھ][۹۴/۸]
- ابوالقاسم بن دری الشاوی الاصل المکناسی الدار رحمہ اللہ [م۱۱۵۰ھ][۹۹/۸]
- القاسم بن زکریا بن یحییٰ البغدادی رحمہ اللہ [م۳۰۵ھ] [۱۰۰/۸]
- القاسم بن سلام (ابوعبید) رحمہ اللہ [م۲۲۴ھ] [۱۰۱/۸]
- قاسم بن علی بن محمد الثملی ، الفاسی المالقی رحمہ اللہ [م۸۱۱ھ] [۱۰۷/۸]
- القاسم بن الفتح بن محمد بن یوسف الفرجی الأندلسی رحمہ اللہ [م۴۵۱ھ] [۱۱۰/۸]
- القاسم بن فیرة بن خلف بن احمد الرعینی الاندلسی الشاطبی رحمہ اللہ [م۵۹۰ھ] [۱۱۰/۸]
- القاسم بن محمد بن احمد بن محمد بن سلیمان الاوسی و یعرف بابن الطیلسان رحمہ اللہ [م۶۴۲ھ][۱۱۳/۸]
- أبوالقاسم بن محرز المقری القیروانی رحمہ اللہ [م۴۵۰ھ] [ت/۱۱۳]
- أبو القاسم بن محمد المغربی السوسی المالکی رحمہ اللہ [م۱۰۳۸ھ] [ت/۱۲۴]
- مالک بن خموش القیسی (ابومحمد) رحمہ اللہ [م۴۳۷ھ] [ت/۱۶۹]
- المبارک بن احمد بن زریق الواسطی الحداد (أبوجعفر) رحمہ اللہ [م۵۹۶ھ] [ت/۱۷۰]
- محمد بن ابراهیم الحضرمی (أبوعبد اللہ) رحمہ اللہ [م۵۶۰ھ] [ت/۱۹۷]
- محمد بن ابراهیم الضریر المصری ثم العدنی الشافعی المشهور بابن الصارم رحمہ اللہ [م۸۳۹ھ][ت/۲۰۴]
- محمد بن ابراهیم بن محمد بن سعد اللہ بن المبارک الکوفی الضریر رحمہ اللہ [م۲۳۱ھ] [ت/۲۱۷]

www.KitaboSunnat.com

- محمد بن إبراهيم بن محمد بن ابى نصر الحلبى (ابوعبدالله، ابن النحاس)رحمہ اللہ [م۶۹۸ھ][ت۲۱۹]
- محمد بن إبراهيم بن يوسف بن غصن الانصارى رحمہ اللہ [م۷۲۳ھ][ت۲۲۴]
- محمد بن أحمد بن إبراهيم بن سليمان بن محمد الاصبهانى المعروف بالعسال رحمہ اللہ [م۳۴۹ھ][۲۲۶/۸]
- محمد بن أحمد بن أبراهيم الشنبوذى رحمہ اللہ [م۳۸۷ھ] [۲۲۶/۸]
- محمد أحمد الازهرى المالكى الشهير بالمبلط رحمہ اللہ [م بعد ۱۳۱۳ھ][۲۳۱/۸]
- محمد بن أحمد الانصارى الدانى (ابوعبدالله) رحمہ اللہ [م۴۷۱ھ] [۲۳۶/۸]
- محمدبن أحمد بن داود بن موسىٰ ابن مالك اللخمى رحمہ اللہ [م۷۰۲ھ] [۲۵۹/۸]
- محمد بن أحمد بن رضوان الكاتب المعروف بابن الاسكافى رحمہ اللہ [م۷۲۲ھ][۲۶۱/۸]
- محمد بن أحمد بن سعود الانصارى الدانى [أبوعبدالله) رحمہ اللہ [م بعد ۴۷۱ھ] [۲۶۳/۸]
- محمد بن أحمد بن عبدالخالق بن على ابن سالم بن مكى المصرى[ابن الصائغ) رحمہ اللہ [م۷۲۵ھ][۲۷۳/۸]
- محمد بن أحمد بن عبدالرحمن الانصارى و يعرف بابن فرقاشش رحمہ اللہ [م۵۱۲ھ][۲۷۴/۸]
- محمد بن أحمد بن عبدالرزاق الشيرازى الاصل، البغدادى، الصفار، الخياط رحمہ اللہ [م۴۹۷ھ][۲۷۶/۸]
- محمد بن أحمد بن عبد الله الضرير، الشهير بالمتولى رحمہ اللہ [م۱۳۱۳ھ][۲۸۱/۸]
- محمد بن أحمد بن عبد الله بن يحيىٰ ابن عبدالرحمن بن يوسف بن سعيد بن جزى رحمہ اللہ [۲۸۵/۸]
- محمد بن أحمد بن عبد الهادى بن عبد الحميد بن يوسف بن محمد بن قدامه المقدسى رحمہ اللہ [م۷۴۴ھ][۲۸۷/۸]
- محمد بن أحمد بن عثمان بن إبراهيم ابن عدلان بن محمود بن لاحق بن داود رحمہ اللہ [م۷۴۹ھ][۲۸۸/۸]
- محمد بن أحمد بن عبدالوهاب بن داود بن بهرام السلمى رحمہ اللہ [م۳۵۵ھ] [۲۸۷/۸]
- محمد بن أحمد بن على بن حامد الكركانجى المروزى رحمہ اللہ [م۴۸۴ھ] [۲۹۵/۸]
- محمد بن أحمدبن على بن عبدالرزاق الخياط البغدادى رحمہ اللہ [م۴۹۹ھ] [۲۹۷/۸]
- محمد بن أحمد بن على بن يوسف الفاسى (ابوعبدالله) رحمہ اللہ [م۱۱۰۹ھ] [۳۰۱/۸]
- محمد بن أحمد بن عمار بن محمد التجيى رحمہ اللہ [م۵۱۹ھ][۳۰۲/۸]
- محمد بن أحمد بن عمر الداجونى (ابوبكر) رحمہ اللہ [م۳۲۴ھ] [۳۰۴/۸]

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

- محمد بن أحمد بن عمران بن عبدالرحمن بن محمد بن عمران الاندلسی الحجری رحمہ اللہ [م۵٦۳ھ][۳۰۵/۸]
- محمد بن أحمد العوفی رحمہ اللہ [۳۰٦/۸]
- محمد بن أحمد بن محمد بن احمد بن الحسین الموصلی و یعرف بشعلة رحمہ اللہ [م٦۵٦ھ][۳۱۵/۸]
- محمد بن أحمد بن محمد بن احمدبن محمد بن محمد بن ابی بکر بن مرزوق رحمہ اللہ [م۸۴۲ھ][۳۱۷/۸]
- محمد بن أحمد بن محمد بن زکریا المعافری الاندلیسی الآشی رحمہ اللہ [٦/۹]
- محمد بن أحمد بن محمد بن عبدالرحمن یحییٰ بن عبدالرحمن بن یوسف بن جزری الکلبی رحمہ اللہ [م۷۴۱ھ] [۱۱/۹]
- محمد بن أحمد بن محمد بن عماد المصری ثم المقدسی الشافعی رحمہ اللہ [م۸۹۷ھ][۱۳/۹]
- محمد بن أحمد بن مطرف الکتانی القرطبی (ابوعبدالله) رحمہ اللہ [م۴۵۴ھ][۲۱/۹]
- محمد بن أحمد بن الموفق بن جعفر الاندلسی المرسی رحمہ اللہ [م٦٦۱ھ][۲۴/۹]
- محمدبن أحمد بن الهیثم الروزباری البلخی رحمہ اللہ [م بعد۴٦۹ھ] [۲۷/۹]
- محمد بن احمد بن یربوع الجیانی (أبوعبد الله) رحمہ اللہ [م٦۱۰ھ] [۲۸/۹]
- محمد بن إسرائیل بن ابی بکر السلمی الدمشقی المعروف بالقصاع رحمہ اللہ [م٦۷۱ھ][۴۵/۹]
- محمد أمین بن عبد الله بن صالح الاستانبولی الرومی رحمہ اللہ [م۱۲۷۵ھ][۷۵/۹]
- محمد بن ایوب بن عبدالقاهر (عبدالقادر) التاذفی رحمہ اللہ [م۷۰۵ھ][۸۳/۹]
- محمد بن بدرالدین بن عبدالقادر بن محمد البلبانی الخزرجی رحمہ اللہ [م۱۰۸۳ھ] [۱۰۰/۹]
- محمد بن بشیر بن محمد الطاهر الشهیر بالتواتی رحمہ اللہ [م۱۳۱۱ھ] [۱۰۲/۹]
- محمد بن أبی بکر بن عثمان بن محمد ابن خضر بن ایوب بن محمد الخضری السیوطی رحمہ اللہ [م۸۵۵ھ][۱۱۳/۹]
- محمد بن جابر بن محمد بن قاسم بن محمد بن احمد بن ابراهیم بن حسان القیسی رحمہ اللہ [م۷۴۹ھ][۱۴٦/۹]
- محمد بن جریر بن یزید الطبری (ابوجعفر) رحمہ اللہ [م۳۱۰ھ] [۱۴۷/۹]
- محمد بن جعفر بن عبدالکریم بن بدیل بن ورقا البدیلمی رحمہ اللہ [م۴۰۸ھ] [۱۵۳/۹]
- محمد حجازی بن محمد بن عبدالله القلقشندی، الشعراوی الشهیر بالواعظ رحمہ اللہ [م۱۰۳۵ھ][۱۷۷/۹]
- محمد بن الحسن بن إبراهیم الاستراباذی الشافعی المعروف بالختن رحمہ اللہ [م۳۸٦ھ]

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ